صلوٰۃ تنجینا

فضائل ۔ فوائد ۔ برکات

مرتبہ

نثار احمد الحسینی

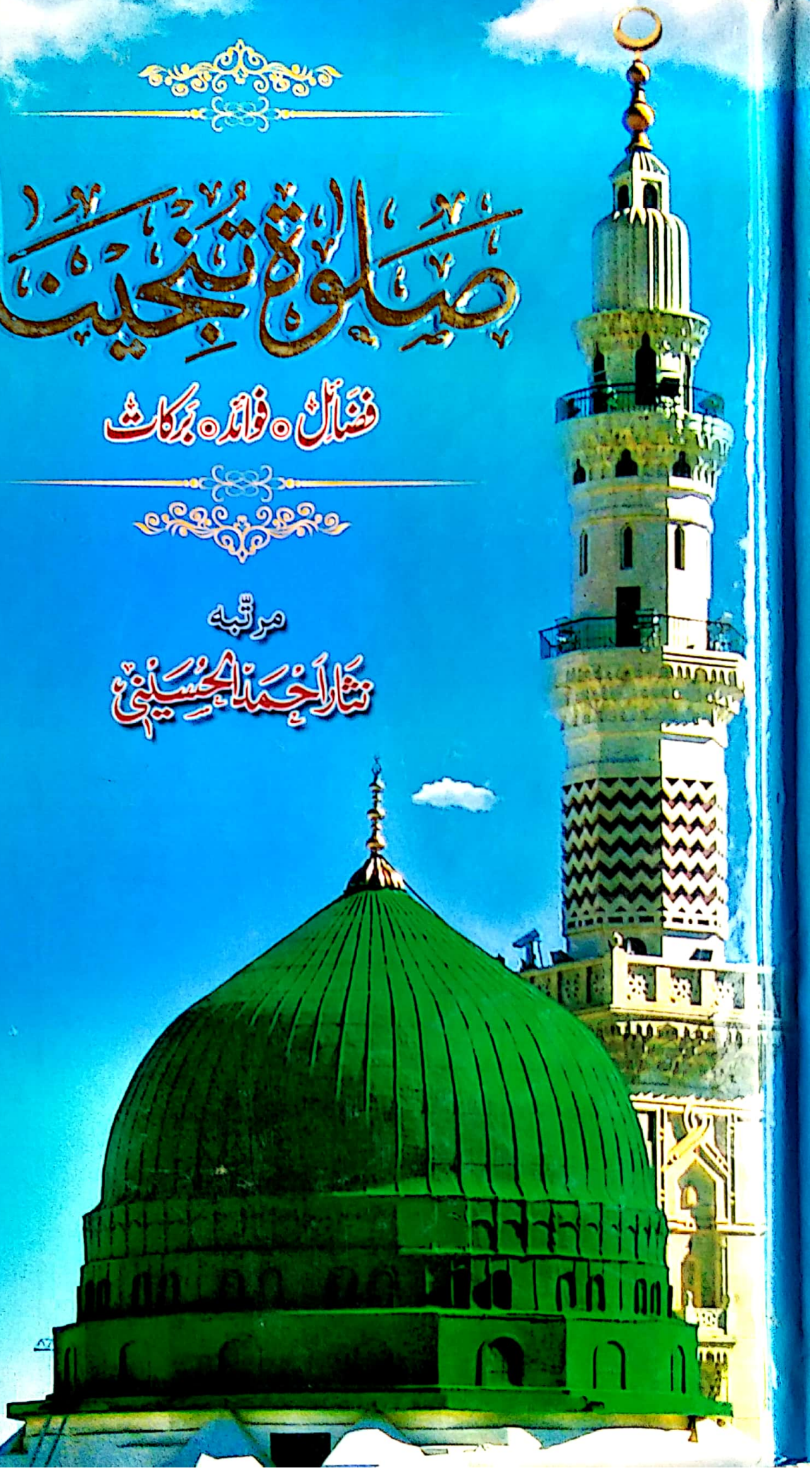

Scanned with CamScanner

صلوٰۃ تنجینا

فضائل، برکات، فوائد

مرتّبہ

نثار احمد الحسینی

خانقاہِ امدادیّہ

مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام

مدینہ مسجد، محلہ زاہد آباد، حضرو، اٹک، پاکستان

موبائل: 0312-2311400 فون: 057-2311400

Scanned with CamScanner

© جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

کتاب: ——— صلوٰۃ تنجینا

مرتبہ: ——— نثار احمد الحسینی

مطبع: ——— زی رز گرافکس، لاہور

تاریخ اشاعت: ——— رمضان المبارک، ۱۴۳۸ھ ——— جون ۲۰۱۷ء

ادارہ: ——— خانقاہ امدادیہ، مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم اسلام
محلہ زاہد آباد، حضرو، اٹک، پاکستان
057-2311400, 0312-2311400

Scanned with CamScanner

انتساب

احقر درود شریف کی اِس خدمت کو مخدومنا المکرم جانشین امام الزّاہدین والعارفین

حضرتِ اقدس مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی زید مجدہٗ

کی خدمت ِعالیہ میں ہدیہ کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، جنہوں نے طائفہ منصورہ اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند قدس سرّہم کے مسلکِ حقّہ کی روشنی میں حضور سرورِ کونین، فخرِ موجودات، باعثِ تخلیق عالم، رحمتِ کائنات حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلّم کے حقوقِ عالیّہ کے تحفّظ کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا اور حضور سیّد الکونین، رحمۃ للعٰلمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ واصحابہ وسلّم کی عزت و ناموس کے تحفّظ کے لیے مصائب و آلام اور ہر قربانی کو سعادتِ ابدی سمجھا۔

بجرمِ عشق توام، می کشند غوغائیست
تو نیز بر سرِ بام آ، چہ خوش تماشائیست[1]

مرے قتل کا تو منظر، ذرا دیکھ جانِ جاناں
ترے عشق کی سزا کا، ہے کتنا حسین نظارا

احقر
نثار احمد الحسینی غفرلہٗ

۱۔ محبوب! آپ کے عشق کے جرم میں مجھ کو لوگ مارے ڈالتے ہیں اور ایک بھیڑ لگا رکھی ہے۔ آپ بھی برسرِ عام آجایئے کہ کیا منظر ہے!۔ ''دعوتِ عبدیّت'' ۶/۷ صفحہ ۴۶
از: حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مطبوعہ: ادارہ اشرفیہ، لاہور۔ بار اوّل فروری ۱۹۶۰ء

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

رائے گرامی	حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۸
رائے گرامی	حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۹
رائے گرامی	حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم	۱۱
عرض مرتب		۱۳
فضیلت درود شریف		۱۶
مہمات اور مشکلات میں درود شریف کا فائدہ		۲۱
درود تُنَجِّیْنَا		**۲۵**
واقعہ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ		۲۷
”سند صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“		۳۰
اختلاف نسخ ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“		۳۸
اجمال اختلافِ نسخ		۴۳
اختلافِ نسخ ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ کا حاصل		۴۴
اسمائے مبارکہ ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“		۴۵
تشریح متن ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“		**۴۷**
اَللّٰھُمَّ		۵۰
صَلِّ		۵۳

Scanned with CamScanner

عَلٰی سَیِّدِنَا	۵۵
درود شریف میں ''سَیِّدِنَا'' کے اضافہ کا حکم	۶۱
مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۶۴
اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معنی	۶۷
اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لطیف اشارات	۶۸
وعلیٰ اٰلِ سیّدنا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۶۹
اٰل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کے فائدے	۷۱
''اٰل'' کا مصداق	۷۲
صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا	۷۴
مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ	۷۵
وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ	۷۷
وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ	۷۷
وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ	۷۸
وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ	۷۸
فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ	۷۹
اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔	۸۰
درود شریف کے ورد میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا استحضار	۸۰
''صلٰوۃ تُنَجِّیْنَا'' کے فوائد	۸۱
آفات وبلیات سے نجات	۸۳
طاعون سے حفاظت، بحری سفر میں امن اور غنیٰ	۸۴
''صلٰوۃ تُنَجِّیْنَا'' دنیا واٰخرت کے فوائد کا جامع	۸۵

Scanned with CamScanner

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے لکھ کر رکھنے کے برکات ۸۷
اوراد و وظائف میں رجعت سے حفاظت ۸۸

طریقہ ورد "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" ۸۹
"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا": انفرادی وِرد کے آداب ۹۱
"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے اجتماعی ختم کے آداب ۹۱

توسّل ۹۳
إِفْرَادُ الصَّلٰوۃِ مِنَ السَّلَامِ ۹۸
قصص و حکایات "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" ۱۰۳
"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" عصرِ حاضر کے لیے دعائے اسمِ اعظم ۱۱۲
"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" پر چند اعتراضات کے جوابات ۱۱۸

مآخذ و مراجع ۱۲۳
اشاریہ ۱۲۵

Scanned with CamScanner

رائے گرامی

بقیۃ السلف، استاذ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ، کراچی، صدر وفاق المدارس العربیہ، پاکستان
صدر اتحاد تنظیمات المدارس، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ و کفٰی و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی و بعد:

محترمی مولانا حافظ نثار احمد الحسینی نے اپنی تصنیف ''صلوٰۃ تنجینا'' فضائل، برکات، فوائد پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی ہے۔ یہ ناکارہ، ہیچ مداں اس کا اہل نہیں، حافظ صاحب کا حسنِ ظن ہے فقط، ورنہ من آنم کہ من دانم۔ بایں ہمہ موصوف کے احسانات کے پیشِ نظر چند تاثرات پیش کر رہا ہوں۔ درود شریف کی فضیلت، برکت اور فائدہ محتاجِ بیان نہیں، بشرطیکہ شریعت کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔ خاص درود تنجینا سے متعلق مولانا حافظ نثار احمد الحسینی نے اس مبارک تصنیف میں ایسی جامع اور تفصیلی گفتگو کی ہے کہ اچھے خاصے غور و فکر کے بعد بھی کوئی عالم اتنی مفید اور مفصل بحث نہ کر پائے گا۔

صلوٰۃ تنجینا کی سند، اختلافِ نُسخ صلوٰۃ تنجینا، صلوٰۃ تنجینا کے متن کی تشریح، اسم مبارک محمد کے معنی، اسم مبارک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لطیف اشارات، آل پر درود کے فائدے، آل کا مصداق، صلوٰۃ تنجینا کے فوائد و برکات، صلوٰۃ تنجینا کے انفرادی وِرد کے آداب اور اجتماعی ختم کے آداب، افراد الصلوٰۃ من السلام کا حکم، صلوٰۃ تنجینا سے متعلق قصص و حکایات، صلوٰۃ تنجینا پر چند اعتراضات کے جوابات، مآخذ و مراجع، اشاریہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مبارک تصنیف کو حسنِ قبول سے سرفراز فرمائیں، خلق خدا اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرے اور یہ مولانا حافظ نثار احمد الحسینی اور اُن کے مشائخ اور اساتذہ کے لیے صدقۂ جاریہ بنے۔ آمین، ثم آمین

سلیم اللہ خان
۱۹ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ ۱۲ فروری ۲۰۱۲ء
جامعہ فاروقیہ کراچی

Scanned with CamScanner

رائے گرامی

بقیۃ السلف، شیخ الحدیث والتفسیر، حضرت مولانا

ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب المدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

صدر المدرسین دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ ربّ العالمین، والعاقبۃ للمتّقین،

والصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علیٰ سیّدنا سیّد الانبیاء والمرسلین،

مولانا وحبیبنا محمّد وعلیٰ اٰلہٖ وأصحابہٖ أجمعین۔ أمّا بعد:۔

درود شریف ایک مہتم بالشّان عبادت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان والوں کو درود شریف پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○[1]

گویا اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں میں خود بھی حضور ﷺ پر درود پڑھتا ہوں، میرے ملائکہ بھی پڑھتے ہیں۔ ایمان والو تم بھی پڑھا کرو!

حضور سید الاوّلین والاٰخرین ﷺ خود بھی اپنے آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو بھی درود شریف پڑھنے کا حکم دیا، فضیلت بتائی اور نہ پڑھنے پر وعید سنائی۔

درود شریف حضور نبی کریم ﷺ سے اظہارِ محبت بھی ہے اور حضور ﷺ کا حق احسان بھی۔ اس لیے ہر دور میں اہل محبت نے درود شریف کی کثرت کو اپنا معمول بنایا اور درود شریف کے مختلف کلمات مبارکہ سے اظہارِ محبت وعشق کیا ہے۔ دنیا کی کسی بھی زبان میں حضور ﷺ کی جو بھی تعریف حدود شرعیہ کے مطابق ہو وہ درود شریف ہے۔

Scanned with CamScanner

اکابر اسلاف نے اپنے عشق ومحبت کے اظہار میں درود شریف کے کلمات کو نظماً نثراً کئی طرح کہا ہے "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" بھی اسلاف کے معمول بھا درود شریف میں سے ہے۔

شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو یہ درود شریف حضور نبی کریم ﷺ نے خواب میں تعلیم فرمایا۔ شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کے زمانہ سے اب تک "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" مہمات، مشکلات اور مصائب میں پڑھا جاتا ہے۔

مولانا نثار احمد الحسینی زید مجدہٗ صد مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے فضائل وبرکات اور فوائد ومعارف پر گراں قدر معلومات جمع کر دی ہیں۔ مولانا نثار احمد الحسینی مدظلہٗ تصنیف وتالیف کے شاہسوار ہیں اس پہلے بھی ان کی کئی علمی، تحقیقی تالیفات طالبان علم وتحقیق اور شائقین عشق ومحبت سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ انہوں نے "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے معارف، اور فوائد کے ساتھ ساتھ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی سند اور اشکالات کے جوابات کو بھی جمع کر کے اس کتاب کو ایک علمی اور تحقیقی گلدستہ بنا دیا ہے۔

جزاہ اللہ تعالیٰ احسن ما یجازی بہ المحسنین۔ آمین!

رب تعالیٰ سے دعاء ہے کہ یہ کتاب بارگاہ الٰہ العالمین میں قبول ہو مؤلف کی علمی عملی صلاحیتوں میں برکات وحسنات کے اضافہ کا وسیلہ ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ اسے درود شریف کی نشر واشاعت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمّدٍ وّعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ أجمعین۔

سمیع الحق

۲۵/ ذیقعدہ/ ۱۴۳۱ھ

خادم العلم بدار العلوم الحقانیہ، اکوڑہ خٹک۔

Scanned with CamScanner

رائے گرامی

پیر طریقت، رہبر شریعت شفیق الامت حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ

مہتمم جامعہ زکریا، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم سیّدنا وحبیبنا وَقُرَّۃِ اَعْیُنِنَا محمّدٍ صلی اللہ علیہ وسلّم وعلیٰ الہ وأصحابہ الطیّبین الطّاہرین الی یوم الدین۔ أمّا بعد:۔

درود شریف کے فضائل ومناقب قرآن کریم واحادیث شریفہ میں جس عظمت وشان کے ساتھ بیان ہوئے ہیں ان پر ہر زبان وزمان میں اہل علم واہل قلوب نے بہت کچھ لکھا ہے، اب عمل کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو یہ عظیم سعادت دائمی عشق ومحبت کے ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین! آقا کریم ﷺ کے وصال شریف کے بعد امت کو "لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ" کے تحت تحفے اور ھدئے ملتے رہتے ہیں۔ انہی میں سے ایک تحفہ درود شریف تُنَجِّیْنَا بھی ہے جو وقت کے عظیم ولی اللہ حضرت موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو دربارِ نبوت علیہ التحیّۃ وسلاماً سے عطا ہوا۔ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں نے اس کے درود کی برکت سے سمندری طوفان سے نجات پائی۔ امت نے "درود تُنَجِّیْنَا" کے ورد کو معمول بنایا۔ اور ابھی حال ہی میں امت کو اس عظیم تحفہ کے پڑھنے کی ہدایت مدینہ منورہ میں ایک متبع سنت سید بزرگ کو دربار رسالت مآب ﷺ سے ہوئی ہے۔ خود راقم الحروف کو ابھی اس کی برکات مشاہدہ ہوئی ہیں اور احباب کو بھی۔ اگر اس درود شریف کو جائز مقاصد کیلئے اول اجتماعی طور سے ایک ہزار جیسا کہ حضرت موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کے واقعہ میں ہے اور انفرادی

Scanned with CamScanner

طور سے روزانہ ستّر بار جیسا کہ حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے پڑھا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب بھائی اور بزرگ حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی زید مجدہٗ کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائیں کہ وہ ہر وقت حصول سعادت کے منتظر رہتے ہیں۔ اس عظیم مدنی تحفہ کی مزید اشاعت اور ترغیب کیلئے انہوں نے زیر نظر گلدستہ تیار لیا ہے تاکہ ہر خاص و عام اس سعادت سے بہرہ ور ہو۔

ہمارے استاذ گرامی اور مربّی حضرت اقدس بقیّۃ السلف شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتہم کے بقول "حضرت مولانا نثار احمد الحسینی صاحب تصنیف و تالیف کے شاہسوار ہیں اس سے پہلے بھی ان کی کئی علمی تحقیقی تالیفات طالبان علم و تحقیق اور شائقین عشق و محبت سے داد تحسین وصول کر چکی ہیں" حضرت حافظ صاحب زید مجدہ صرف مصنّف ہی نہیں ہیں بلکہ خود بحمد اللہ ذاکر و شاغل اور صاحب نسبت ہیں۔ اپنے شیخ امام الزّاہدین والعارفین قطب الارشاد حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نوّر اللہ مرقدہ سے اپنا نصیب لے چکے ہیں۔ ان کے حلقہ ارادت میں آنے والے متّبع سُنت بن جاتے ہیں اور مسلک میں پختہ اور عشق الٰہی سے منور ہوتے ہیں۔ ان کا مبارک قلم جہاں ذکر مبارک اور درود شریف کی خدمت میں رواں رہتا ہے وہاں ہر باطل کی سرکوبی اور مسلک حقہ کی تائید و حمایت میں بھی سیف بے نیام رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو عافیت کے ساتھ تادیر سلامت با کرامت رکھے اور ان کی تمام تصانیف اور جہود کو قبول فرمائے اور اس مبارک رسالہ کی برکت سے درود شریف کی توفیق عطا فرما کر ہماری مغفرت فرمائے اور بارگاہ عالی میں قبولیّت سے سرفراز فرمائے۔

آمین بجاہ النّبیّ الامین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ أجمعین۔

۲۹ ذی قعدہ ۱۴۳۱ھ — فقیر محمد عزیز الرحمٰن عفی عنہ

عازم بسوئے حرم — فقیر محمد عزیز الرحمٰن عفی عنہ

Scanned with CamScanner

عرض مرتّب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِیْنَ۔ أَمَّا بَعْدُ:۔

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" آٹھویں صدی ہجری کے ایک صالح بزرگ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو ایک سمندری طوفان میں حضور کریم ﷺ نے خواب میں تعلیم فرمایا۔ اس کے ورد کی برکت سے رب تعالیٰ نے حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کو سمندری طوفان سے نجات دلائی۔ آٹھویں صدی ہجری سے آج پندرہویں صدی ہجری تک یہ درود شریف صلحاء امت میں مقبول ہے اور عوام وخواص اس کی برکات سے مستفیض ہوتے رہے ہیں اور اِنشاء اللہ ہوتے رہیں گے۔

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے بے شمار خواص میں ایک یہ بھی ہے کہ مشکلات ومہمات میں اس کے ورد کی برکت سے رب تعالیٰ بلیات وآفات کو دور فرما کر آسانیاں پیدا فرمادیتے ہیں۔ دورِ حاضر امتِ محمد ﷺ کی مشکلات وآلام کا دور ہے، ان حالات میں ظاہری اسباب کے انتظام سے زیادہ اعمال صالحہ کے ذریعہ رب تعالیٰ سے مدد چاہنے کی ضرورت ہے۔ اعمالِ صالحہ میں درود شریف کی کثرت اور خاص کر "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کا ورد اللہ تعالیٰ کے تقرب اور مشکلات کے دور کرنے کا وسیلہ ہے۔

درود شریف کا پڑھنا، دوسروں تک پہنچانا، اس کے ورد کی ترغیب وتعلیم دینا، اور اس

Scanned with CamScanner

کی نشر و اشاعت میں حصہ لینا یہ تمام امور عبادت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسی جذبہ سے ''صلوٰۃ تنجینا'' کے فضائل، برکات اور فوائد پر مشتمل یہ رسالہ پیشِ خدمت ہے۔

موجودہ حالات میں جب کہ امت مسلمہ کے اموال، ابدان اور خاص کر ایمان و یقین اور اعمال خطرہ میں ہیں، مدینہ منوّرہ زادھا اللہ عِزًّا وَّشرفًا میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرّہ کے مسترشد سادات کے خاندان سے ایک بزرگ کو شب جمعۃ المبارک ۸ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ/۲۰۰۹ء مدینہ منورہ میں حاضری پر مواجہہ شریف پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میرے محبوب ''حسین احمد مدنی'' کے وظیفہ (صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا) کو خوب پھیلائیں۔ خصوصاً پاکستان میں جو حالات ہیں، اس کے لئے خصوصی اہتمام سے یہ وظیفہ پڑھیں۔ پھر فرمایا عزیز الرحمن سے کہیں اس وظیفہ کو اپنے حلقہ اور عوام میں پھیلائیں۔''

ان بزرگوں کے لیے یہ زیارت یقیناً عالی شان مژدہ ہے۔ کہ انہیں اس حکم کی تعمیل کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی عند اللہ قبولیت کی دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رحمہ اللہ کو اپنا محبوب فرمایا۔ اسی طرح یہ مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے لیے بھی سعادت دارین کا وسیلہ ہے۔

یہ تحریر بھی اسی ارشادِ عالی کی تعمیل کا ایک حصہ ہے۔

اس رسالہ میں بنیادی عنوانات کو مستقل صفحات دے کر ان صفحات کی پشت پر عنوان کی مناسبت سے قاسم العلوم والخیرات، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ بانی دارالعلوم دیوبند کے نعتیہ اشعار دے دیے گئے ہیں۔ یہ اشعار عنوان کی اہمیت اور قاری کے ذوق وشوق کو جلا بخشنے والے ہیں، نیز ان اشعار کے آئینہ میں اکابر اہل

Scanned with CamScanner

السنت والجماعت علمائے دیوبند رحمہم اللہ کے ہاں مقامِ رسالت کی عظمت شان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور ان اکابر رحمہم اللہ کے ہم نام لیواؤں کیلئے ان حضرات کے ذوقِ عشق ومحبت اور حسن عقیدت کی تعلیم کا ذریعہ بھی ہے۔

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے فضائل وفوائد کے لیے اکابر اہل السنت والجماعہ کے مستند مصنفات کو مأخذ بنایا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ اصل حوالہ جات کو پیش کیا جائے۔ ان حوالہ جات کے ساتھ قارئین کی سہولت کے لیے اُردو ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے اور ترجمہ کرنے میں لفظی ترجمہ کے بجائے بیانِ مفہوم کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کوشش کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے احقر کے لیے کفارہ سیّات بنادے، اپنے محبوب ﷺ کی امت سے آفات وبلیات کو دور فرمادے اور مشکلات کو حل فرمادے۔

اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

احقر

غفرلہٗ

نثار احمد الحسینی غفرلہٗ

۱۲ ربیع المنور ۱۴۳۱ھ

۲۷/ فروری/ ۲۰۱۰ء

Scanned with CamScanner

فضیلت درود شریف

درود شریف ایسا مبارک عمل ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں، ملائکہ سے پڑھواتے ہیں اور مومنین کو بھی اس کے پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ قرآن مجید میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝[1]

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء) لکھتے ہیں:

اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہوگی کہ اس عمل میں اللہ اور اُس کے فرشتوں کے ساتھ مؤمنین کی شرکت ہے۔ پھر عربی دان حضرات جانتے ہیں کہ آیت شریفہ کو لفظ "إِنَّ" کے ساتھ شروع فرمایا جو نہایت تاکید پر دلالت کرتا ہے، اور صیغۂ مضارع کے ساتھ ذکر فرمایا جو استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی یہ قطعی چیز ہے کہ اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی ﷺ پر۔[2]

حضرت اقدس مرشدی امام الزاہدین مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی قدس سرہٗ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) لکھتے ہیں:

۱۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۲۔ فضائل درود شریف، فصل اول، ص ۹، طبع: بیروت

Scanned with CamScanner

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

سیدِ دوعالم ﷺ پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام پڑھنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ (شفاء)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا کہ:

ہم نے جو پایا وہ درود شریف کی برکت سے پایا۔

شیخ بہاؤالدین زکریا مُلتانی قدس سرہٗ العزیز نے فرمایا کہ بدن کی سلامتی قِلّت طعام میں، رُوح کی سلامتی ترکِ گناہ میں اور دین کی سلامتی حضرت خیر الانام محمّد ﷺ پر درود بھیجنے میں ہے۔[1]

حضور انور ﷺ نے درود شریف کے فضائل ارشاد فرمائے اور نہ پڑھنے پر سخت انجام بتایا۔ کتبِ حدیث میں یہ تمام روایات موجود ہیں اس لیے علمائے امت نے ان روایات کو مرتّب کرتے ہوئے درود شریف کی فضیلت کے بیان میں مستقل کتب تصنیف فرمائیں۔ مثلاً:

"اَلْفَجْرُ الْمُنِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْبَشِیْرِ وَالنَّذِیْرِ ﷺ"

للامام ابی حفص عمر بن علی الفاکھانی رحمہ اللہ (م ۷۳۴ھ/ ۱۳۳۴ء)

"جِلَاءُ الْاَفْھَامُ"

للشیخ اَبی عبداللہ محمد بن اَبی بکر ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ (م ۷۵۱ھ/ ۱۳۵۰ء)

"اَلصِّلَاتُ وَالْبُشْرُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِ الْبَشَرِ ﷺ"

للعلامہ مجدالدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ (م ۸۱۷ھ/ ۱۴۱۴ء)

"دَلَائِلُ الْخَیْرَاتِ"

للعلامہ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ (م ۸۷۰ھ/ ۱۴۶۵ء)

۱۔ نجاتِ دارین، ص ۱۷۲

Scanned with CamScanner

"کَشْفُ الغُمَّہ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الرَّحْمَۃ ﷺ"

"اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ ﷺ"

للعلامہ حافظ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمہ اللہ (م ۹۰۲ھ/ ۱۴۹۷ء)

"مَطَالِعُ الْمُسَرَّاتِ بِجِلَاءِ دَلَائِلِ الْخَیْرَاتِ"

للعلامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ (م ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۷ء)

"اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ ﷺ"

للشیخ شہاب الدین احمد بن محمد الدمیاطی رحمہ اللہ (م ۱۱۱۷ھ/ ۱۷۰۵ء)

"اَلْفَوَائِدُ الْمَدَنِیَّۃُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃ ﷺ"

لِلعلامہ اَبی عبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان رحمہ اللہ

"اَلْاَعْلَام بِفَضْلِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام"

للشیخ اَبی عبداللہ المالکی رحمہ اللہ

"فَضْلُ التَّسْلِیْمِ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ﷺ"

للشیخ اَبی القاسم بن بنون القرشی رحمہ اللہ

"اَنْوَارُ الْاٰثَارِ الْمُخْتَصَّۃِ بِفَضْلِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار ﷺ"

للشیخ اَبی العباس احمد بن معبد التجیبی الاندلسی رحمہ اللہ

"جَامِعُ الصَّلٰوۃِ وَمَجْمَعُ السَّعَادَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ ﷺ"

"سَعَادَۃُ الدَّارَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ ﷺ"

للعلامہ القاضی محمد یوسف بن اسماعیل النَّبْہَانِی رحمہ اللہ (م ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۲ء)

"زَادُ السَّعِیْد"

"نَشْرُ الطِّیْبِ بِذِکْرِ النَّبِیِّ الْحَبِیْبِ ﷺ"

از: حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء)

Scanned with CamScanner

''فضائل درود شریف''

از: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ (م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء)

درود شریف اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول اور مقبول عبادت ہے۔ علماء نے اس پر تفصیل لکھی ہے کہ جو بھی شخص درود شریف پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہے۔ علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ نے ''دلائل الخیرات'' کی شرح ''مطالع المسرّات'' میں شیخ ابوسلیمان رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے:

وَكُلُّ الْأَعْمَالِ فِيهَا الْمَقْبُولُ وَالْمَرْدُودُ إِلَّا الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهَا مَقْبُولَةٌ غَيْرُ مَرْدُودَةٍ۔ [1]

اللہ تعالیٰ کے ہاں سوائے دورد شریف کے باقی تمام اعمال مقبول بھی ہیں اور مردود بھی درود شریف مقبول ہی ہے، مردود نہیں۔

علامہ شہاب الدین احمد بن احمد القلیوبی الشافعی رحمہ اللہ (م ۱۰۶۹ھ/ ۱۶۵۹ء) نے ''صَلٰوۃ قَلْیُوْبِیْ'' کے مقدمہ میں درود شریف کی فضیلت پر روایات نقل کرنے کے بعد بطور خلاصہ کے تحریر فرمایا:

فَهِيَ أَسْهَلُ الطَّاعَاتِ وَأَقْرَبُهَا إِلَى الْمَلِكِ الْجَلِيلِ وَهِيَ مَقْبُولَةٌ مِنْ كُلِّ أَحَدٍ فِي كُلِّ حَالَةٍ۔ [2]

درود شریف تمام عبادات میں سب سے آسان اور اللہ تعالیٰ ملک جلیل کے سب سے قریب عبادت ہے۔ اور یہ ہر ایک کی طرف سے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔

علامہ سید احمد زینی دحلان رحمہ اللہ (م ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء) نے اپنی کتاب ''تقریب الاصول فی تسہیل الوصول لمعرفۃ الرب سبحانہٗ وتعالیٰ والرسول ﷺ'' میں علامہ

۱۔ ''مطالع المسرّات'' ص ۳۹

۲۔ سعادت الدارین فی الصلوٰۃ علی سیّد الکونین ﷺ، ص ۵

Scanned with CamScanner

سید عبدالرحمن بن مصطفیٰ العیدروس رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب ''مرآۃ الشموس فی مناقب ال العیدروس'' میں درود شریف کے فضائل میں یہ عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے:

أَنَّهُ يَعْدِمُ الْمَرْبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ وَيَصِيْرُ مَا يُوْصِلُ إِلَى اللهِ تَعَالىٰ إِلَّا الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مَنَامًا وَيَقْظَةً وَّأَنَّ جَمِيْعَ الْأَعْمَالِ مِنْهَا الْمَقْبُوْلُ وَمِنْهَا الْمَرْدُوْدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهَا مَقْطُوْعٌ بِقُبُوْلِهَا إِكْرَامًا لَّهُ وَحَكَى اِتِّفَاقَ الْعُلَمَاءِ عَلٰى ذَالِكَ۔ [1]

آخر زمان (قرب قیامت) میں عبادات ختم ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ صرف درود شریف ہوگا۔ چاہے سوتے میں ہو یا جاگنے کی حالت میں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اعمال میں مقبول بھی ہیں اور مردود بھی مگر درود شریف اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہی ہے (اور یہ قبولیت) حضور نبی کریم ﷺ کے اکرام میں ہے۔ اس بات پر علماء کا اتفاق بیان کیا گیا ہے۔

آدِمِ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ فَقَبُوْلُهَا حَتْمٌ بِّدُوْنِ تَرَدُّدٍ

أَعْمَالُنَا بَيْنَ الْقُبُوْلِ وَرَدِّهَا ۔۔۔ إِلَّا الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ

نبی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیج کہ درود شریف کی قبولیت بلا تردد یقینی ہے۔

سوائے حضرت سیدنا محمد ﷺ پر درود شریف کے علاوہ ہمارے اعمال قبول اور رد کے درمیان ہیں۔

اعمال بے قدر ہیں کہ میرا نصیب ہے
مقبول بس درود ہے ذکرِ رسول سے

۱۔ ''سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین ﷺ'' ص ۵۸

مہمّات اور مشکلات میں درود شریف کا فائدہ

درود شریف کے بے شمار فضائل و برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مصائب، مشکلات اور مشکل ترین اہم مواقع میں درود شریف کے پڑھنے سے رب تعالیٰ مشکلات کو دور فرما کر آسانی پیدا فرما دیتے ہیں۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا:

یارسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقاتِ دعاء میں سے کتنی مقرّر کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تیرا جی چاہے۔ میں نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! ایک چوتھائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کر دوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو دو تہائی کر دوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھا دے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ پر درود کیلئے مقرر کرتا ہوں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذًا تُكْفٰى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔

اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ رواہ الترمذی و زادالمنذری فی الترغیب احمد والحاکم وقال صحیح،وبسط السخاوی فی

Scanned with CamScanner

تخریجہ۔[1]

شارح ''دلائل الخیرات'' علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ اپنے شیخ الشیوخ علامہ ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد الفاسی رحمہ اللہ سے درود شریف کی برکت سے سوال اور حاجات کے پورے ہونے کی وجہ نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

سُؤَالُ الْحَاجَةِ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَسِرُّ ذَالِكَ وَاللهُ اَعْلَمُ مُلَاحَظَةُ وَاسْطِيَّةِ وَوَاسِطَتُهُ كَوْنُهُ الْبَابَ وَالْوَسِيْلَةُ هَذَا مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى ذِكْرِهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَعَ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ تَخَلُّقاً بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔[2]

طلب حاجت کے وقت درود شریف پڑھنے میں واللہ اعلم (دعاء کی قبولیت اور حاجت کے پورا ہونے) کا راز یہ ہے کہ (رب تعالیٰ کے ہاں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ ہونے کی اہمیت ہے کہ یہ واسطہ اور اس آثارِ قبولیت کے عنوان میں نیز اس میں وسیلہ بھی ہے اور اللہ کے ذکر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ میں موجود ہے۔

درود شریف پڑھنے پر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جن انعامات سے نوازتا ہے، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

قاضی ابو عبد اللہ السکا کی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الصَّلٰوةَ مِنَ اللهِ رَحْمَةٌ وَمِن رَّحْمَةِ اللهِ رَحْمَةٌ وَّاحِدَةٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَمَا الظَّنُّ بِعَشْرِ رَحِمَاتٍ كَمْ يَرْفَعُ اللهُ بِهَا عَنِ الْبَلَايَا وَالْمِحَنِ وَيَسْتَجْلِبُ بِبَرَكَاتِهَا مِنْ لَطَائِفِ الْمِنَنِ۔[3]

۱۔ فضائل درود شریف ص ۴۱، ۴۲، طبع: بیروت۔ ۲۔ ''مُطالع المسرّات'' ص ۴۰

۳۔ ''مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات'' ص ۲۹

Scanned with CamScanner

جان لو! کہ (درود شریف پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے) درود سے مراد رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے ایک رحمت بھی دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ تو دس رحمتوں کا کیا مقام ہے۔ کہ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ کتنی بلاؤں اور امتحانوں کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے کتنے احسانات درود شریف کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ درود شریف کی برکت سے مصائب و مشکلات کا دور ہونا احادیث مبارکہ اور اسلافِ امت کی تصریحات سے ثابت ہے۔ درود شریف کی ان برکات کی وجہ سے درود شریف کے ذریعہ ان برکات کے حصول کے لئے اسلافِ امت سے درود شریف کے ایسے کلمات بھی منقول ہیں جن میں درود شریف کے ذریعہ رب تعالیٰ سے مصائب و مشکلات کا حل طلب کیا گیا ہے مثلاً:

شیخ محمد سنوسی رحمہ اللہ سے درج ذیل درود شریف نقل کیا گیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُحِلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ وَتَفَرَّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ وَتُنْقِذُنِيْ بِهَا مِنْ وَحْلَتِيْ وَتُقِيْلُ بِهَا عَثْرَتِيْ وَتَقْضِيْ بِهَا حَاجَتِيْ۔ [1]

اے اللہ! درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ ایسا درود کہ اس کی برکت سے تو میری مشکلات حل فرما، میری تکلیف دور فرما، اور اس درود کی برکت سے تو مجھے خوف سے بچالے، اور اس درود کی برکت سے میری لغزش معاف فرما اور اس درود کی برکت سے میری حاجت پوری فرما۔

حضرت شیخ ابو العباس احمد بن موسیٰ المسرعی رحمہ اللہ سے درود شریف کے یہ

۱۔ سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۲۷۴

Scanned with CamScanner

کلمات منقول ہیں:

صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ ھَوْلِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَنَصْبِہٖ وَزِلَازِلِہٖ وَتَعَبِہٖ یَاجَوَّادُ یَا کَرِیْمُ۔[1]

(اے اللہ! حضرت سیدنا محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر) ایسا درود بھیج کہ اس کی برکت سے ہمیں قیامت کے دِن کی وحشت، مشقّت، لرزش اور لغزش سے نجات دے۔ اے بڑے سخی اے کریم!

۱۔ ایضاً، ص ۲۷۵

Scanned with CamScanner

صلوٰۃ تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ

اے اللہ تو ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار

سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ

اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما ایسی رحمت کہ جس کے ذریعے

جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ

تو ہمیں سارے خطرات اور آفتوں سے نجات عطا فرمائے اور جس کے ذریعے تو ہماری ساری

الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ

ضرورتوں کو پورا کرے اور جس کے ذریعے تو ہمیں سارے گناہوں سے پاک کرے

وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا

اور جس کے ذریعے تو ہمارے درجوں کو اپنے ہاں بلند کرے اور جس کے ذریعے

اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ

تو ہمیں زندگی میں اور موت کے بعد کی ساری بھلائیوں کے انتہائے مقاصد تک پہنچا دے

وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

Scanned with CamScanner

تو فخر کون و مکاں، زبدۂ زمین و زماں
امیر لشکر پیغمبراں، شہ ابرار

خدا ترا تو خدا کا حبیب اور محبوب
خدا ہے آپ کا عاشق، تم اس کے عاشق زار

تو بوئے گل ہے اگر، مثل گل ہیں اور نبی
تو نور شمس گر اور، انبیا ہیں شمس نہار

حیات جان ہے تو، ہیں اگر وہ جانِ جہاں
تو نورِ دیدہ ہے گر، ہیں وہ دیدۂ بیدار

طفیل آپ کے ہے، کائنات کی ہستی
بجا ہے کہئے اگر تم کو، مبدء الآثار

بس اب درود پڑھ اس پر، اور اس کی آل پہ تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ، اور اس کی عترتِ اطہار

الٰہی اس پہ اور اس کی، تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے، نہ ان کو شمار

حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا
محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ
بانی دار العلوم دیوبند

Scanned with CamScanner

واقعہ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ

درود شریف کو وسیلہ بنا کر رب تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرنے اور مشکلات و مصائب کے حل کروانے کیلئے اکابر سے درود شریف کے جو کلماتِ مبارکہ منقول ہیں، ان میں ایک ''صَلٰوۃ تُنَجِّیْنَا'' بھی ہے۔ ''صَلٰوۃ تُنَجِّیْنَا'' آٹھویں صدی ہجری کے ایک صالح بزرگ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو نہایت مشکل وقت میں آنحضرت ﷺ نے خواب میں تعلیم فرمایا۔

''درود تنجّینا'' کے فوائد و برکات اور ثمرات حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کے زمانہ حیات ہی میں دور دور تک پھیل گئے۔ حضرت امام عمر بن علی اللخمی المالکی رحمہ اللہ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ سے ان کا واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَنَّهٗ رَكِبَ فِيْ مَرْكَبٍ فِي الْبَحْرِ الْمَالِحِ قَالَ:

وَقَامَتْ عَلَيْنَا رِيْحٌ تُسَمّٰى الْإِقْلَابِيَّةُ قَلَّ مَن يَّنْجُوْ مِنْهَا مِنَ الْغَرَقِ، فَضَجَّ النَّاسُ خَوْفاً مِنَ الْغَرَقِ، قَالَ: فَغَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ فَنُمْتُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: قُلْ لِأَهْلِ الْمَرْكَبِ يَقُوْلُوْا أَلْفَ مَرَّةٍ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ، وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا عِنْدَكَ بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

Scanned with CamScanner

قَالَ: فَاسْتَيْقَظْتُ وَأَعْلَمْتُ أَهْلَ الْمَرْكَبِ بِالرُّؤْيَا فَصَلَّيْنَا نَحْوَ ثَلَاثَ مِائَةَ مَرَّةٍ فَفَرَّجَ اللهُ عَنَّا هٰذَا أَوْ قَرِيْبًا مِّنْهُ۔ [1]

وہ کھاری سمندر میں کشتی پر سوار تھے کہ ہوا کا ایک طوفان آگیا اس طوفان کو ''إِقْلَابِيَّةٌ'' (الٹ دینے یعنی تباہ کر دینے والا) کہا جاتا ہے۔ اس طوفان سے کم ہی کوئی بچتا ہے، لوگ غرق ہونے کے خوف سے چیخنے چلانے لگے۔ شیخ فرماتے ہیں:

اس حالت میں مجھے نیند آگئی، میں سو گیا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے:

کشتی والوں کو کہو کہ ایک ہزار مرتبہ یہ پڑھیں:

'' اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا عِنْدَكَ بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں بیدار ہوا تو کشتی والوں کو یہ خواب سنایا۔ پس ہم نے (یہ) درود شریف پڑھنا شروع کر دیا ابھی تین سو بار یا اس کے لگ بھگ ہی پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مصیبت ہم سے دور فرما دی۔

حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ سے یہ واقعہ علامہ عمر بن علی اللخمی المالکی رحمہ اللہ (۷۳۴ھ/ ۱۳۳۴ء) نے اور ان سے علامہ فاکہانی رحمہ اللہ نے ''الفجر المنیر'' میں نقل کیا ہے۔

اسی طرح حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کے اس واقعہ کو صاحب ''مناہج

Scanned with CamScanner

الحسنات" نے، علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی رحمہ اللہ (م ۸۱۷ھ/ ۱۴۱۴ء) نے "اَلصِّلَاتُ وَالْبُشَرُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى خَيْرِ الْبَشَرِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں، علامہ محمد الفاسی رحمہ اللہ (م ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۷ء) نے "دلائل الخیرات" کی شرح "مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات" میں، علامہ قاضی شیخ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ (م ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۲ء) نے "افضل الصلوٰت علیٰ سیّد السادات" میں، حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) نے "امداد المشتاق" اور "زاد السعید" میں، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء) نے "فضائل درود شریف میں، حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) نے "اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں، حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ رحمہ اللہ (م ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء) نے "عمدۃ السلوک" میں اور حضرت اقدس مرشدی مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) نے "نجاتِ دارین" میں ذکر فرمایا ہے۔

Scanned with CamScanner

”سند صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“

علماء ومشائخ نے مسائل دینیہ کے لئے ہمیشہ سند کا اہتمام کیا ہے سند کا یہ اہتمام کہیں تو مسائل دینیہ کے مأخذ قرآن وسنت، احادیث واٰثار کے لئے ہوتا ہے اور کہیں اس سے عنوان کی اہمیّت اور سند سے برکت کا حصول مقصود ہوتا ہے۔ مسائل دینیہ چونکہ شرعی حیثیت اور مستقل مقام رکھتے ہیں اس لیے سند کی ضرورت بھی اہم سمجھی جاتی ہے۔ جبکہ غیر منصوص اوراد و وظائف اور مسائل سلوک وتصوّف میں سند لزوم کے درجہ میں نہیں ہوتی بلکہ سند کا مقصد مشائخ سے واقفیت، برکت اور ایصالِ ثواب ہوتا ہے کہ ان حضرات ہی کی محنت اور برکت سے یہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

مشائخ نے ہمیشہ سلاسل تصوّف وسلوک کے علاوہ مختلف اوراد و وظائف کے لئے بھی سند کا اہتمام کیا ہے مثلاً: ”الحزب الاعظم“، ”دلائل الخیرات“، دعائے حزب البحر“، ”مسبّعاتِ عشر“ اور ”صلوٰۃ تنجینا“ وغیرہ مشہور معمولات ہیں اور مشائخ کے ہاں ان کی اسناد کا بھی اہتمام رہا ہے۔

یہاں ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ کی سند کا مختصر تذکرہ پیش خدمت ہے۔

”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ کا باقاعدہ سند سے تذکرہ سب سے پہلے امام عمر بن علی اللخمی المالکی رحمہ اللہ نے کیا علامہ مجدالدّین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی رحمہ اللہ اپنی سند ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أَخْبَرَنِي الْعَلَّامَةُ أَبُوْعَبْدِاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ الْحَسَنِ مُحَدِّثُ مَسْجِدِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُشَافَهَةً قَالَ: نَقَلَ الْإِمَامُ عُمَرُبْنُ عَلِيِّ اللَّخْمِيِّ الْمَالِكِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الصَّالِحُ مُوْسَى الضَّرِيْرُ رَحِمَهُ

Scanned with CamScanner

اللہُ الخ[1]

علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن الحسن محدّث مسجد رسول ﷺ (مسجد نبوی شریف) نے بالمشافہہ بتایا کہ امام عمر بن علی اللخمی المالکی نے نقل کیا ہے کہ انہیں شیخ صالح موسیٰ بن ضریر رحمہ اللہ نے اپنا واقعہ سنایا۔

علامہ محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ کی مذکورہ تصریح کے مطابق ان سے ''صلوٰۃ تنجینا'' کی سند اس طرح ہوگی۔

﴿۱﴾: شیخ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ عَنْ

﴿۲﴾: علامہ ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن الحسن رحمہ اللہ عَنْ محدّث مسجد نبوی شریف

﴿۳﴾: امام عمر بن علی اللخمی المالکی الفاکہانی رحمہ اللہ عَنْ

﴿۴﴾: شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ

یہاں ان حضرات کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے جس سے ''صلوٰۃ تنجینا'' کی اس سند کی قوت اور عظمت شان واضح ہوتی ہے۔

(ف) شیخ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ سے علامہ عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ تک سند ''فہرس الفہارس والأثبات'' میں ہے اور علامہ کتانی رحمہ اللہ سے موجودہ دور تک کی سند ''إمداد الفتّاح'' للشیخ عبدالفتّاح ابوغدہ رحمہ اللہ (م ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء) اور ''العناقید الغالیّہ'' للشیخ محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء) میں ہے۔

﴿۱﴾: شیخ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ

محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ مشہور محدّث ہیں آپ حدیث، تفسیر اور فقہ کے علاوہ لغت میں بھی امامِ وقت تھے ۷۲۹ھ/ ۱۳۹۹ء شیراز کے محلہ ''کازین'' میں پیدا ہوئے

[1] ''اَلصِّلَاتُ وَالْبُشْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی خَیْرِ الْبَشَرِ ﷺ'' ص ۱۷۱ طبع دمشق

شیخ التقی السبکی رحمہ اللہ، محمد بن یوسف الزرندی رحمہ اللہ، ابن القیم شیخ علائی رحمہ اللہ، ابن جماعہ رحمہ اللہ اور ابن جمیل رحمہ اللہ جیسے اساطین علم سے علومِ اسلامیہ حاصل کیئے۔ آپ سے عراق، مصر، شام، روم، ہند کے شیوخ نے استفادہ کیا۔ ۷۹۶ھ میں "زبید" تشریف لے گئے تو وہاں کے حاکم اشرف اِسْمَاعِیْل نے بھی آپ سے استفادہ کیا اور آپ کے علم وتقوی سے متأثر ہو کر آپ کو اپنے ملک کا قاضی بنایا، آپ کی علمی شہرت آپ کی زندگی ہی میں بلادِ عرب وعجم میں پھیل چکی تھی۔

علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ کا تذکرہ تاریخ، لغت کی کتابوں میں جا بجا ملتا ہے علامہ خیر الدین زرکلی رحمہ اللہ نے آپ کے تذکرہ کے لئے درج ذیل مأخذات کی نشان دہی کی ہے۔

"البدر الطّالع ۲": ۲۸۰ الضوء الامع ۱۰ :۷۹ بغیة الوعاة ۱۱۷ العقود اللؤلؤیة ۲: ۲۳۴و۲۷۸و۲۹۷ العقیق الیمانی۔ خ، التاج ۱۳:۱ و ۱۱۲، ۱۱۰Princeton، مقدمة الْبُلْغَة فی تاریخ ائمة اللغَة ۳: ۱۴۵،مفتاح السعادة ۱: ۱۰۳، الشقائق النعمانیة ۱: ۳۲، مجلة الجنان، سنة ۱۸۷۲ ص ۷۰۱، روضات الجنات، الطبعة الثانیة۷۱۶، ۳۸۱Huart، کشف الظنون۱۶۵۷وعاشر ۴۳ والتیموریّة ۱: ۱۶۳ و ۲۴۳ ثم ۳: ۲۳۲، أنیس الجلیس ۱: ۲۳۲، ۲: ۲۳۴ S.۱ (۸۱) ۲: ۲۳۱ .Brok۔ [۱]

آپ تمام علوم وفنون میں مرجع خواص وعوام تھے تمام عمر درس وتدریس اور ارشاد وتالیف میں گزاری، روزانہ رات سونے سے پہلے سو سطریں لکھنے کا معمول تھا آپ علم وفضل کے مقامِ عالی پر فائز ہونے کے ساتھ اپنے وقت کے شیخ طریقت بھی تھے وقت کے علماء اور صلحاء آپ کی خدمت میں تحصیل علوم کے ساتھ سلوک الی اللہ سیکھنے کے لئے بھی حاضر ہوتے تھے حافظ تقی الدین ابن فہد رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

۱۔ الأعلام، ۷/ ۱۴۷

Scanned with CamScanner

رَحَلْتُ أَنَا وَهُوَ فِي سَنَةِ سِتَّ عَشَرَةَ إِلَى الْيَمَنِ لِنَسْمَعَ عَلَى الْقَاضِيِّ مَجْدِ الدِّينِ الْفَيْرُوزْآبَادِيِّ مَشِيخَةً خَرَجَهَا لَهُ فَلَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ قِرَاءَتُهَا، وَاجْتَهَدْتُ أَنَا حَتَّى قَرَأْتُ عَلَيْهِ مَا فِيهَا مِنَ الأَحَادِيثِ جَمِيعُهَا وَالآثَارِ وَالشِّعْرِ مِنْ غَيْرِ كَلَامٍ مُخَرَّجَهَا مِنَ الْمُسَوَّدَةِ، وَأَلْبَسَنِي خِرْقَةَ التَّصَوُّفِ۔[1]

حافظ تقی الدین ابن فہدؒ نے محمد بن موسیٰ المراکشی ''طبقات الحفاظ'' کے ذیل (لحظ الالحاظ) میں ان کے احوال لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں: میں اور شیخ محمد بن موسیٰ المراکشی ۸۱۶ میں علامہ فیروز آبادی کے پاس ان کے مشیخہ سننے کے لیے یمن گئے وہ ضعف کی وجہ سے خود نہیں پڑھ سکتے تھے۔ میں نے کوشش کر کے مسودہ سے تمام احادیث، آثار، اشعار اصل پر گفتگو کے بغیر پڑھے۔ اور حضرت فیروز آبادیؒ نے مجھے حرفۂ تصوف بھی پہنایا۔

''زبید'' ہی میں ۸۱۷ھ/ ۱۴۱۴ء میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کی تصانیف میں درج ذیل کتب مشہور ہیں۔

''القاموس المحیط''، المغانم المطابه فی معالم طابة، ''تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباس''، ''بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز''، ''نزهة الأذهان فی تاریخ أصبهان''، ''الدر الغوالی فی الاحادیث العوالی''، ''الجلیس الانیس فی اسماء الخندریس''، ''سفر السعادہ''، مرقاة الوفیّه فی طبقات الحنفیة''، ''البلغة فی تاریخ أئمّة اللغه''، تخبیر الموشّین فی ماتعال بالسین والشین''، ''المثلث المتفق المعنیٰ''، ''الارشادات الی مافی کتب الفقه من الأسماء والاماکن واللغات''، ''نغبة الرِّشَاف من خطیه الکشاف''، ''الصِّلاتِ والبشر فی الصلاة علی خیر البشرا''، منة السول فی

[1] ''فهرس الفهارس والاثبات'' للعلامہ عبدالحی بن عبدالکریم الکتانی رحمہ اللہ ۲/ ۹۰۷، الاعلام، ۷/ ۱۴۶، ۱۴۷

دعوات الرسول ﷺ''، ''النفحة العنبر فی مولدِ خیر البریة''، ''التّخاریج فی فوائد متعلقه بأحادیث المصابیح''، ''طبقات الشافعیة''، ''زاد المعاد فی وزن بانت سعاد''، ''فتح الباری بالسیح الفسیح الجاری فی شرح البخاری''، ''الأحادیث الضّعیفه''، ''تسهیل طریق الوصول فی الأحادیث الزّائره علی جامع الاصول''، ''شوارق الأسرار العلیّه فی شرح مشارق الأنوار النبویّه''، ''عدة الاحکام فی شرح عمدة الاحکام''۔[1]

﴿۲﴾ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن الحسن رحمہ اللہ

آپ وقت کے مشہور محدّث تھے علامہ مجد الدّین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے کہ آپ مسجد نبوی شریف میں حدیث رسول ﷺ کی تعلیم دیتے تھے۔ علامہ عبدالحی کتانی رحمہ اللہ نے آپ کو کبار ''حورانی'' مشائخ میں شمار کیا ہے علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ کو ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کی سند آپ سے حاصل ہے۔

﴿۳﴾: امام عمر بن علی اللخمی المالکی، الاسکندری، الفاکھانی رحمہ اللہ

امام عمر بن علی الفاکھانی رحمہ اللہ علومِ اسلامیہ خصوصاً علمِ نحو میں امام وقت جانے جاتے ہیں۔ آپ ۶۵۴ھ/ ۱۲۵۶ء اسکندریہ میں پیدا ہوئے۔ علی ابن طرخان، مکین الأسمر اور ابن خیر رحمهم الله تعالیٰ جیسے اہل علم سے علوم وفنون کی تحصیل کی خواص وعوام آپ کے علم وفضل کے معترف تھے۔ مشہور مفسر قرآن عماد الدّین اسماعیل ابن کثیر رحمہ اللہ (م ۷۷۴ھ) نے ''البدایہ والنہایہ'' میں لکھا ہے کہ انہوں نے دمشق میں آپ کی زیارت کی اور آپ کے علم وفضل سے متأثر ہوئے۔[2]

امام عمر بن علی الفاکھانی رحمہ اللہ نے ۷۳۴ھ/ ۱۳۳۴ء میں وفات پائی۔ آپ

۱۔ ان مصنّفات کیلئے دیکھے ''فهرس الفهارس والاثبات'' للشیخ الکتانی رحمه الله ۲/ ۹۰۸، ''الأعلام'' لِلزِّرِکلی رحمه الله ۷/ ۱۴۶، ۱۴۷

۲۔ ''البدایہ والنہایہ'' ۱۴/ ۱۴۶

نے درس وتدریس کے علاوہ تصنیف وتالیف سے بھی شغل رکھا اور بیش قیمت علمی ذخیرہ یادگار چھوڑا، آپ کی تصانیف میں درج ذیل کتابیں مشہور ہیں۔

''العنایۃ القصوٰی فی الکلام علی اٰیات التّقوٰی''، الفجر المنیر فی الصّلاۃ علی البشیر والنّذیر''، ریاض الافہام فی شرح عمدۃ الأحکام''، ''التحریر والتحییر'' فی شرح رسالہ ابن أبی زید القیروانی، ''المنہج المبین''، فی شرح الأربعین النوویۃ''، ''الاشارہ'' فی النحو۔

''الفجر المنیر فی الصّلاۃ علی البشیر والنذیر ﷺ'' فضائل درود شریف میں آپ کی مشہور کتاب ہے آپ کو ''صلوٰۃ تنجینا'' کے سماع اور اجازت کا شرف خود حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ سے بلاواسطہ حاصل ہے آپ نے شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ سے ان کا واقعہ ''صلوٰۃ تنجینا'' نقل فرمایا ہے۔ اس زمانہ کے مصنفات میں آپ کی تصنیف ''''میں یہ واقعہ آپ ہی کی نقل سے مشہور ہوا۔ آپ سے یہ واقعہ شیخ محمد یوسف رحمہ اللہ محدث مسجد نبوی شریف نے نقل فرمایا اور ان سے علامہ محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الصِّلاتُ وَالبُشَرُ فِی الصَّلَاۃِ عَلٰی خَیْرِ الْبَشَرْ ﷺ'' میں نقل فرمایا۔ [1]

﴿۴﴾ شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ

شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ اس امت کے وہ سعادت مند برگزیدہ بزرگ ہیں جنہیں خواب میں آنحضرت ﷺ نے ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' تعلیم فرمایا اور پھر یہ دولت آپ کے ذریعہ امت کیلئے عام ہوئی آپ سے ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کا واقعہ نقل کرنے والے بزرگ امام عمر بن علی الفاکہانی رحمہ اللہ ۷۳۴ھ/ ۱۳۳۴ء میں فوت ہوئے اس سے اندازہ ہوتا

۱۔ امام عمر بن علی الفاکہانی رحمہ اللہ کے تذکرہ کے لیے درج ذیل مآخذ ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں:
(۱) ''البدایہ والنہایہ'' ۱۴/ ۱۴۶، (۲) ''الدرر الکامنہ'' ۳/ ۱۷۸، (۳) بغیۃ الوعاۃ'' ۳۶۲، (۴) ''شذرات الذہب'' ۶/ ۹۶، (۵) ''برنامج المکتبۃ العبدلیۃ'' ۱۱۹، (۶) ''الأعلام'' ۵/ ۹۶، ''شجرۃ النور'' ۲۰۴، (۷) BROCK.2:26,(22)S.2:15

ہے کہ شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ ساتویں، آٹھویں صدی ہجری میں گزرے ہیں شیخ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ ''صلوٰۃ تنجینا'' کے واقعہ کے ذیل آپ کی جلالت شان اور بزرگی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَمِمَّا نُقِلَ عَنْ غَيْرِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہ الْأَئِمَّةِ السَّادَةِ الْأَوْلِيَاءِ، وَلِأَزِمَّةِ الْقَادَةِ الْعُلَمَاءِ، فَمِنْهَا: مَا أَخْبَرَنِي الْعَلَّامَةُ أَبُوْ عَبْدِاللهِ مُحَمَّدِبْنِ يُوْسُفُ بْنِ الْحَسَن مُحَدِّثُ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُشَافَهَةً قَالَ: نَقَلَ الْإِمَامُ عُمَرُبْنُ عَلِيِّ اللَّخْمِيُّ الْمَالِكِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الصَّالِحُ مُوْسٰى الضَّرِيْرُ رَحِمَهُ اللهُ: أَنَّهُ رَكِبَ فِيْ مَرْكَبٍ فِي الْبَحْرِ الخ۔[1]

اور درود شریف کے وہ کلمات جو صحابہ کرامؓ کے علاوہ کبار ائمہ اولیاء اور اکابر علماء سے نقل کیے گئے ہیں، ان میں ایک یہ (صلوٰۃ تنجینا) بھی ہے چنانچہ مجھے علامہ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن الحسن محدث مسجد رسول ﷺ نے بالمشافہ خبر دی کہ امام عمر بن علی اللخمی المالکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: انہیں ایک نیک بزرگ شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ سمندری سفر میں کشتی میں سوار تھے الخ۔

اس سے آگے مشہور واقعہ ہے جو عنوان ''درود تنجینا'' کے ذیل گزر چکا ہے۔

علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ نے حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو صحابہ کرامؓ کے بعد امت کے برگزیدہ ائمہ اولیاء اللہ اور اکابر علماء میں شمار کیا ہے اس سے آپ کی جلالتِ شان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کی عند اللہ مقبولیت کے لئے تو یہی کافی ہے کہ

۱۔ ''الصلات والبشر فی الصلاۃ علی خیر البشر ﷺ'' ص ۱۷۱

آپ کو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' تعلیم فرمایا اور پھر دوسروں کو اس کی تلقین کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور ڈوبتی کشتی کے مسافروں نے جب کہ وہ زندگی سے مایوس ہو چکے تھے ''صلوٰۃ تنجینا'' کو پڑھا تو اس کی برکت سے انہیں اس سمندری طوفان جس سے بچنا کبھی ہی ہوتا ہے کہ اس طوفان کا نام ہی لوگوں نے إِقْلَابِيَّةَ (الٹ دینے والا طوفان) رکھا ہوا تھا رب تعالیٰ نے نجات عطا فرمادی۔

Scanned with CamScanner

اختلاف نسخ ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا''

صدیوں سے نقل ہونے والے اوراد و وظائف کے کلمات میں کبھی معمولی تبدیلی بھی ہو جاتی ہے کبھی تو یہ تبدیلی مشائخ کے ذاتی اجتہادات پر مبنی ہوتی ہے اور کبھی نقل میں کسی تسامح کی بنیاد پر۔ متون احادیث و آثار میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں۔

خود اصح الکتب بعد کتاب اللہ الجامع الصحیح البخاری کے حواشی میں محققین نے صحیح بخاری کے اختلافِ نسخ کو جمع فرمایا ہے۔

مشائخ چونکہ علم و عمل کے جامع ہوتے ہیں اس لیے اس طرح کے اختلافِ نسخ میں کوئی فنّی غلطی نہیں باقی نہیں رکھی جاتی اور یہ غیر منصوص معمولات منصوص مأخذ قرآن و سنت سے متصادم نہیں ہوتے۔ اس لیے اختلافِ نسخ کے باوجود مشائخ سے منقول ان کلماتِ مبارکہ کا ورد فوائد و برکات اور ثمراتِ عالیہ کا جامع ہے۔

مشائخ کے ہاں ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے بھی کئی متون مشہور ہیں یہاں چند متون کے اختلاف کو ذکر کیا جاتا ہے۔

﴿۱﴾: علامہ عمر بن علی المالکی الفاکہانی رحمہ اللہ نے ''الفجر المنیر'' میں ''صلاۃ تنجینا'' کو درج ذیل کلمات سے لکھا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا عِنْدَکَ بِھَا

Scanned with CamScanner

أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ [1]

علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ نے بھی ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کو مذکورہ روایت ہی کی طرح لکھا ہے۔

﴿۲﴾: علامہ قاضی محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ نے شیخ شہاب احمد الملوی رحمہ اللہ کے حوالہ سے ''صلوٰۃ تنجینا'' کو درج ذیل کلمات مبارکہ سے ذکر کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا عِنْدَكَ بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ [2]

﴿۳﴾: علامہ ابو عبد اللہ سید محمد بن سلمان الجذولی نے ''دلائل الخیرات'' میں ''صلوٰۃ تنجینا'' کو اس طرح نقل فرمایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ، وَالْآفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ [3]

﴿۴﴾: علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ نے ''دلائل الخیرات'' کی شرح میں ''وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ'' کے ذیل اختلافِ نسخ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

هٰكَذَا فِي النُّسْخَةِ السُّهَيْلِيَّةِ وَجُلِّ النُّسَخِ الْمُعْتَمَدَةِ وَفِي بَعْضِ

۱۔ الصِّلاتُ والبُشر، ص ۱۷۱

۲۔ ''سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''، ص ۲۴۲

۳۔ ''دلائل الخیرات'' الحزب الثالث۔

Scanned with CamScanner

النُّسخ: "وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ" بِزِيَادَةِ عِنْدَكَ وَهُوَ الَّذِيْ فِي "الْفَجْرِ الْمُنِيْرِ"[1]

نسخہ سُهَيْلِيَّه اور دوسرے معتمد نسخوں میں "وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ" ہے اور بعض نسخوں میں "وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ" عِنْدَكَ کے اضافہ کے ساتھ ہے اور "الفجر المنیر" میں بھی اسی طرح "عِنْدَكَ" کے اضافہ کے ساتھ ہے۔

﴿۵،۶﴾ : حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے "زاد السعید" میں اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے "فضائل درود شریف" میں "صلوٰۃ تنجینا" درج ذیل کلمات مبارکہ سے نقل فرمایا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔[2]

﴿۷﴾ : حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ رحمہ اللہ نے (م ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء) "صلوٰۃ تنجینا" درج ذیل کلمات مبارکہ سے نقل فرمایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ

۱۔ "مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات" ص ۲۶۸

۲۔ "زاد السعید" فصل: پنجم، حکایت نمبر ۴، "فضائل درود شریف" پانچویں فصل حکایت نمبر ۴ ص ۱۵۲ طبع: بیروت۔

أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ [1]

﴿۸﴾: حضرت اقدس مرشدی مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہٗ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی اجازت سے ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کو درج ذیل کلماتِ مبارکہ سے ذکر فرمایا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ، وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّاٰتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ [2]

﴿نوٹ﴾: ملحوظ رہے کہ حضرت اقدس مرشدی رحمہ اللہ نے ''الحزب الاعظم'' کے اردو ترجمہ ''آغوش رحمت'' میں بھی ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کو نقل فرمایا ہے ''آغوش رحمت'' میں کاتب کی غلطی سے ''وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّاٰتِ'' رہ گیا ہے۔ کتابت کی یہ غلطی اختلافِ نسخ نہ کہلائے گی۔

﴿۹﴾ علامہ قاضی محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ نے علامہ سمہودی رحمہ اللہ اور علامہ الملوی رحمہ اللہ کے حوالہ سے علامہ شیخ محمد حقی آفندی النازلی رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ:

وَالْأَفْضَلُ أَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا

۱۔ ''عمدۃ السلوک'' ص ۳۶۷

۲۔ ''نجاتِ دارین'' ص ۱۷۱

Scanned with CamScanner

مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا اِلٰی آخِرِھَا لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَعُمُّوْا: فَتَأْثِیْرُھَا مَعَ ذِکْرِ الْاٰلِ أَتَمُّ وَأَعَمُّ وَأَکْثَرُ وَأَسْرَعُ کَذَا أَوْصَانِیْ وَأَجَازَنِیْ بَعْضُ الْمَشَایِخِ وَأَیْضًا ذَکَرَھَا الشَّیْخُ الْأَکْبَرُ بِذِکْرِ الْاٰلِ۔ [1]

﴿۱۰﴾ علامہ محمد یوسف اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ نے علامہ سید محمد آفندی عابدین رحمہ اللہ کے حوالہ سے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ:

وَقَالَ فِیْ آخِرِھَا زَادَ الْعَارِفُ الْأَکْبَرُ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اللّٰہُ۔ [2]

عارف باللہ حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ "صلوٰۃ تنجینا" کے اخر میں "یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اللّٰہُ" کے کلمات کا اضافہ فرماتے تھے۔

﴿۱۱﴾ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ نے "صلوۃ تنجینا" کا ایک اضافی متن بھی نقل فرمایا ہے اس متن میں کئی کلماتِ مبارکہ متداول (متون) سے زیادہ ہیں علامہ نبہانی رحمہ اللہ کے منقول کلماتِ مبارکہ درج ذیل ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ وَالْأَھْوَالِ وَالْبَلِیَّاتِ، وَتُسَلِّمُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْفِتَنِ وَالْأَسْقَامِ وَالْأٰفَاتِ وَالْعَاھَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْعُیُوْبِ وَالسَّیِّئَاتِ، وَتَغْفِرُ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الذُّنُوْبَاتِ، وَتَمْحُوْ بِھَا عَنَّا جَمِیْعَ الْخَطِیْئَاتِ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ مَا نَطْلُبُہٗ مِنَ الْحَاجَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ أَعْلَی الدَّرَجَاتِ،

۱۔ افضل الصّلوٰت علی سیّد السادات ص ۴۴

۲۔ ایضاً

Scanned with CamScanner

وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ: يَارَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا مُجِيبَ الدَّعْوَاتِ۔[1]

﴿۱۲﴾ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

اور "بَعْدَ الْمَمَاتِ" کے بعد "اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب ہے۔[2]

اجمال اختلافِ نسخ

"صلوٰۃ تنجینا" کے مذکورہ بارہ نسخوں میں الفاظ کی کمی بیشی کا خلاصہ یہ ہے کہ:

﴿۱﴾: سب سے پرانے نسخہ "الفجر المنیر" روایت علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی رحمہ اللہ علامہ سمہودی، شیخ محی الدین اکبر رحمہ اللہ اور مرشدی حضرتِ اقدس مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ کے نسخہ میں "آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے کلمات ہیں جب کہ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ "زاد السعید" میں حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اور "فضائل درود شریف" میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے "آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے کلمات نہیں لکھے۔

﴿۲﴾: "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی سب سے پرانی روایت "الفجر المنیر" اور "الصِّلاتُ والبُشرٰی" میں "وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ" کے کلمات ہیں جب کہ علامہ سہیلی رحمہ اللہ کے نسخہ میں اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی تصنیف "فضائل درود شریف" "وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ" کے کلمات ہیں "عِنْدَكَ" کا کلمہ ان میں نہیں۔

﴿۳﴾: حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے زاد السعید میں "عندک" کا اضافہ

۱۔ "جامع الصلوۃ ومجمع السعادات فی الصلاۃ علی سیّد السادات" ص ۴۸

۲۔ "فضائل درود شریف"، فصل نمبر ۵، حکایت نمبر ۴ ص ۱۵۱ طبع بیروت۔

Scanned with CamScanner

نہیں لکھا جب کہ ایک مسترشد کو ''عِنْدَكَ'' کے اضافہ سے بھی بتایا ہے۔

﴿۴﴾ : حضرت اقدس مرشدی مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ رحمہ اللہ کے نسخہ میں سیّدنا کے ساتھ مولانا بھی ہے اور آخر میں اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا بھی اضافہ ہے۔

﴿۵﴾ : حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ رحمہ اللہ کے ہاں وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ کا بھی اضافہ ہے جو دوسرے کسی بھی نسخہ میں نہیں۔

﴿۶﴾ : سیّد العارفین حضرت مولانا صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی تحقیق میں نسخہ ''الفجر المنیر'' میں ''تُنَجِّیْنَا'' نون متحرک اور جیم مشدّد سے ہے جب کہ نسخہ ''سُهَیْلِیَّۃ'' میں ''تُنْجِیْنَا'' نون ساکن اور جیم مخفّف سے ہے۔ حضرت مولانا صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی تحقیق میں جب ''صلوٰۃ تنجینا'' میں ''عِنْدَكَ'' کا کلمہ ہو تو نون متحرک اور جیم مشدد ہوگا اور جب ''عِنْدَكَ'' کا کلمہ نہ ہو تو نون ساکن اور جیم مخفّف ہوگا۔

اختلافِ نسخ ''صلوٰۃ تنجینا'' کا حاصل

''صلوٰۃ تنجینا'' کے اختلافِ نسخ کا حاصل یہ ہے کہ مذکورہ نسخوں میں سے جن کلماتِ مبارکہ سے یہ درود شریف پڑھا جائے ان شاء اللہ مذکورہ فوائد و برکات اور ثمراتِ عالیہ حاصل ہوں گے۔ مذکورہ اختلاف میں کوئی کلمہ نہ حدودِ شرعیہ سے باہر ہے نہ مقتضائے نصوص سے متصادم ہے اور نہ اس میں کوئی لغوی سقم ہے۔ البتہ یہ ہے کہ کبھی کسی خاص سندِ اجازت میں الفاظ کی ترتیب بھی خاص ہوتی ہے۔ اس لیے اگر ''صلوٰۃ تنجینا'' یا کوئی دوسرا وظیفہ کسی خاص اجازت سے پڑھا جا رہا ہے تو صاحبِ اجازہ جن الفاظ سے اجازت دے اُنہی الفاظ سے پڑھا جائے کسی دوسری تبدیلی کو اس میں نہ لایا جائے۔

Scanned with CamScanner

اسمائے مبارکہ ''صلوٰۃ تنجینا''

اوراد و وظائف کے تعیّن اور شائقین کی تعلیم و تربیت کے لیے کبھی انہیں کسی خاص عنوان سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ عنوان چونکہ اپنے مُعَنْوَنْ کے مضمون کا تعارف اور خلاصہ ہوتا ہے اس لیے محققین صوفیائے کرام رحمھم اللہ نے اوراد و وظائف کے لیے ہمیشہ جامع عنوانات تجویز فرمائے۔

(۱) ''صَلٰوۃ تُنْجِیْنَا''

''صلوٰۃ تنجینا'' میں ''تنجینا'' نون ساکن اور جیم مخفف کے ساتھ باب افعال سے مضارع جمع متکلم ہے۔ افعال سے اس مصدر کا معنیٰ نجات دلانا ہوگا۔ اس صورت میں ''صلوٰۃ تنجینا'' کا معنی ہوگا: اے اللہ ایسا درود جس کی برکت سے تو ہمیں نجات دے۔

(۲) ''صَلٰوۃ تُنَجِّیْنَا''

''صلوٰۃ تنجینا'' میں ''تنجینا'' نون مخفف اور جیم مشدّد باب تفعیل سے مضارع واحدہ مؤنثہ اور تا علامت جمع متکلم ہے تفعیل سے اس مصدر کا معنیٰ رہائی دلانا کے ہوں گے۔ اس صورت میں ''صلوٰۃ تنجینا'' کا معنیٰ ہوگا: اے اللہ ایسا درود جس کی برکت سے تو ہمیں رہائی دلائے۔

(۳) ''صلوۃ مُنْجِیَّۃ''

''منجیّہ'' باب افعال سے اسمِ فاعل ہے اس طرح ''صلوۃ مُنْجِیَّۃ'' کا معنی: ''نجات دلانے والا درود'' ہوں گے۔

علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ نے ''افضل الصلوٰۃ علی سیّد السادات'' میں اکابرین امّت سے منقول درود شریف کے کلمات میں چھبیّسواں

Scanned with CamScanner

نمبر "الصلاۃ السادسہ والعشرون المُنْجِیَّۃ" کے عنوان کے ذیل "درود تنجینا" کو لکھا ہے۔ علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ "اَلْمُنْجِیَّۃ" کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

وَقَالَ السَّیِّدُ مُحَمَّدِ آفَنْدِیْ عَابِدِیْن فِیْ ثَبْتِہٖ ذَکَرَ الْعَلَّامَۃُ الْمُسْنَدُ اَحْمَدُ الْعَطَّارُ رَحِمَہُ اللہ فِیْ ثَبَتِہٖ الصَّلٰوۃ الْمُنَجِیَّۃ۔[1]

سید محمد آفندی عابدین رحمہ اللہ نے مجموعہ اسناد میں ذکر کیا ہے کہ علامہ المسند احمد العطار رحمہ اللہ نے اپنے مجموعہ اسناد میں "اَلصَّلٰوۃُ الْمُنْجِیَّۃ" کو لکھا ہے۔

(۴) درود نجات

درود تنجینا میں اللہ تعالیٰ سے درود شریف کی برکت سے مصائب و آلام سے نجات اور غم وحزن سے رہائی طلب کی گئی ہے اس لیے بعض حضرات نے اس درود شریف کا نام "درود نجات" بھی لکھا ہے۔

۱۔ افضل الصلاۃ علیٰ سیّد السادات، ص ۴۴

تشریح متن

”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“

Scanned with CamScanner

نثار کیا کروں مفلس ہوں نام پر اس کے
فلک سے عقد ثریا لوں دے اگر وہ ادھار
ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ
کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار
الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زِنہار
کہاں وہ رتبہ کہ عقل نارسا اپنی
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
چراغ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے
زباں کا مُنہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

حُجَّۃُ الْاِسْلَام قَاسِمُ الْعُلُوْم وَالْخَیْرَات حضرت مولانا
محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ
بانی دار العلوم دیوبند

اکابر نے اوراد و وظائف کی عظمت کو عاملین کے قلوب واذہان میں جاگزیں کرنے کے لیے اوراد و وظائف کے کلمات مبارکہ کی تشریح وتوضیح بھی فرمائی ہے۔اکابر نے تشریحی توضیحات کے لیے قرآن وسنت،احادیث وآثار اور اسلافِ امّت کے اقوال ومشاہدات سے استشہاد کیا ہے''الحزب الاعظم'' کی شرح ''فتح اللہِ الاعلم فی کشفِ اسرار الحزب الاعظم''مؤلفہ:شیخ محمد بن یوسف الازمیری رحمہ اللہ'' اور''دلائل الخیرات'' کی شرح''مطالع المسرّات'' مؤلفہ:علامہ شیخ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ ان توضیحات کا عمدہ نمونہ ہیں۔

اکابرین امت کی ان تشریحات وتوضیحات کی روشنی میں یہاں''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے کلماتِ مبارکہ کی تشریح پیشِ خدمت ہے۔''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے ورد میں اگر ان تشریحات کا استحضار بھی کیا جائے تو ان شاء اللہ اس سے درود شریف کے برکات،فوائد اور ثمرات میں ترقی ہوگی۔

Scanned with CamScanner

تشریح کلماتِ مبارکہ ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا''

اَللّٰھُمَّ

کلمہ ''اَللّٰھُمَّ'' یَااللّٰہُ سے بنایا گیا ہے، علامہ محمد الفاسی رحمہ اللہ شیخ خروبی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

(اللهم) قال الشيخ الخروبي هو توجه للمطلوب و طلب لحصول المرغوب بالتوسل بالاسم الاعظم الذى اذادعى به أجاب واذاسئل به أعطى ولفظه بصيغةحذف فيهاياء النداء المتضمنة لوجود البينونية النفسانية اذحذفهايقتضى زوال ذالك قال وتعويض الميم من حرف النداء فى لفظ الجلالة يقتضى قوةالهمةفى الطلب والجزم به وانماجعل هذاالاسم العظيم فى أول الادعيةغالبالانه جامع لجميع معانى الاسماء الكريمةوهوأصلها۔[1]

''اَللّٰھُمَّ'' شیخ خروبی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ مطلوب ومقصود کے حاصل کرنے کے لیے ایسے اسم اعظم سے وسیلہ پکڑنا ہے کہ جب اس کے ذریعے دعا کی جائے تو مقبول ہوتی ہے اور جب کوئی چیز مانگی جائے تو دی جاتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اصل میں ''یَااللّٰہُ'' تھا، جس کا معنی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو بلاتا ہوں جب حرفِ ندا حذف کر دیا گیا تو حرفِ ندا درمیان میں حائل نہ

۱۔ ''مطالع المسرّات''، ص ۱۵۷

Scanned with CamScanner

رہا حرف ندا کے عوض آخر میں میم مشدّد لایا گیا جس کا مطلب یہ ہے کہ طلب میں پوری ہمت صرف کی جارہی ہے اور پورے وثوق کے ساتھ درخواست پیش کی جارہی ہے۔ دعاؤں کی ابتدا میں اکثر یہ اسمِ مبارک اس لیے لایا جاتا ہے کہ یہ تمام اسماء شریفہ کے معانی پر مشتمل ہے اور یہی تمام اسماء کی اصل ہے۔

"اَللّٰھُمَّ" کا معنی: اے اللہ! ہوگا درود شریف کے اکثر کلمات کی ابتداء "اَللّٰھُمَّ" سے ہوتی ہے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ سے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی درخواست کرنا ہے۔

"اَللّٰھُمَّ" سے درود کی ابتداء خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم فرمودہ ہے۔ کتب حدیث میں بے شمار درود شریف موجود ہیں جن کی ابتداء "اَللّٰھُمَّ" سے ہورہی ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلیم فرمودہ ہیں اس سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ درود شریف کی ابتداء "اَللّٰھُمَّ" سے کرنا مسنون عمل ہے۔

علمائے امّت نے درود شریف کی درخواست اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے میں کئی عجیب وغریب فوائد بیان فرمائے ہیں۔ حضرت علامہ قاضی محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ نے "سعادۃ الدّارین فی الصلوٰۃ علیٰ سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں اور قطب الاقطاب برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ نے "فضائل درود شریف" میں ان فوائد کو جمع فرمایا ہے۔ یہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے جمع فرمودہ فوائد میں سے چند پیش خدمت ہیں۔

☆ اللہ جل شانہٗ نے مومنین کو حکم دیا تھا کہ تم بھی نبی پر صلاۃ بھیجو۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کا طریقہ بتادیا کہ تمہارا بھیجنا یہی ہے کہ تم اللہ ہی سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدالآباد تک نبی پر نازل فرماتے رہے، کیونکہ اُس کی رحمتوں کی کوئی حد ونہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے

Scanned with CamScanner

کہ اِس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں گویا ہم نے بھیجی ہیں۔ حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہی اکیلا ہے کس بندے کی طاقت تھی کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں اُن کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔ [1]

☆ دوسرے اس وجہ سے کہ ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جلّ شانہٗ سے کہ تو اپنی رحمتِ خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ اُونچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور کی خدمت میں بھیجیں۔ [2]

☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں اور ہم سَراپا عیوب ونقائص ہیں، پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا ثناء کرے جو پاک ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ بھیجے تاکہ ربِّ طاہر کی طرف سے نبیِّ طاہر پر صلاۃ ہو۔ [3]

☆ علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیے کہ اسی سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اور اس کا بہت اہتمام اور اس پر مداومت چاہیے اِس لیے کہ کثرتِ درود محبت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ اَحَبَّ شَیْئاً اَکْثَرَ مِنْ ذِکْرِہٖ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے۔ [4]

۱۔ "فضائل درود شریف"، فصلِ اوّل، ص ۱۲، طبع: بیروت
۲۔ ایضاً، ص ۱۳
۳۔ ایضاً، ص ۱۳، ۱۴
۴۔ ایضاً، ص ۱۴، ۱۵

Scanned with CamScanner

درود شریف کے کئی کلمات میں اَللّٰھُمَّ سے ابتداء کے بجائے صَلَّی اللّٰہُ سے بھی ابتداء کی جاتی ہے مثلاً: صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ[1]

اس کا مطلب بھی اللہ تعالیٰ ہی کا آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ علامہ قاضی محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ نے ''سعادۃ الدّارین'' کے مقدمہ میں ''المسئلة السادسه فی استعمالهم وعليه الصلاة والسلام'' کے ذیل دونوں کلماتِ مبارکہ پر تفصیل سے لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ میں اِنشاء اور صَلَّی اللّٰہُ میں اَخبار ہے یہ دونوں صورتیں صحیح ہیں حدیث میں آئی ہیں اور مسنون ہیں۔

''صَلِّ''

''صَلِّ'' صلوٰۃ سے فعل امر ہے صلاۃ لفظ مشترک ہے اس کے معنیٰ رحمت اور دعاء کے ہیں۔ یہ معانی اس کے استعمال میں نیت پر متعیّن ہوتے ہیں۔ جب صلاۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنیٰ رحمت ہے اور جب بندوں کی طرف ہو تو اس کا معنیٰ دعاء ہے۔ تفصیل کتب لغت میں دیکھی جاسکتی ہے علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ (م ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۴ء) نے ''النبراس'' شرح ''شرح العقائد'' میں بھی ''صلوٰۃ'' کے لغوی اور اصطلاحی معانی کے مباحث کا خلاصہ بیان فرمادیا ہے۔

''صلوٰۃ'' کے معنی رحمت کو درود کے معنی میں بھی لیا جاتا ہے اس لیے جب ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ'' کہا جائے گا تو اس کا معنیٰ: اے اللہ رحمت بھیج اور اے اللہ درود بھیج دونوں طرح کرسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے جب بندہ فعل امر سے مخاطب ہوتا ہے تو یہ امر دعاء، التجاء اور درخواست کے مطالب پر ہوتا ہے بندہ رب تعالیٰ سے درخواست کرتا ہے کہ: اے اللہ میری درخواست

۱۔ "المجموع" لِلنّووی رحمه الله وعزّاه إلى السنن النسائی بأسنادٍ صحيح أوحَسَن ۴۹۹/۳ وقال الحافظ فی التخيص "فإنه منقطع" ۴۳۰/۳ "صفة الصلاة" للالبانی۔ ۹۷۲، مطبوع مكتبة العارف، ۱۴۲۶ھ

Scanned with CamScanner

ہے کہ تو درود بھیج حضرت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر "صلاۃ" (درود) بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝[1]

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ "صلاۃ" یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ایسا عمل ہے کہ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اہل ایمان کا مقدر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی اس عبادت میں شامل ہونے کی سعادت بخشی۔ اس آیت میں "يُصَلُّوْنَ" مضارع ہے جو دوام اور استمرار پر دلالت کرتا ہے اس لحاظ سے يُصَلُّوْنَ کا معنی ہوگا: اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اللہ جل شانہٗ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ بھیجتا ہے۔ یعنی رحمت وشفقت کے ساتھ آپ کی ثناء واعزاز واکرام کرتا ہے، اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت وتکریم اپنی شان ومرتبہ کے موافق ہوگی۔ آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ ورحمت بھیجو۔ امام بخاری نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ کے درود کا مطلب اُسکا آپ کی تعریف کرنا ہے فرشتوں کے سامنے اور فرشتوں کا درود اُن کا دُعا کرنا ہے۔[2]

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ" کے کلمات سے درود پڑھنے والا گویا رب تعالیٰ کے حکم کی تعمیل

۱۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۲۔ "فضائل درود شریف"، فصل اوّل، ص ۱۱، طبع: بیروت

Scanned with CamScanner

بزبانِ حال یوں کررہا ہے کہ اے پروردگارِ عالَم آپ خود آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہی رہتے ہیں، آپ کے فرشتے درود بھیجتے ہی رہتے ہیں، اور آپ نے دولتِ ایمان کے طفیل مجھ کمزور و ناتواں کو بھی درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے میں اس لائق کہاں کہ اپنی طرف سے تیرے محبوب ﷺ پر درود بھیج سکوں دست بستہ تیری ہی بارگاہ میں سوالی ہوں کہ تو خود ہی اپنے محبوب ﷺ پر درود بھیج۔ میں یہ درخواست ہی تو کرسکتا ہوں اور میرا درود یہی ہے کہ یہ درخواست کرتا رہوں گا۔ اتنی استدعاء ہے کہ آپ اس استدعاء اور سوال کی توفیق مجھے نصیب فرماتے رہیں۔

"علیٰ سَیِّدِنَا"

"علیٰ" بطور حرف جار "استعلاء" یعنی بلندی کے معنی کے لئے آتا ہے جو معناً نزول کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور اُردو محاورہ میں اس کا معنی "پر" کے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ یہاں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کا معنی ہوگا: اے اللہ ہمارے آقا محمد پر درود بھیج!

"سیّدٌ" سیادت اور بزرگی کے معنی میں ہے علامہ محمد الفاسی رحمہ اللہ "سیّد" کے مختلف معانی اور استعمالات اور درود شریف میں "سیّد" کے معانی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والسیّد هوالذی یسودقومهٗ أی یتقدم علیهم بمافیه من خصال الکمال والشرف التّام وقیل هوالکامل المحتاج الیه باطلاق أوالعظیم المحتاج إلیه غیره وقیل هوالذی یرأس قومهٗ وقیل هوالمالك الذی تجب طاعته ولهذایقال سیّدالغلام ولایقال سیّد الثوب وقیل هوالحلیم وقیل: هوالسّخی ویطلق علی الزوج ومنه قوله تعالیٰ: "وألفیا

سیّدھالدی الباب"ھذاقول اھل اللّغۃ فی السّیدوأماأھل التفسیرفقال: ابن عباس السید ھو الکریم علی ربہ عزوجل وقال قتادۃ السیّدالعابدالورع الحلیم وقال عکرمۃ: السیّدالذی لَا یَغْضِبُہٗ غَضَبُہٗ وَالسِّیَادَۃَ ﷺ أجلی وأظھر وأوضح من أن یستدل علیھا۔ فھو سیّد العالم بأسرہٖ من غیرتقیید ولاتخصیص و فی الدینا والآخرۃ۔وإنّما قال فی الحدیث: أنا سیّدالناس یوم القیامۃ الظھور انفرادہ بالسودد والشفاعۃ فیہ عن غیرہ حین یلجأ الیہ النّاس فی ذالک۔ فلایجدون سواہ وجمیع الخلائق مجتمعون أولھم وآخرھم وأنسھم وجِنَّھُمْ و فیھم الانبیاء والمرسلون۔وتلک الداردارالدوام والبقاء فھی المعتبرۃ۔وقد کان ﷺ معلوما بالسیّادۃ نسبا و طبعا و خلقاوأدبا الی غیرذالک من المکارم قبل ظھورہ بالنبوۃ یعرف ذالک۔من اعتنی بالسیر۔وتعرف أحوالہ من الصّغر إلی الکبر۔صلوات اللّٰہعلیہ وسلامہ۔ والمراد بولد آدم۔ فی قولہ أنا سیّدولدآدم: النّوع الانسانیّ۔ و کذا کل جماعۃ سمّوابإسم جازاطلاق الابن علیہ و اطلاقہ علیھم۔ کمایقال :تمیم لہ ولاولادہ۔ وکذا یقال: بنوتمیم لما یشمل تمیما۔ وھو أبوا لقبیلۃ۔ و ھذا مجاز شاع حتّٰی صارحقیقۃًعرفیۃًواللفظ الآخرالذی ھو: أناسیّدالناس یوم القیامۃ۔شامل لآدم۔ ولاإشکال من غیرتکلّف وجوابٍ ویشھدلسیادتہ ﷺ علی آدم علیہ السلام أیضاًقولہ ﷺ :آدم فمن دونہ من الانبیاء یوم

القیامة تحت لوائی۔ وحدیث الشفاعة المشهودفی تقدمه ﷺ علیه وعلی غیره من أکابرالرسل علیهم السلام۔ وظهوره بالسیّادة علیهم من غیرمنازع۔ وقوله: أناأول شافع، وأناأول مشفع وأناأول من تنشق عنه الارض۔ وقوله ﷺ : کنت نبیّاً وآدم بین الروح والجسد۔[1]

سیّد وہ شخصیت ہے جو خصال کاملہ اور مکمّل شرافت کی وجہ سے تمام قوم سے آگے اور ان کا رہبر ہو، بعض نے کہا: سیّد وہ کامل ہے جس کے سب محتاج ہوں، یا وہ عظیم کہ دوسرے اس کے محتاج ہوں۔ بعض نے کہا کہ: جو اپنی قوم کا رئیس ہو۔ بعض نے کہا کہ: سیّد وہ مالک ہے جس کی فرمانبرداری واجب ہو۔ اسی لئے سَیِّدُ الْغُلَامِ (غلام کا آقا) کہا جاتا ہے۔ سَیِّدُ الثَّوْبِ (کپڑے کا آقا) نہیں کہا جاتا۔ (اس لیے کہ کپڑے پر اطاعت واجب نہیں) بعض نے کہا: سیّد کا معنیٰ حلیم ہے۔ بعض نے اس کا معنیٰ سخی بیان کیا ہے۔ یہ لفظ شوہر کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا نے دروازے کے پاس زلیخا کے سیّد (شوہر) کو پایا۔ سیّد کا یہ معنیٰ اہل لغت نے بیان کیا ہے۔

مفسرین میں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سیّد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مکرّم ہو۔ حضرت قتادہ نے فرمایا: سیّد عبادت گزار، پرہیزگار اور حلیم کو کہتے ہیں۔ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: سیّد وہ ہے جس پر اس کا غضب غالب نہ آئے۔

نبی کریم ﷺ کی سیادت اس قدر نمایاں، واضح اور روشن ہے کہ اس

۱۔ مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات، ص ۹۱،۹۲

پر دلیل قائم کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ ﷺ دنیا و آخرت میں کسی قید اور تخصیص کے بغیر تمام جہاں کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ نے حدیث شریف میں فرمایا: أنا سیّد الناس یوم القیامۃ (میں قیامت کے دن تمام انسانیت کا سردار ہوں گا)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن سیادت اور شفاعت میں آپ ﷺ کی انفرادیت کا ظہور ہو گا۔ حتیٰ کہ کہ تمام لوگ آپ ﷺ کی پناہ لیں گے۔ انہیں آپ ﷺ کے سوا کوئی ملجا و مادی نہیں ملے گا۔ حالانکہ اول سے آخر تک تمام مخلوقات جن و انسان جمع ہوں گے اور انبیاء و مرسلین بھی انہی میں ہوں گے۔ چونکہ دار آخرت دوام و بقا کی جگہ ہے، اس لئے وہی معتبر ہو گا۔ حضور ﷺ کے ظہورِ نبوّت سے پہلے ہی آپ ﷺ کی سیادت نسب، طبعیت، اخلاق و آداب وغیرہ فضائل میں معلوم تھی۔ سیرت پاک اور بچپن سے بڑی عمر تک آپ ﷺ کے احوال مبارکہ کا مطالعہ کرنے والے پر یہ سب منکشف ہے۔

حدیث "اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ" میں وُلْدِ آدَمَ سے مراد نوع انسانی ہے (جس میں حضرت آدم علیہ السلام بھی شامل ہیں)۔ اس طرح ہر وہ جماعت جس کا نام باپ کی نسبت سے رکھا گیا ہو، اس نام کا اطلاق باپ اور اس کی اولاد پر جائز ہے۔ اسی طرح ابن کا استعمال سب کے لئے جائز ہے۔ مثلاً تمیم ایک قبیلے کے جد اعلیٰ کا نام ہے۔ اس کے باوجود تمیم اور اس کی اولاد سب کے لیے تمیم کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بنو تمیم کا استعمال اس طرح کیا جاتا ہے کہ وہ قبیلہ کے جد امجد تمیم کو بھی شامل ہو۔ یہ مجاز اتنا عام ہے کہ حقیقت عرفیہ بن گیا ہے۔

دوسری حدیث کے الفاظ "اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" (میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں گا) میں بھی حضرت آدم علیہ السلام

Scanned with CamScanner

شامل ہیں۔اس میں نہ کوئی اشکال ہے اور نہ جواب کی ضرورت ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کے بھی سردار ہیں، اس کی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: کہ "آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَائِيْ" (حضرت آدم اور ان کے علاوہ انبیاء علیہم السلام قیامت کے دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے) حدیثِ شفاعت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم اور اکابر رُسل عظام علیہم السلام کے پیشوا ہوں گے اور ان پر آپ کی سیادت بغیر کسی نزاع کے ظاہر ہوگی اور حدیث میں ہے کہ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور زمین کھلنے کی ابتداء مجھ سے ہوگی اور یہ حدیث کہ مجھے اس وقت نبی کا لقب دیا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔[1]

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک "سید" ہونے پر اس تفصیلی حوالہ میں مندرج احادیث اور مزید روایات کے لیے ملاحظہ ہو:

انا سیّد الناس یوم القیامۃ: بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد ۲/ ۴۳۵، ۴۳۶، ۳/ ۱۴۴، مستدرک حاکم ۴/ ۵۷۳، ۶/ ۳۰، مشکوٰۃ، تفسیر ابن کثیر، فتح الباری، تاریخ کبیر للبخاری، شرح السنہ بغوی، مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۷۷، کنز العمال، ابوعوانہ

انا سیّد وُلد اٰدم و اوّل من تنشق عنہ الارض: ابوداؤد، مسند احمد ۲/ ۵۴۰

انا سیّد ولد آدم و علی سیّد العرب: مستدرک حاکم ۳/ ۱۲۴، طبرانی کبیر ۳/ ۹۰، کنز العمال ۳۳۰۰۶، ۳۶۴۴۸، ۳۶۴۵۶، لسان المیزان ۴/ ۸۲۶

انا سیّد ولد آدم وَلَا فخر: مستدرک حاکم ۲/ ۶۰۴، کنز العمال ۳۲۰۴۰، ۳۳۶۸۲

أنا سیّد ولد آدم یوم القیٰمۃ وَلَا فخر: مسلم، ترمذی، مسند احمد ۱/ ۲۸۱، ۳/ ۲، مشکوٰۃ، کنز العمال

أنا سیّد الْاَوَّلِیْنَ والآخرین: کنز العمال، ۱۶۶۳۴

(بقیہ اگلے صفحے پر.....)

Scanned with CamScanner

احادیث میں بھی آنحضرت ﷺ کیلئے سید کا کلمہ مرفوع روایات میں موجود ہے۔ یعنی آپ ﷺ نے خود اپنے آپ کیلئے یہ کلمہ استعمال کیا اور قیامت کے روز بھی آپ ﷺ کیلئے "سید" کا کلمہ کہا جائے گا۔ اس لئے علماء نے "سید" کو آنحضرت ﷺ کے لئے بطور اسم مبارک بھی لکھا ہے۔ علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا اسْمُهُ ﷺ (سَيِّدٌ) فَقَدْ وَرَدَ إِطْلَاقُهُ عَلَيْهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم فِيْ أَحَادِيْثَ كَثِيْرَةٍ صَحِيْحَةٍ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ التِّرْمِذِيِّ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (الحديث) وَفِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ: اِنْطَلِقُوْا إِلَى سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ وَ فِيْ حَدِيْثِ الصَّحِيْحَيْنِ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[1]

(گذشتہ صفحے سے پیوستہ.....)

أنا سيّد الخلائق يوم القيامة: الدر المنثور ۴/ ۲۷۳

أنا سيّد الناس يوم القيامة: صحیح مسلم، ص ۱۸۶، نیز ۱۸۴

أنا سيّد الناس يوم القيامة وَلَا فخر: صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی، مسند احمد، المستدرک للحاکم، مشکوٰۃ المصابیح

أنا سيّد ولد آدم و أوّل من تنشق عنه الارض: سنن أبی داؤد، مسند احمد

أنا سيّد ولد آدم وَلَا فخر: المستدرک للحاکم، کنز العمال

أنا سيّد ولد آدم يوم القيامة وَلَا فخر: صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسند احمد، مشکوٰۃ المصابیح

أنا اوّل شافع و أوّل مشفع: سنن ابن ماجہ ۴۳۰۸

أنا أوّل من تنشق عنه الارض (يوم القيامة): جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، مسند احمد ۱/ ۲۸۱، ۳/ ۲، ۳۳، المستدرک للحاکم ۲/ ۴۶۵

كنتُ نبياً و آدم بين الروح والجسد: المستدرک للحاکم ۲/ ۶۰۹، المصنف لابن أبی شیبہ ۱۴/ ۲۹۲

آدم فَمَنْ دون تحت لوائی وَلَا فخر: مسند احمد ۱/ ۲۸۱

حديث الشفاعة: مشکوٰۃ المصابیح، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن أبی داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

۱۔ "مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات" ص ۹۱

Scanned with CamScanner

آنحضرت ﷺ کے لیے بطورِ اسم مبارک ''سیّد'' پر کئی صحیح احادیث ہیں۔ جس طرح جامع ترمذی میں حدیث ہے: میں قیامت کے روز تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ اور حدیثِ شفاعت میں ہے: لوگ کہیں گے اولادِ عالم کے سردار کی خدمت میں (شفاعت کی درخواست لے کر) چلو۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے: قیامت کے دن میں تمام انسانوں کا سردار ہوں گا۔

''صلوٰۃ تنجینا'' میں کلمہ ''سیّد'' ''عَلیٰ'' جارہ کی وجہ سے مجرور ہے۔ مجرور ترکیب میں مفعول بہٖ غیر صریح ہوتا ہے یہاں ''سیّد'' مجرور اور مضاف ہے جب کہ ''نا'' ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔ اس مفعول بہٖ کے صفتِ اضافت سے متّصف ہونے پر معنوی نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''(عَلٰی سَیِّدِنَا) اَلْاِضَافَۃُ لِتَّعْرِیْفِ الْعَھْدِ الْخَارِجِیِّ أَیْ: السَّیِّدُ الْمُعَیَّنُ الْمَعْلُوْمُ عِنْدَ أَھْلِ الْمِلَّۃِ أَیْ سَیِّدُ خَیْرِ الْأُمَمِ أَوِ الْبَشَرِ أَوِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَعَلٰی کُلِّ تَقْدِیْرٍ یُفِیْدُ سِیَادَتَہٗ لِجَمِیْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ۔[1]

''عَلیٰ سَیِّدِنَا'' میں اضافت عہد خارجی کے لیے ہے۔ یعنی ہمارے وہ آقا جو اہل اسلام کے ہاں معلوم اور معیّن ہیں یعنی (اہل اسلام جانتے ہیں کہ آپ ﷺ) تمام امتوں یا تمام انسانوں یا تمام مخلوقات کے آقا ہیں۔ ان تمام معانی پر ''عَلیٰ سَیِّدِنَا'' کا مطلب یہی ہوگا کہ آپ ﷺ تمام مخلوقات کے سردار ہیں۔

درود شریف میں ''سَیِّدِنَا'' کے اضافہ کا حکم

علمائے امّت نے درود شریف میں کلمات تعظیم کا ذکر مستحب لکھا ہے۔ آنحضرت ﷺ کیلئے ''سَیِّد'' کا استعمال خود مرفوع روایات میں موجود ہے۔ اس لیے درود شریف میں

۱۔ ''مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات'' ص ۱۵۷

''سَیِّدِنَا'' کا استعمال مستحب ہے۔ یہی حکم احادیث و اثار میں منقول درود شریف کے الفاظِ مبارکہ میں ''سَیِّدِنَا'' کے اضافہ کرنے کا ہے۔ یعنی یہ اضافہ درجہ استحباب میں موجب اجر و ثواب ہوگا۔ علامہ قاضی محمد یوسف بن اسماعیل النّبہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واتفق الامامانِ الشمس الرملی والشهاب ابن حجر علی استحباب زیادہ السیادۃ فی الصلاۃ علی النّبیِّ ﷺ فی التشهدوغیرہ۔وقال الشیخ محمدالفاسی فی شرح دلائل الخیرات الصحیح جوازالاتیان بلفظ السیدوالمولی ونحوهما مما یقتضی التشریف والتوقیروالتعظیم فی الصلاۃعلی سیدنامحمد ﷺ وایثارذلك علی ترکه ویقال فی الصلاۃوغیرہ الاحیث تعبدبلفظ ماروی فیقتصرعلی ماتعبدبه أو فی الروایة فیؤتی بهاعلی وجههاقال البرزلی ولا خلاف انَّ کل مایقتضی التشریف والتوقیر والتعظیم فی حقه علیه الصلاۃوالسلام انَّه یقال بالفاظ مختلفةحتّٰی بلغها ابن العربی مائة فاکثر وقال صاحب مفتاح الفلاح: وایّاك أن تترك لفظ السیادۃففیه سرٌّ یظهرلمن لازم هذہ العبادہ۔[1]

امام شمس الرملی اور امام الشہاب ابن حجر رحمہما اللہ اس بات پر متفق ہیں کہ درود شریف میں حضور علیہ السلام کا اسمِ گرامی تشہد میں آئے یا کسی اور موقع پر اس سے پہلے لفظِ ''سَیِّدِنَا'' زائد کرنا مستحب ہے اور علامہ الفاسی رحمہ اللہ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں فرمایا: صحیح یہ ہے کہ درود شریف ہو یا ویسے حضور علیہ السلام کا اسم گرامی آجائے اس سے پہلے لفظ سَیِّدِنَا اور مَوْلَانَا کا اضافہ کرنا یا کوئی اور لفظ لانا جو آپ کی عزت

۱۔ ''سعادۃ الدّارین فی الصّلوٰۃِ علیٰ سیّد الکونین ﷺ'' ص ۳۹

وتوقیر وتعظیم پر دلالت کرے بالکل جائز ہے، بلکہ اس کو ترجیح ہے۔ ہاں! عبادات جیسے (تلاوت) اور روایات میں اسمِ پاک جس طرح ثابت ہے اسی طرح رہے گا (اور اس میں کمی بیشی نہ کی جائے گی) امام البرزلی رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی سے پہلے ہر ایسا لفظ لایا جاسکتا ہے جس میں بزرگی وتعظیم وتوقیر کا معنی پایا جائے۔ یہاں تک کہ ابن العربی رحمہ اللہ نے ایسے الفاظ کی تعداد سو سے زائد بتائی ہے اور مفتاح الفلاح کے مصنف رحمہ اللہ نے فرمایا: خبردار! کبھی سَیِّدِنَا کا لفظ ترک نہ کرنا، کیونکہ اس میں وہ اسرار موزیں ہیں جو صرف انہی لوگوں پر کھلتے ہیں جو ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہیں۔

Scanned with CamScanner

مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

''مُحَمَّد'' آنحضرت ﷺ کا ذاتی اسمِ مبارک ہے۔ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں اور آپ ﷺ کے بھی ایک ہزار نام ہیں۔ ابن فارس رحمہ اللہ کا قول ہے کہ آپ ﷺ کے دو ہزار نام ہیں۔ شیخ ابوعمران الزّناقی رحمہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کے دوسو ایک اسماء مبارکہ جمع فرمائے ہیں۔ ابوعبداللہ سید محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الحسینی رحمہ اللہ نے شیخ زناقی رحمہ اللہ کے جمع کردہ اسماء النبی ﷺ کو ''دلائل الخیرات'' میں لکھا ہے۔ عصر حاضر کے امامِ وقت حضرت علامہ شیخ محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور نے اپنے مشور عربی نعتیہ قصیدہ ''قصیدہ الحسنٰی فی أسماء النبیّ الْعُظْمٰی'' میں حضورِ انور ﷺ کے پانچ سو اکیس (۵۲۱) اسماء مبارکہ نظم فرمائے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارکہ میں دو اسم مبارک ''محمد'' اور ''احمد'' ذاتی اور باقی صفاتی ہیں۔

اسم مبارک محمد ﷺ دیگر سب اسماء مبارکہ سے مشہور ہے اس مبارک نام کے فضائل ومحامد اور شرف وفضل پر علمائے نے مستقل کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ علامہ شیخ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ اسلافِ امت کی تحقیقات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(۱) وأشهر اسمائه ﷺ محمد ﷺ وبه سماه ﷺ جده عبدالمطلب ولما سماه ﷺ به قيل له لم سميته محمد ﷺ اوليس اسما

Scanned with CamScanner

لاحدمن آبائه ﷺ فقال: إنّي لارجوأن يحمده ﷺ أهل السماء والارض وذكر أبوطالب الغابرأنه سماه ﷺ محمدًا ﷺ لرؤيا رآهافقال: أنه رأى كأن سلسلةمن فضةخرجت من ظهره ﷺ لهاطرف فى السماء وطرف فى الارش وطرف بالمشرق وطرف بالمغرب ثم عادت كأنهاشجرة على كل ورقة منهانورفاذاأهل المشرق والمغرب كأنهم يتعلقون بهافقصها فعبرت له بمولود ﷺ يكون من صلبه ﷺ يتعلق به أهل المشرق والمغرب ويحمده ﷺ أهل السماء والارض وقدسمعت آمنة أمه ﷺ أيضاقائلا يقول لها: إنّك حملت سَيِّدَهذه الامةِ فاذاوضعتيه ﷺ فسمّيه محمّدًا ﷺ وأمرت فى رؤياأخرى أن تسميه ﷺ أحمد ﷺ وقدسماه ﷺ به تعالىٰ بهذاالاسم الذى هو محمد ﷺ قبل أن يخلق آدم عليه السلام بل قبل أن يخلق الخلق بألفى الف عام ولم يسم أحدقبله ﷺ بهذا الاسم الابقرب زمنه ﷺ وتبشيرأهل الكتاب بقربه ﷺ سمّى قوم أولادهم به وعدتهم خمسه عشررجلا رجاء النبوةلهم والله أعلم حيث يَجْعَلُ رسالتهٗ وأما أحمد فلم يسم به أحدقبله حسبَ مافى حديث مسلم وأحمد والترمذى الحكيم فى نوادرالاصول۔ [1]

حضور انور ﷺ کا مشہور ترین اسم گرامی ''محمد ﷺ'' ہے، یہ نام آپ کے جد امجد حضرت عبدالمطلب نے رکھا، جب انہوں نے آپ ﷺ کا یہ نام رکھا تو ان سے پوچھا گیا کہ: آپ نے یہ نام کیوں رکھا ہے؟ حالانکہ آپ کے آباء

۱۔ ''مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات'' ص ۸۲

واجداد میں کسی کا یہ نام نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:
مجھے امید ہے کہ زمین و آسمان والے آپ کی تعریف کریں گے،
ابو طالب الغابر کا بیان ہے کہ: حضرت عبد المطلب نے یہ نام ایک
خواب کی بنا پر رکھا۔ انہوں نے دیکھا کہ: چاندی کی ایک زنجیر ان
کی پشت سے نکلی جس کا ایک کنارہ آسمان میں اور دوسرا زمین میں،
ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ہے، پھر وہ جیسے درخت بن گئی
جس کے ہر پتے سے نور نکل رہا ہو۔ پھر ایسے ہوا کہ جیسے مشرق و مغرب
کے تمام لوگ اس سے چمٹ رہے ہیں۔ انہوں نے اس کی تعبیر
دریافت کی، تو بتایا گیا کہ: ان کی پشت سے ایک بچہ پیدا ہوگا جس سے
مشرق و مغرب کے لوگ متعلق ہوں گے اور زمین و آسمان والے
اس کی تعریف کریں گے۔

صلی اللہ علی محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی
کسی کہنے والے کو کہتے سنا: کہ تمہارے شکم مبارک میں اس امت کے
سردار ہیں۔ جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنا۔ ایک اور خواب میں انہیں حکم
دیا گیا کہ: ان کا نام احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام بلکہ
تمام مخلوق کے پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے یہ نام کسی کا نہیں رکھا گیا۔ البتہ! جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا زمانہ قریب ہوا اور اہل کتاب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے قریب کی
خبر دی تو نبوت کی امید میں کچھ لوگوں نے اپنی اولاد کا یہ نام رکھا جن کی

Scanned with CamScanner

تعداد پندرہ ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کسے رسالت عطا فرمائے۔
امام مسلم، امام احمد اور نوادر الاصول میں حکیم ترمذی رحمہم اللہ کی روایت میں ہے کہ آپ سے پہلے کسی کا نام احمد نہیں رکھا گیا۔

اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معنی

(۲) وهواسم عَلَمٌ على ذاتهٖ ﷺ قال تعالىٰ: مُحَمَّدٌ رسولُ الله وهومنقول من الصفةاذاصله اسم مفعول من حمّدالمضعّف ثم نقل وجعل عَلَمًا عليه ﷺ وهومن صِيَغِ المبالغةمعنىً إذاالثلاثى تضعف عينه لقصد المبالغةفكان الاصل محمودًا من حمدمبنيا للمفعول ثم ضعّف فصار النّقل حمد بالتضعيف والمفعول محمد كذالك وذالك للمبالغةلتكرارِ الحمدِله المرة بعدالمرة۔ فالحمد فى اللّغة: هوالذى يحمد حمدا بعدحمدٍ۔ولايكون مفعّل مثل مضرّب وممدّح، الالمن تكرّر منه الفعل مرّةًبعدأخرى۔ فهو اسم مطابق لذاته۔ ومعناه ﷺ اذذاته محمودةٌعلى ألسنةالعوالم من كل الوجوه حقيقة وأوصافاوخلقا وخُلقًا وأعمالا وأحوالاوعلوماوأحكامًا وجميع عوالمه المتنزل لها۔ والظاهربهافهومحمودفى الارض وفى السماء۔ وهوأيضامحمودفى الدنيا والآخرة۔ففى الدنيا ما هدى إليه ونفع به من العلم والحكمة۔وفى الآخرة بالشفاعةِ فقد تكرر معنى الحمد كمايقتضى اللفظ۔ [1]

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ ذاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مُحَمَّدٌ

۱۔ ''مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات'' ص ۸۳، ۸۴

رَّسُوْلُ اللّٰہ"[1] یہ دراصل باب تفعیل کا اسم مفعول اور صیغہ صفت ہے، پھر اسے نقل کر کے نام بنا دیا گیا، یہ معنی کے لحاظ سے مبالغہ کا صیغہ ہے کیونکہ سہ حرفی (ثلاثی) کلمات میں مجرد کو مزید بنانے کا مقصد اس کے معنی میں مبالغہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معنی ہے "اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ" وہ ذات جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ یہ نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ کریمہ کے مطابق ہے۔ کیونکہ تمام جہانوں کی زبانوں پر، ہر طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت اوصاف، صورت وسیرت، اعمال، احوال، علوم اور احکام کی تعریف کی گئی ہے تمام جہان آپ کے آگے پست اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی بدولت ظہور پذیر ہیں۔ لہٰذا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین وآسمان اور دنیا و آخرت میں محمود ہیں۔ دنیا میں تو ہدایت عطا فرمانے اور علم وحکمت کی تقسیم کرنے کے لحاظ سے محمود ہیں اور آخرت میں شفاعت کے اعتبار سے، پس اسم کے تقاضے کے مطابق حمد کا معنی مکرر پایا گیا۔

اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لطیف اشارات

(۳)وقال الشیخ أبوعبد اللہ المکی ولھذاالاسم الکریم یعنی: "محمدً" اشاراتٌ لطیفةمن حیث صورتہٖ ومادته۔أی:من جهةحروفه المادیةومن جهةهیئته الصوریة۔أمّاالاول فلمااشتمل علیه فی اعتبارحروفه من میم الملکوت الاعلی وحاء الحیاةوالحفظ الذی به۔وفیه کتب القلم الاسنی۔ ومیم الملکوت الباطن فی میم الملك الظاهر۔ ودال الدوام والاتصال الماحیة،لوهمی الانقطاع والانفصال۔وأمّاالثانی فإنَّ صورةهذاالاسم علی صورة الانسان۔فالمیم الأولی

۱۔ الفتح:۲۹

رأسه،والحاء جناحاه، والميم الثانية بطنه،والدال رجلاه، والانسان صغير و كبير كما هو في مصطلح القوم۔[1]

شیخ ابوعبداللہ مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اس اسم کریم یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کے حروف یعنی حروفِ مادہ اور صورت یعنی ہیئت صوریہ کے اعتبار سے لطیف اشارات ہیں۔ پہلی بات یعنی حروف کے لحاظ سے تو یوں کہ اس اسم گرامی کی ''میم'' ملکوت اعلیٰ۔ ''حا'' حیات اور حفظ جس کی بدولت قلم نے لکھا، دوسری ''میم'' ملک ظاہر و باطن اور ''دال'' انقطاع و انفصال کے وہم کو ختم کرنے والے دوام و اتصال پر مشتمل ہے۔ اور دوسری بات یعنی صورت کے اعتبار سے اس طرح کہ یہ اسم شریف صورت انسانی پر واقع ہوا ہے۔ پہلا میم سر، حاء دو بازو، دوسرا میم پیٹ اور دال دونوں ٹانگوں کی جگہ ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں انسان ایک صغیر ہے اور ایک کبیر ہے۔

(ف) صوفیائے کرام بالخصوص صوفیائے نقشبند رحمہم اللہ ھیتِ ظاہری بصورت اسم مبارک ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کا مراقبہ بھی تعلیم فرماتے ہیں۔ اس مراقبہ کا عنوان ''مراقبہ دو اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہے۔ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ (م سنہ ۱۲۴۰ھ/ سنہ ۱۸۲۵ء) کے مکتوبات میں اس کی تفصیل موجود ہے۔

وعلیٰ اٰلِ سیّدنا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا مستحب ہے۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ذِكْرُ الْاٰلِ فِي التَّصْلِيَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سُنَّةٌ مَّأْثُوْرَةٌ وَقَدْ ثَبَتَ فِي

۱۔ ''مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات'' ص ۸۴، ۸۵

Scanned with CamScanner

كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ۔[1]

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف میں آل کا ذکر کرنا سنت ماثورہ ہے اور یہ بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔

''ذخیرۃ الخیر'' میں ہے:

لَيْسَ فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ ﷺ فَقَطْ كَفَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ مَعًا لِأَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْآلِ سُنَّةٌ مُّسْتَقِلَّةٌ وَوَرَدَ النَّصُّ النَّبوى يَطْلُبُهَا فِي صِحَاحِ الْأَحَادِيْثِ وَنَصَّ عَلَيْهَا الْأَئِمَّةُ وَاسْتَعْمَلَهَا ﷺ كَذَالِكَ فِيْ جَمِيْعِ مَّا وَرَدَ عَنْهُ مِنْ صِيَغٍ۔[2]

صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت وہ نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر بھی پڑھنے کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود شریف بھیجنا مستقل سنّت ہے اور صحیح حدیثوں میں اس پر فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ترغیب بھی ہے۔ ائمہ امت نے اس پر تصریح فرمائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درود شریف کی جو روایات آتی ہیں سب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر بھی درود شریف کی تعلیم ہے۔

حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ درود شریف میں آل کے تذکرہ کے ضروری ہونے پر فرماتے ہیں:

يَا اَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ حُبُّكُم ۔۔۔ فَرْضٌ مِّنَ اللهِ فِي الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهٗ

يَكْفِيْكُم مِنْ عَظِيْمِ الْقَدْرِ اَنَّكُم ۔۔۔ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ[3]

۱۔ ''النبراس'' شرح شرح العقائد النّسفی، ص ۹

۲۔ ''سعادۃ الدّارین فی الصلوٰۃ علی سیّد الکونین ﷺ'' ص ۵۵

۳۔ ایضاً

Scanned with CamScanner

اے رسول اللہ ﷺ کے گھر والو! تمہاری محبت قرآن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض (قرار دے دی) ہے۔ تمہاری عظمت شان کے (سمجھنے کے لیے) یہی کافی ہے جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

﴿ف﴾ نماز نہ ہونے کا مطلب نماز کے پورے فوائد کا حاصل نہ ہونا ہے، ورنہ سہواً (بھول کر) نماز میں درود شریف نہ پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور قصداً چھوڑ دینا مکروہ ہے۔[1]

آلؓ پر درود کے فائدے

علامہ شیخ محمد حقی افندی النّازلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْاَفْضَلُ أَنْ يَّقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا إِلٰى اٰخِرِهَا لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَعُمُّوْا فَتَأْثِيْرُهَا مع ذِكْرِ الْاٰلِ أَتَمُّ وَأَعَمُّ وَأَكْثَرُ وَ أَسْرَعُ۔[2]

اور افضل یہ ہے کہ درود تنجینا پڑھنے والا یوں پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا الخ

اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم جب بھی مجھ پر درود پڑھو پس اسے عام کر کے پڑھو (یعنی میری آل پر بھی پڑھو) درود شریف کی تاثیر آل کے ذکر سے بہت زیادہ مکمّل، زیادہ عام، زیادہ فوائد کی حامل اور قبولیّت میں تیز ہو جاتی ہے۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ درود شریف میں آل کے ذکر پر عجیب فائدہ بیان فرماتے ہیں:

۱۔ علمائے احناف کے نزدیک نماز میں درود شریف پڑھنا مستحب، ردّالمحتار ۵۱۸/۱ جبکہ شوافع کے نزدیک فرض ہے۔ الشرح الکبیر للرّافعی ۵۰۳/۳

۲۔ ''خزینۃ الأسرار'' بحوالہ أفضل الصلوٰۃ علیٰ سیّد السادات ﷺ، ص ۴۴

Scanned with CamScanner

أَنَّ بَعْضَ الْفُضَلَاءِ ذَكَرَ فِي نُكْتَةِ التَّصْلِيَةِ أَنَّ الصَّلٰوةَ عَلَى الْآلِ وَالْأَصْحَابِ وَسِيْلَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَسِيْلَةٌ إِلَى اللهِ تَعَالٰى۔ [1]

بعض فضلاء نے ایک عجیب نکتہ ذکر کیا ہے کہ درود شریف میں آل اور اصحاب کا ذکر نبی ﷺ کی جناب میں وسیلہ ہے اور نبی ﷺ پر درود شریف اللہ تعالیٰ کی جناب میں وسیلہ ہے۔

"آل" کا مصداق

آل سے مراد کون حضرات ہیں، اس پر علماء کے کئی اقوال ہیں۔

علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَحَكٰى أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ عَنِ ابْنِ عُرْفَةَ أَنَّ آلَهٗ مَنْ آلَ إِلَيْهِ بِدِيْنٍ أَوْ مَذْهَبٍ أَوْ نَسَبٍ وَهُوَ عَيْنُ الْقَوْلِ الَّذِيْ قَبْلَهٗ أَوْ قَرِيْبٌ مِّنْهُ وَعَلٰى هٰذِهِ الْأَقْوَالِ يَكُوْنُ لَفْظُ الْآلِ مُنْطَبِقًا عَلَى الْأَصْحَابِ لِعُمُوْمِهٖ حِيْنَئِذٍ۔ [2]

ابو عبد اللہ نے ابن عرفہ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کی آل سے مراد وہ ہے جس کے دین، مذہب یا نسب کا آپ ﷺ سے تعلق ہے۔ یہ بعینہٖ پہلا قول ہے یا اس کے قریب ہے ان اقوال کے مطابق لفظِ آل اپنے عموم کی وجہ سے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بھی شامل ہے۔

علامہ احمد بن محمد الخلوتی الصاوی رحمہ اللہ (۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵ء) لکھتے ہیں:

وَأَفْضَلُهَا مَا ذَكَرَهٗ فِيْهِ لَفْظُ الْآلِ وَالصَّحْبِ، فَمَنْ تَمَسَّكَ بِأَيِّ

۱۔ "النبراس" شرح شرح العقائد للنسفی، ص ۱۱

۲۔ "مطالع المسرات"، ص ۱۱

صِيْغَةٍ فَمَا، حَصَلَ لَهُ الْخَيْرُ الْعَظِيْمُ۔[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل رضی اللہ عنہم اور اصحاب رضی اللہ عنہم دونوں کا ذکر ہو۔ پس اگر کسی نے (ان میں سے) کسی بھی کلمہ سے درود پڑھا اُسے خیر عظیم حاصل ہوگی۔

مشہور مفسّر قرآن علامہ سیّد محمد آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ذَكَرَ بَعْضُهُمْ أَنَّهُ يَنْبَغِيْ طَلَبُ الصَّلَاةِ لِلْآلِ أَيْضاً لِأَنَّهَا مُسْتَحَبَّةٌ عَلَيْهِمْ بِالنَّصِّ وَالصَّحْبِ لِأَنَّهُمْ مُلْحَقُوْنَ بِهِمْ۔[2]

بعض علماء نے کہا ہے کہ آل رضی اللہ عنہم پر بھی درود بھیجا جائے اس لیے کہ یہ مستحب ہے اور استحباب پر نص موجود ہے اور اسی طرح اصحاب رضی اللہ عنہم پر بھی درود بھیجا جائے کہ اصحاب رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔

حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ (م ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء) گولڑا شریف درود شریف میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اہل السنت والجماعت کے تفصیلی نقطۂ نظر کا اجمال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ۔ قال رسول الله صل الله عليه وسلم: لكل نبيٍّ اٌلٌ وّعدة وّ اٰلِيْ وعدتي المومن۔

ہر ایک نبی کے لیے اتباع و جماعت ہیں اور میرے تابعین اور جماعت وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھ کو صدقِ دل سے سچا نبی مانا ہے۔

اس حدیث سے جس کو حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ نے ''فتوحات مکیّہ'' کی دوسری جلد میں بجواب سوال حکیم ترمذی رحمہ اللہ ذکر کیا ہے، صاف ظاہر ہے کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد سب مومن ہیں، اقارب و ازواج و اولاد

۱۔ ''حاشیۃ الصاوی علی الجلالین''، ص ۵ / ۱۶۵۵ فی تفسیر سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۲۔ ''شرح الطراز المذہب فی شرح قصیدۃ مدح الباز الاشہب'' بحوالہ: سعادۃ الدّارین فی الصلوٰۃ علیٰ سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۵۵

Scanned with CamScanner

وغیرہم۔ اور لغت والوں جیسا کہ ''قاموس'' وغیرہ نے بھی معنیٰ اقارب و اتباع لیا ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ کسی مقام میں اہلِ بیت و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد وہ اقارب ہیں جن پر صدقہ لینا حرام ہے، چنانچہ آل علی و آل جعفر و آل عقیل و آل عباس علیہم الرضوان۔

اور کسی جگہ پر نظر بقرینہ مقام اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور کسی جگہ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا و حسن و حسین و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم خلاصہ آنکہ لفظِ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مندرجہ درود شریف اور آل ابراہیم علیہ السّلام اور آل فرعون سے مراد اتباع اور پیرو لوگ ہیں۔ ماسوائے درود شریف جیسا جیسا مقام ہوگا، بقرینہ مقام خاص خاص معانی مراد ہوں گے۔[1]

''درود تنجینا'' میں بھی اس حقیقت کے اتباع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیجا گیا ہے۔ آل میں چونکہ اصحاب بھی شامل ہیں اس لیے کبھی آل کے ساتھ اصحاب کا الگ ذکر نہیں ہوتا اور کبھی اصحابؓ پر درود کی تصریح کے لیے الگ ذکر بھی کر دیا جاتا ہے۔

''صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا''

درود تنجینا میں ''صلوۃً'' مفعول مطلق ہے اس لیے معنیٰ یہ ہوں گے کہ ایسا درود جس کی برکت سے تو ہمیں نجات دے۔

''تنجینا'' میں نون متحرک اور جیم مشدّد ''تُنَجِّیْنَا'' بھی ہے اور نون ساکن اور جیم مخفف ''تُنْجِیْنَا'' بھی ہے۔ ''تُنَجِّیْنَا'' نون مشدّد کی صورت میں معنیٰ ہوں گے:

اے اللہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج، ایسا درود جس کی برکت سے تو ہمیں رہائی دلا۔ اور ''تُنْجِیْنَا'' نون ساکن کی صورت میں معنیٰ ہوں گے: اے اللہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کی برکت سے تو ہمیں نجات دے۔ اور بطور قدر مشترک دونوں صورتوں میں نجات ہی کا معنیٰ بھی درست ہوتا ہے۔

۱۔ فتاویٰ مہریہ، ص ۱۸، مطبوعہ: گولڑا شریف، اسلام آباد، بار سوم ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء

Scanned with CamScanner

''درود تنجینا'' میں تمام دعائیہ کلمات کے ساتھ ''بھا'' باجار اور ضمیر واحدہ مؤنثہ غائبہ آتی ہے جو کہ ظرفِ لغو ہو کر حسبِ موقعہ تنجینا اور دوسرے افعال ترفعنا، تقضینا، تُطَهِّرُنَا، تُبَلِّغُنَا فعل سے متعلق ہے۔ ''درود تنجینا'' میں تمام دعائیہ کلمات کے ساتھ جار مجرور کا یہ مرکب اپنے متعلق فعل سمیت سببیت کا معنیٰ پیدا کرتا ہے۔

علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''بِهَا'' أَيْ: بِسَبَبِهَا وَكَذَا يُقَدَّرُ فِي الْأَرْبَعِ بَعْدَهَا۔ [1]

''بِهَا'' کا مطلب اس درود شریف کے سبب سے (دعاء کرنا) ہے بعد کی چار (دعاؤں) میں بھی ''بِهَا'' کا یہی مطلب ہوگا۔ یہاں معنیٰ اس طرح ہوں گے کہ:

اے اللہ درود شریف کی برکت سے میری اس ضرورت کو پورا فرما۔ گویا دعائیہ کلمات کی عند اللہ قبولیت کے لیے درود شریف کو وسیلہ بنایا گیا۔ توسّل قرآن وسنّت اور تعاملِ امت سے ثابت ایک مجرّب عمل ہے۔ توسّل کی تفصیل ان شاء اللہ ''تَوَسُّل'' ہی کے عنوان سے آگے آرہی ہے۔

''مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ''

''اَهْوَالُ'' هَوْلٌ کی جمع ہے۔ علامہ ابو الحسن احمد بن فارس رحمہ اللہ (م ۳۹۵ھ/ ۹۶۹ء) لکھتے ہیں:

الهول وهي المخافة۔ [2]

ھول کا معنیٰ خوف کھانا ہے۔

علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اَلْأَهْوَالُ'' جَمْعُ هَوْلٍ وَهُوَ مَا يَخَافُهُ الْإِنْسَانُ وَيَفْزَعُهُ وَيَعْظُمُ عَلَيْهِ وَيَشْمِلُ الْأَهْوَالَ الْأَرْضِيَّةِ كَالشُّرُورِ وَالْفَلَاءِ وَالسَّمَاوِيَّةِ

۱۔ ''مطالع المسرّات بجلا دلائل الخیرات'' ص ۲۶۸

۲۔ ''معجم مقاییس اللغہ''، طبع، بیروت

Scanned with CamScanner

كَالصَّوَاعِقِ وَالزَّلَازِلِ وَمَا كَانَ بِسَبَبٍ مِّنَ الْخَلْقِ كَالشَّرِّ أَوْ بِغَيْرِ سَبَبٍ كَارْتِجَاجِ الْبَحْرِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ وَالْأُخْرَوِيَّةِ (اَلْآفَاتِ) جَمْعُ آفَةٍ وَهِيَ الْعَاهَةُ وَمَا يُصِيبُ الْإِنْسَانَ مِمَّا يَنْقُصُ بِهِ دِيْنَهُ أَوْ بَدَنَهُ أَوْ دُنْيَاهُ۔[1]

"هَوْلٌ" وہ ہے جس سے انسان ڈرے، گھبرائے اور وہ اس پر گراں ہو یہاں ھول ارضی مصائب جیسے شرور، مہنگائی (یعنی مالی مشکلات) اور آسمانی مصائب جیسے بجلیوں کا کڑکنا، اور زلزلوں وغیرہ کو بھی شامل ہے اور وہ مصائب جو مخلوق کی وجہ سے ہوں جیسے شر، فساد اور اُن مصائب کو بھی شامل ہے۔ جو بغیر کسی (ظاہری) سبب کے ہوں۔ جیسے: سمندر کی طغیانی (مختصر یہ کہ یہاں اھوال سے مراد تمام مصائب میں) دنیاوی ہوں یا اُخروی۔

اور آفات آفۃ کی جمع ہے اور یہ عام ہے انسان کو جو بھی مصیبت پہنچے جس سے اُس کے دین کو نقصان ہو، جسم کو یا دنیا کو۔

"أَهْوَالٌ" یعنی مصائب و آلام میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود شریف کو بطور برکت کے جناب باری تعالیٰ میں دعاء کے طور پر پڑھنا اکابرین امت کا معمول رہا ہے اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ سے بھی پہلے گزرے ہوئے مشہور بزرگ حضرت شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بوصیری رحمہ اللہ (م ۶۹۵ھ/ ۱۲۹۶ء) اپنے مشہور قصیدہ "بردہ" میں فرماتے ہیں:

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے وہ پاک حبیب ہیں کہ (دنیا و آخرت) کے ایسے تمام خطرات اور مصائب میں آپ سے امیدِ شفاعت کی جاتی ہے کہ جن میں انسان کو زبردستی جھونک دیا جاتا ہے۔

۱۔ "مطالع المسرات بجلا دلائل الخیرات" ص ۲۶۸

Scanned with CamScanner

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' میں ان کلماتِ مبارکہ کا یہ معنیٰ ہوگا:

(اے اللہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج ایسا درود کہ جس کی برکت سے تو ہمیں تمام گھبراہٹوں اور تمام آفتوں سے نجات دے دے۔)

''وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ''

یہاں واؤ عاطفہ اور ''الحاجات'' میں الف، لام عوض مضاف الیہ ہے۔ اس صورت میں حاجات سے مراد حاجات دنیویہ واُخرویہ مراد ہوں گی۔ ''صلوٰۃ تنجینا'' میں ان کلماتِ مبارکہ کا معنیٰ یہ ہوگا:

اے اللہ تو اس درود شریف کی برکت سے ہماری دینی، دنیوی اور اُخروی تمام ضرورتیں پوری فرمادے۔

وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ

''تُطَهِّرُ''، مادہ ''طَهَرَ'' سے باب تَفَعُّل واحد مذکر حاضر فعل مضارع ہے۔ علامہ ابوالحسن احمد بن فارس رحمہ اللہ (م ۳۹۵ھ/ ۱۰۰۴ء) لکھتے ہیں:

''وَالتَّطَهُّرُ: التَّنَزُّهُ عن الذمِّ وكُلِّ قَبِيحٍ۔''[1]

تَطَهُّر کا معنیٰ عیوب اور تمام برائیوں کو دور کرنا ہے۔

''سَیِّاٰتِ''، سَیِّئَةٌ کی جمع ہے سَیِّئَہ گناہ اور برائی کے معنیٰ میں آتا ہے۔ ''صلوٰۃ تنجینا'' میں درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے تمام عیوب، گناہوں اور برائیوں سے پاک کرنے کی دعاء کی گئی ہے۔ علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ ''صلوٰۃ تنجینا'' کے ان کلماتِ مبارکہ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ الْكَبَائِرِ وَالصَّغَائِرِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ وَمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَلْقِكَ أَیْ: تَغْفِرُهَا

۱۔ ''مُعجم مقاییس اللّغۃ''، طبع بروت

لَنَا وَتَتَحَمَّلَهَا عَنَّا وَتَمْحُوْا آثَارَهَا مِنْ قُلُوْبِنَا وَأَبْدَانِنَا [1]

اے اللہ اس درود شریف کی برکت سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک فرما خواہ (یہ گناہ) چھوٹے ہوں یا بڑے، ظاہری ہوں یا باطنی، ہمارے اور آپ کے درمیان ہوں، یا ہمارے اور تیری مخلوق کے درمیان ہوں۔ تو انہیں معاف فرمادے، اور (ان گناہوں کا بوجھ) ہم سے اٹھالے اور ان کے نشانوں کو ہمارے دِلوں سے دور فرمادے اور ہمارے جسموں سے مٹادے۔

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے ان کلماتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ سے درود شریف کی برکت سے خود باری تعالیٰ سے بلندی درجات کی دعاء مانگی گئی ہے۔

علامہ محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ "صلوٰۃ تنجینا" کے ان کلماتِ مبارکہ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

وَالْمُرَادُ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ الَّتِيْ تَصْلَحُ لَنَا وَتَصِحُّ فِيْ حَقِّنَا۔ [2]

یہاں بلند درجات سے مراد یہ ہے کہ ہمیں ان بلند درجات پر فائز فرما جو ہمارے لیے مناسب ہیں اور ہمارے حق میں صحیح ہیں۔

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" میں ان کلماتِ مبارکہ کا معنیٰ یہ ہوگا:

(اے اللہ تو اس درود شریف کی برکت سے اپنی جناب میں ہمیں بلند درجات نصیب فرما۔)

"وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ"

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے ان کلماتِ مبارکہ میں درود شریف کی برکت سے رب تعالیٰ سے اس کی رضا کے امور کی انتہائی بلندیوں کا سوال کیا گیا ہے۔

۱۔ "مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات" ص ۲۶۸

۲۔ ایضاً

Scanned with CamScanner

''أَقْصٰی'' اسمِ تفضیل ہے۔اس کا معنیٰ ''أَبْعَدُ'' یعنی دور بھی ہے اور انتہائی کنارہ بھی ہے۔

''اَلْغَایَاتِ'' غَایَۃٌ کی جمع ہے غایہ کا معنیٰ بھی انتہاء ہے۔

''خَیْرَاتِ'' سے مراد تمام (حِسّی) اور معنوی خوبیاں ہیں۔

''صلوٰۃ تنجینا'' کے یہ کلماتِ مبارکہ دعاء میں مبالغہ، اعتماد اور توکل پر دلالت کرتے ہیں جو کہ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں دعاء کی قبولیّت کا ثبوت ہے۔

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے ان کلماتِ مبارکہ کا ترجمہ یوں ہوگا:

(اے اللہ اس درود شریف کی برکت سے تو ہمیں تمام بھلائیوں کی انتہاء تک پہنچادے۔)

فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' میں رب تعالیٰ سے جو دعائیں مانگی گئی ہیں، آخر میں بطور تشریح ان کلماتِ مبارکہ کے ذریعہ یہ استدعاء ہے کہ یہ تمام برکات وحسنات ہمیشہ نصیب ہوتیں رہیں۔

دنیا کی زندگی ہو یا دنیا کے بعد برزخی آخرت کی زندگی، ہر موڑ پر ہر آن درود شریف کی برکت سے رب تعالیٰ یہ خیرات وحسنات عطا فرماتا رہے۔

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے ان کلماتِ مبارک میں ''اَلْحَیٰوۃِ'' میں الف، لام عوض مضاف الیہ ہے اس لیے حیاۃ سے مراد حیاۃ الدنیا ہوگا۔اور بعد الممات میں عُمُومِیّت ہے موت کے بعد انسان کو دو جہانوں کی زندگی ملتی ہے ایک عالم برزخ کی اسے قبر کی زندگی بھی کہا جاتا ہے اور ایک قبر کے بعد والی ہمیشہ کی زندگی اسے عالمِ آخرت کہا جاتا ہے۔

زندگی کے یہ ادوار جسم کے اعتبار سے ہیں ایک جہان کا وقت ختم ہونے کو موت کہتے ہیں اس کے بعد دوسرے جہان کو عالم برزخ (برزخ کا جہان) اور عالم آخرت (آخرت کا جہان) کہا جاتا ہے۔روح کے اعتبار سے انسان کو کبھی موت نہیں آتی۔اللہ تعالیٰ نے سب کی ارواح ایک مرتبہ پیدا فرمایا جو ہمیشہ رہیں گی۔

Scanned with CamScanner

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے ان کلماتِ مبارکہ کے ذریعہ دورود شریف کے وسیلہ سے رب تعالیٰ سے طلب کی گئی دعاؤں میں تعلیم ہے کہ عالم دنیا ہو یا عالم برزخ وآخرت ہر جگہ، ہر آن اللہ تعالیٰ ان خیرات وحسنات سے نوازتا رہے۔ آمین

شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو آنحضرت ﷺ نے درود شریف کے جو کلماتِ مبارکہ خواب میں تعلیم فرمائے وہ ''وَبَعْدَ الْمَمَاتِ'' تک ختم ہو جاتے ہیں۔

''اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ''

یہ کلماتِ مبارکہ بعد کے اکابر مشائخ رحمھم اللہ کا اضافہ ہیں۔ یہ اضافہ بھی ان برگزیدہ حضرات کے کشف پر مبنی ہے اور ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے ورد میں عند اللہ محبوب ومقبول ہے۔

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے آخر میں ان کلمات کے ساتھ بندہ اپنی دعاء کو ان جذبات واحساسات کے ساتھ ختم کرتا ہے کہ: اے باری تعالیٰ! میں نے درود شریف کی برکت کو وسیلہ بنا کر تیری بارگاہ سے جو مانگا وہ یقیناً بڑی باتیں ہیں مگر تیری رحمتِ بے کراں، قدرتِ بے انتہا اور جود وکرم لَا مُنْتَهٰی کے سامنے ان کی قبولیت کی امید لے کر آیا ہوں۔

درود شریف کے ورد میں حضور انور ﷺ کی محبت کا استحضار

درود شریف دعا ہی کی ایک صورت ہے۔ اس لیے جس طرح دعاء کی دوسری صورتوں میں حضور قلب کا ہونا ضروری ہے، جبکہ غفلت بے توجہی اور بے ادبی کا نقصان ہے اسی طرح درود شریف میں غفلت اور قلبی توجہ کا نہ ہونا بھی بے ادبی ہے درود شریف کے کلماتِ مبارکہ کو محض تکرار اور شمار سے نہ پڑھا جائے بلکہ ایک ایک لفظ کو توجہ اور محبت سے ادا کیا جائے۔ درود شریف کے ورد میں توجہ اور حضورِ قلب حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی محبت اور آپ کے احسانات کو مدِ نظر رکھنا ہے۔

Scanned with CamScanner

”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“

کے فوائد

Scanned with CamScanner

ادھر ہجوم تمنّا، ادھر نصیبوں سے
کرے ہے بخت زبوں، ہر امّید سے انکار

رجا و خوف کی موجوں میں ہے، امّید کی ناؤ
جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہووے بیڑا پار

عجب نہیں تری خاطر سے، تری امت کے
گناہ ہویں قیامت کو، طاعتوں میں شمار

یہ ہے اجابتِ حق کو، تیری دعا کا لحاظ
قضاء مبرم و مشروط، کی سنیں نہ پکار

حُجَّۃُ الْاِسْلَام قَاسِمُ الْعُلُوْم وَالْخَیْرَات حضرت مولانا
محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ
بانی دار العلوم دیوبند

Scanned with CamScanner

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' اکابر مشائخ کے ہاں مجرّب وظیفہ ہے۔ حصولِ برکات اور مصائب ومہمات میں اسے ہمیشہ پڑھا جاتا ہے۔ مصائب ومشکلات میں ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کو پڑھنے کی تلقین خود آنحضرت ﷺ سے ہے۔ اکابر مشائخ نے اپنے تجربات کی بنا پر ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے کئی فوائد بھی بیان فرمائے ہیں۔ فوائد کا بیان بھی شوق وطلب کو جِلا بخشتا ہے۔ اس لیے اکابر مشائخ کے بیان کردہ چند فوائد پیشِ خدمت ہیں۔

آفات وبلیات سے نجات

حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو بادبانی جہاز کے اچانک طوفان سے نجات کے لیے ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کی تلقین آنحضرت ﷺ نے فرمائی کہ ''صلوٰۃ تنجینا'' ایک ہزار بار پڑھا جائے ابھی جہاز والوں نے تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ''درود تنجینا'' کی برکت سے انہیں طوفان سے نجات دے دی۔

علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ اَبُوْعَبْدِاللهِ: وَأَخْبَرَنِيَ الشَّيْخُ الصَّالِحُ الْفَقِيْهُ حَسَنُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ سَيِّدِالْكُلِّ الْمُهَلَّبِي الْاَسْوَانِيِّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَقَالَ: مَنْ قَالَهَا فِيْ كُلِّ مُهِمٍّ وَنَازِلَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ وَاَدْرَكَ مَرَامَهٗ۔[1]

حضرت ابوعبداللہ فرماتے ہیں انہیں شیخ صالح، فقیہ حسن بن علی ابن سیدالکل المہلبی الاسوانی رحمہ اللہ نے بتایا کہ: جس نے بھی کسی اہم معاملہ

۱۔ ''الصّلات والبشر فی الصلوٰۃ علی خیر البشر'' ص ۱۷۱

Scanned with CamScanner

اور مصیبت میں "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کو ایک ہزار بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس سے اس تکلیف کو دور فرما دیں گے اور یہ شخص اپنی مراد پالے گا۔

﴿ف﴾ علامہ محمد مہدی الفاسی اور علامہ قاضی محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ نے شیخ حسن بن علی الاسوانی رحمہ اللہ کے مذکورہ قول میں "وَاَدْرَكَ مَرَامَهٗ" کے بجائے "وَاَدْرَكَ مَأْمُوْلَهٗ" لکھا ہے۔[1]

طاعون سے حفاظت، بحری سفر میں امن اور غنیٰ

علامہ قاضی محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ علامہ سید محمد آفندی عابدین رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْأَشْيَاخِ مَنْ قَالَهَا فِيْ مُهِمٍّ أَوْنَازِلَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ فَرَّجَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَدْرَكَ مَأْمُولَهٗ، وَمَنْ أَكْثَرَ مِنْهَا زَمَنَ الطَّاعُوْنِ أَمِنَ مِنْهُ، وَمَنْ أَكْثَرَ مِنْهَا عِنْدَ رُكُوْبِ الْبَحْرِ أَمِنَ مِنَ الْغَرَقِ، وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةٍ يَنَالُ مَا يُرِيْدُ فِي الْجَلْبِ وَالْغِنٰى إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى وَهِيَ مُجَرَّبَةٌ صَحِيْحَةٌ فِيْ جَمِيْعِ ذَالِكَ وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔[2]

بعض شیوخ نے فرمایا ہے کہ: جو شخص مشکلات اور مصائب میں "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" ایک ہزار بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اس کی تکلیف کو دور فرما دیتے ہیں اور یہ شخص اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔ اور جو طاعون کی وبا کے زمانے میں "صلوٰۃ تنجینا" کی کثرت کرتا ہے وہ طاعون سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو بحری سفر میں "صلوٰۃ تنجینا" کی کثرت کرتا ہے وہ غرق ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو پانچ سو بار "صلوٰۃ تنجینا" پڑھتا ہے تو اپنی طلب اور غنیٰ

۱۔ "مطالع المسرّات"، ص ۲۶۸۔ "افضل الصلوٰۃ علی سیّد السادات"، ص ۴۴

۲۔ افضل الصلوٰۃ علی سیّد السادات، ص ۴۴

Scanned with CamScanner

کے لیے جو چاہتا ہے پالیتا ہے انشاء اللہ۔ ان تمام فوائد میں ''صلوٰۃ تنجینا'' آزمودہ اور صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' دنیا و آخرت کے فوائد کا جامع

حضرت علامہ قاضی محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَذَكَرَ نَحْوَ ذَالِكَ الشَّيْخُ الصَّاوِيُ فِيْ شَرْحِ وَرْدِ الدُّرْدِيْرِ نَقْلاً عَنِ السَّمْهُوْدِيِّ وَالْمَلَوِيِّ وَقَالَ الشَّيْخُ الْعَارِفُ مُحَمَّد حَقِّيْ أَفَنْدِيِّ النَّازِلِيِّ فِيْ كِتَابِهٖ ''خَزِيْنَةُ الْأَسْرَارِ'' اِعْلَمْ أَنَّ الصَّلٰوةُ مُتَنَوِّعَةٌ اِلَى أَرْبَعَةِ آلَافِ الصلاة فِيْ رِوَايَةٍ اِلٰى اِثْنٰى عَشَرَ أَلْفًا كُلٌّ مِّنْهَا مُخْتَارُ جَمَاعَةٍ مِّنْ أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ بِحَسْبِ مَاوَجَدُوْهُ رَابِطَةَ الْمُنَاسِبَةِ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَفَهِمُوْا فِيْهِ الْخَوَاصَ وَالْمَنَافِعَ وَوَجَدُوْا فِيْهِ أَسْرَاراً بَعْضُهَا مُشْهُوْرٌ بِالتَّجْرِبَةِ وَالْمُشَاهِدَةِ فِيْ تَفْرِيْجِ الْكُرُوْبِ وَتَحْصِيْلِ الْمَرْغُوْبِ كَالصَّلٰوةِ الْمُنْجِيَّةِ وَهِيَ هٰذِهٖ وَذَكَرَ صِيْغَتَهَا ثُمَّ قَالَ وَالْأَفْضَلُ أَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا اِلٰى آخِرِهَا لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَعُمُّوْا فَتَاثِيْرُ هَامَعَ ذِكْرِ الْآلِ أَتَمُّ وَأَعَمُّ وَأَكْثَرُ وَأَسْرَعُ كَذَا أَوْصَانِيْ وَأَجَازَنِيْ بَعْضُ الْمَشَايِخِ وَأَيْضًا ذَكَرَهَا الشَّيْخُ الْأَكْبَرُ بِذِكْرِ الْآلِ وَقَالَ أَنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْعَرْشِ فَاِنَّ مَنْ دَعَا بِهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ لِأَيِّ حَاجَةٍ كَانَتْ مِنَ الْحَاجَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْأُخْرَوِيَّةِ قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى حَاجَتَهٗ فَاِنَّهٗ أَسْرَعُ لِلْاِجَابَةِ مِنَ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَأَكْسِيْرٌ عَظِيْمٌ وَتِرْيَاقٌ جَسِيْمٌ فَلَابُدَّ مِنْ اِخْفَائِهٖ وَسَتْرِهٖ عَنْ غَيْرِ أَهْلِهٖ كَذَا فِيْ ''سِرِّ الْأَسْرَارِ'' وَكَذَا ذَكَرَ

Scanned with CamScanner

الشَّیْخُ الْبُوْنِیُّ وَالْاِمَامُ الْجَزُوْلِیُّ خَوَاصَ الصَّلَاۃِ الْمُنْجِیَۃِ وَبَیَّنُوْا اَسْرَارَھَا فَتَرَکْتُھَا کَیْ لَا تَقَعُ فِیْ اَیْدِی الْجَاھِلِیْنَ وَتَکْفِیْکَ ھٰذِہِ الْاِشَارَۃِ اِھ۔[1]

شیخ صاوی رحمہ اللہ نے "شرح ورد الدردیر" میں "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے فوائد میں علامہ سمھودی رحمہ اللہ اور علامہ ملوی رحمہ اللہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ الشیخ العارف محمد حقی آفندی النازلی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "خزینۃ الأسرار" میں لکھا ہے کہ:

جان لے کہ درود شریف کی چار ہزار قسمیں ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بارہ ہزار قسمیں ہیں اور یہ تمام قسمیں شرق وغرب کے اولیاء اللہ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے درمیان موجود مناسب رابطے کے لحاظ سے پسندیدہ ہیں۔ ان اولیاء اللہ نے درود شریف میں خواص اور منافع کو سمجھا اور اس کے اسرار کو پایا ہے۔ تکالیف میں سہولت اور اپنی خواہشات کے پورا ہونے میں درود شریف کے بعض اسرار اور فوائد اولیاء اللہ سے تجربہ اور مشاہدہ میں ہیں۔ جیسے: "صلوۃ مُنَجِّیَہ" (صلاۃ تنجینا) بھی ہے اور "صلوۃ مُنَجِّیَہ" کو مذکورہ کلمات کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ پھر شیخ محمد حقی آفندی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ افضل یہ ہے کہ صلاۃ تنجینا پڑھے الخ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اسے عام کر کے پڑھو پس آل کے ذکر کے ساتھ درود شریف کی تاثیر پوری، عام، اکثر اور جلدی ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض مشائخ نے مجھے وصیت کی ہے اور اجازت دی ہے اور اسی طرح حضرت شیخ اکبر محی الدین

۱۔ "افضل الصلوٰۃ علیٰ سیّد السادات"، ص ۴۴

Scanned with CamScanner

ابن عربی رحمہ اللہ نے اُل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔اور فرمایا ہے: ''صلوٰۃ تنجینا'' عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔جس نے آدھی رات کے وقت دنیا، آخرت کی جس ضرورت کے لیے ''صلوٰۃ تنجینا'' پڑھ کر دعاء مانگی اللہ تعالیٰ اس کی یہ ضرورت پوری فرمادیتے ہیں پس بے شک ''صلوٰۃ تنجینا'' دعاء کی قبولیّت کے لیے اچانک اچک لے جانے والی بجلی سے زیادہ تیز ہے یہ ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' اکثیر عظیم اور تریاقِ جسیم ہے۔اس لیے ''صلوٰۃ تنجینا'' کے (روحانی اسرار کو) نااھل سے چھپانا اور پردہ میں رکھنا ضروری ہے جیسا کہ ''سرّ الاسرار'' میں لکھا ہے اسی طرح شیخ بُونی رحمہ اللہ اور امام جزولی رحمہ اللہ نے صلوۃ مُنَجِّیَہ (صلاۃ تنجینا) کے خواص اور اسرار کو بیان فرمایا ہے میں نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔

تاکہ یہ کہیں جاہلوں کے ہاتھ نہ پہنچ جائیں یہاں قدر اشارہ ہی کافی ہے۔

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے لکھ کر رکھنے کے برکات

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے ورد کے فوائد و برکات کو اکابر مشائخ نے بیان فرمایا ہے اسی طرح اس کے لکھ کر رکھنے اور مکان میں چسپاں کرنے میں بھی فوائد اور برکات ہیں۔حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے ایک مسترشد مولانا محمد انعام اللہ رحمہ اللہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ، ہیضہ وطاعون وغیرہ سے حفاظت کیلئے مفید اور مجرّب ہے۔اور قلب کو عجیب وغریب اطمینان بخشتا ہے۔[1]

(ف) حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز شیخ طریقت حضرت

۱۔ حاشیہ ''زاد السعید'' فصل نمبر ۵، حکایت نمبر ۴

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء) نے بھی ان فوائد کو نقل فرمایا ہے۔[1]

اوراد و وظائف میں رجعت سے حفاظت

اوراد و وظائف اور عملیات میں کبھی عامل کی کسی غلطی وغیرہ کی وجہ سے نقصان کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ اگر وظیفہ شروع کرنے سے پہلے سورۃ النباء پارہ نمبر ۳۰ اور "صلوٰۃ تنجینا" سو مرتبہ اوّل آخر پڑھ لیا جائے تو اِنشاء اللہ عمل کی رجعت سے حفاظت رہتی ہے۔ سورۃ النباء صرف ابتداء میں ہوگی جبکہ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" اوّل آخر ہوگا۔

۱۔ "اسوہ رسول اِکرم صلی اللہ علیہ وسلم" باب نمبر ۲ عنوان صلاۃ وسلام ص ۲۹۸ مطبوعہ: تاج کمپنی، پاکستان

Scanned with CamScanner

طریقہ وردُ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا"

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" خود حضور انور ﷺ کا تعلیم فرمودہ درود شریف ہے۔ یہ درود شریف ہمیشہ سے مشائخ امت اور خواص وعوام کے عمومی اور خصوصی معمولات کا حصہ رہا ہے۔ اس لیے مشائخ نے اپنے تجربات پر مختلف فوائد، برکات وثمرات کے حصول کے لیے اس درود شریف کے ورد کی درج ذیل صورتیں تجویز فرمائی ہیں۔

(۱) حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو خود حضور انور ﷺ نے "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" ایک ہزار بار اجتماعی طور پر پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اس لیے مشائخ نے تجویز فرمایا ہے کہ اگر "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" اجتماعی صورت میں پڑھنا ہے تو ہزار بار پڑھا جائے۔

(۲) علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ نے علامہ احمد العطار رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حصول فوائد اور غنیٰ کے لیے پانچ سو بار پڑھا جائے۔ [۱]

(۳) سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کو مدینہ منورہ میں حضرت مولانا شاہ گل محمد خان رحمہ اللہ نے "صلوٰۃ تنجینا" کو تین طرح پڑھنے کا فرمایا: ایک ہزار مرتبہ روزانہ، اگر نہ ہو سکے تو تین سو ساٹھ مرتبہ روزانہ، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اکیالیس مرتبہ روزانہ پڑھا جائے۔ [۲]

(۴) حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ مشکلات میں درود تُنَجِّیْنَا ستر بار پڑھنے کا فرماتے تھے۔ [۳]

۱۔ افضل الصلوٰۃ علیٰ سیّد السادات، ص ۴۴

۲۔ "امداد المشتاق"، ص ۱۴

۳۔ مکتوبات شیخ الاسلام، ۱/ ۱۳۲، مطبوعہ کراچی

Scanned with CamScanner

(۵) حضرتِ اقدس مرشدی مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

میرے والد ماجد عارف ربانی (حضرت مولانا قاضی غلام جیلانی) قدس سرّہٗ روزانہ بعد از نماز فجر سب اہل خانہ کے ساتھ ۳۶۰ مرتبہ اس (صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا) کا ختم فرمایا کرتے تھے۔[۱]

(۶) ابن ابی حجلہ رحمہ اللہ نے ابن خطیب یبرود رحمہ اللہ سے تکلیف و مصیبت میں "صلوٰۃ تنجینا" کا ایک ہزار مرتبہ پڑھنا نقل کیا ہے۔[۲]

(۷) مفسّر قرآن حضرت علامہ سیّد تاج محمود امروٹی رحمہ اللہ (م ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۲۹ء)، جو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے شیخ طریقت بھی ہیں، کے ہاں مشکل حالات میں "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" اجتماعی طور پر ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھا جائے اور انفرادی طور پر جب تک پریشانی دور نہیں ہوتی "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" روزانہ ایک سو تین مرتبہ اور اس کے ساتھ قصیدہ بردہ شریف کا شعر:

هُوَالْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

تین سو تیرہ مرتبہ پڑھا جائے۔

(۸) حضرات مشائخ نقشبندیہ درود تنجّینا کو آنحضرت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ایصالِ ثواب کے لیے بطورِ ختم اجتماعی ہو یا انفرادی تین سو تیرہ مرتبہ پڑھتے ہیں اور مصائب اور مشکلات میں اس ورد کو مجرّب مانتے ہیں۔[۳]

اکابرین امت سے منقول "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے ورد کی مذکورہ صورتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ: "صلوٰۃ تنجینا" اجتماعی بھی پڑھا جا سکتا ہے اور انفرادی بھی۔

۱۔ نجاتِ دارین، ص ۱۷۰

۲۔ سعادۃ الدّارین فی الصلوٰۃ علی سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ص ۲۴۴

۳۔ ماہنامہ "لولاک"، ملتان، اشاعت خصوصی، ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ/ اکتوبر ۲۰۱۰ء، ص ۳۰۶

Scanned with CamScanner

”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“
انفرادی وِرد کے آداب

(۱) انفرادی صورت میں اگر مُہمّات اور مشکلات سے نجات کے لیے پڑھنا ہے تو ضرورت پورا ہونے تک روزانہ ایک ہزار یا پانچ سو بار پڑھا جائے۔

(۲) بطور معمول کے پڑھنا ہو تو تین سو ساٹھ بار، سو بار، ستّر بار، اکیالیس بار، یا گیارہ بار میں سے جس تعداد پر روزانہ پڑھا جا سکے پڑھا جائے۔ مذکورہ پانچ طرح کی تعداد میں سے اپنی سہولت سے کوئی تعداد خود یا شیخ کے مشورہ سے مقرر کر لے پھر روزانہ اسی تعداد میں پڑھا جائے کمی نہ کی جائے، یا دوسری تعداد مقرر نہ کی جائے۔ روزانہ کا معمول پورا کر لینے کے بعد اپنے شوق سے زیادہ بھی پڑھا جا سکتا ہے مگر معمول بنانے کی نیّت سے اسے ہی معمول بنایا جائے جتنا روزانہ پڑھا جا سکتا ہے۔ کسی وظیفہ کو شوق سے شروع کر لینے کے کچھ عرصہ بعد اگر چھوڑ دیا جائے تو نقصان ہوتا ہے۔

(۳) ملحوظ رہے کہ تعداد کی یہ مختلف صورتیں حصولِ برکت کے لیے ہیں منصوص نہیں۔ اس لیے کسی خاص تعداد کو سنت واجب نہ سمجھا جائے۔

”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ کے اجتماعی ختم کے آداب

”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ کے اجتماعی ختم میں درج ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) اجتماع کو سنت یا واجب نہ سمجھا جائے، بلکہ اجتماع کا مقصد اجتماعیّت کی برکات کا حصول اور تعداد کو مکمل کرنا ہو۔

Scanned with CamScanner

(۲) اجتماع میں سرّاً پڑھا جائے جہراً یا آواز ملا کر نہ پڑھا جائے۔

(۳) اجتماع میں کھانے پینے کا وقت اتفاقاً ہو جائے تو ماحضر تناول کرنے میں حرج نہیں مگر اجتماع میں کھانے پینے کو ضروری نہ سمجھا جائے۔

(۴) اجتماعی صورت میں ایک ہزار یا تین سو ساٹھ یا تین سو تیرہ بار پڑھا جا سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

توسّل

بحق آں کہ او جانِ جہاں است — فدائے روضہ اش ہفت آسماں ست

بحق آں کہ محبوبش گرفتی — برائے خویش مطلوبش گرفتی

پسندیدی زجملہ عالم اُورا — بما بگزاشتی باقی جہاں را

گزیدی از ہمہ گل ہا تو اُورا — نُمودی صرفِ او ہر رنگ و بُورا

ہمہ نعمت بنامِ اُو نُمودی — دو عالَم را بکامِ اُو نمودی

بآں کو رحمۃ للعالمین ست — بدر گاہت شفیع المذنبین ست

بحق سرورِ عالَم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — بحق برتر عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُجّۃُ الاسلام قاسمُ العُلوم والخیرات حضرت مولانا

محمد قاسم نانوتوی نور اللہ مرقدہ

بانی دار العلوم دیوبند

(اے اللہ میری دعا قبول فرما) اُس ذات مبارک کے طفیل جو تمام جہان کی روح ہے۔
جن کے روضۂ پاک پر سات آسمانوں کی بلندیاں فدا ہوتی ہیں۔
اُس مبارک ذات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے طفیل (میرا سوال پورا فرما) جسے
تو نے اپنا محبوب و مطلوب بنایا۔
جسے تو نے سارے عالَم سے اپنے لیے چُن لیا اور باقی جہان کو میرے لیے چھوڑ دیا۔
تُو نے باغ جہان کے سارے پھولوں میں سے یہ پھول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم
اپنے لیے پسند کیا اور ہر رنگ و بُو، ہر کمال و جمال کو اُن پر نثار کر دیا۔
تُو نے سارے جہان کی نعمتیں ایک اُن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خاطر پیدا کیں اور
اُن کے لیے دونوں جہان خلق فرمائے۔
میں اُس ذات پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے طفیل سوال کرتا ہوں جو رحمۃ
للعالمین ہے اور جو تیرے دربار میں شفیع المذنبین ہے۔
(یعنی میں سوال کرتا ہوں) سرورِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل، سارے جہان سے
بلند و برتر (تیرے بندے) محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل۔

Scanned with CamScanner

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" میں چند دعائیں درود شریف کے توسل سے مانگی گئی ہیں ہر دعا کے ساتھ "ھا" ضمیر مجرور کا تکرار اسی غرض کیلئے ہے کہ اے اللہ اس دعاء کو درود شریف کی برکت سے قبول فرما۔ دعاؤں میں توسل شرعاً جائز اور محمود عمل ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واحدی، بغوی، زمخشری سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو۔ قرابت ہو یا کوئی عمل اور اس قول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے توسّل حاصل کرنا بھی داخل ہے۔

علامہ جزری رحمہ اللہ نے "حصن حصین" میں آدابِ دعاء میں لکھا ہے:

"وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَائِہٖ (خ ومص)، وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ (خ)"

یعنی توسّل حاصل کرے اللہ جلّ شانہٗ کی طرف اُس کے انبیاء کے ساتھ۔ جیسا کہ بخاری، مسند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ اور "اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ" جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے۔[1]

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توسّل کے ساتھ دعاء کی تعلیم فرمائی ہے۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَجُلاً ضَرِیْرَا الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ قَالَ: اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہ قَالَ: فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ فَیُحْسِنُ وُضُوْئَہٗ وَیَدْعُوَ

۱۔ "فضائل درود شریف" تشریح حدیث نمبر ۸، ص ۸۰، طبع بیروت

Scanned with CamScanner

بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُكَ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ وَتَقْضِيْ لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔[1]

ایک نابینا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے صحت یاب کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر اور یہی تیرے لیے بہتر ہے۔ اُس نے کہا: حضرت آپ دعا فرمائیں۔ آپ نے اُس کو حکم دیا کہ: وہ اچھی طرح وضو کرے اور یہ دعا پڑھے: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نبی الرحمۃ ہیں کے وسیلہ سے توجہ کرتا ہوں۔ حضرت میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلہ پیش کرتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میرے بارے میں قبول فرما۔

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ ''جامع ترمذی'' کی مندرجہ بالا حدیث نقل فرما کر لکھتے ہیں:

اس سے توسّل صراحتاً ثابت ہوا، اور چونکہ آپ کا اس کے لیے دعا فرمانا کہیں منقول نہیں اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح توسّل کسی کی دعاء کا جائز ہے، اسی

۱۔ جامع الترمذی، ابواب الدعوات، باب فی دعاء النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم و تعوذہ فی دبر کل صلوٰۃ، ۲/۱۹۸، وقال حسن صحیح غریب، مطبوعہ: ایچ ایچ سعید کمپنی، کراچی، قال المحقق ابوالحسن السبکی رحمہ اللہ: ورواہ النسائی فی الیوم واللیلۃ، وابن ماجہ فی الصلاۃ، و رویناہ فی دلائل النبوّۃ للحافظ أبی بکر البیہقی رحمہ اللہ، قال: ھٰذا وزاد محمد بن یوسف رحمہ اللہ فی روایتہ: فقام وقد أبصر۔

Scanned with CamScanner

طرح توسّل دعا میں کسی کی ذات کا بھی جائز ہے۔[1]

آنحضرت ﷺ کو دعاء میں وسیلہ بنانا آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں بھی ہے اور اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی۔ اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کے عقائد کی متفقہ دستاویز ''اَلْمُهَنَّدُ عَلَى الْمُفَنَّدِ'' میں توسّل کے جواز کو بطور عقیدہ یوں بیان فرمایا گیا ہے:

عِنْدَنَا وَعِنْدَ مَشَائِخِنَا يَجُوْزُ التَّوَسُّلُ فِي الدَّعْوَاتِ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ فِيْ حَيٰوتِهِمْ وَبَعْدَ وَفَاتِهِمْ بِأَنْ يَّقُوْلَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِفُلَانٍ أَنْ تُجِيْبَ دَعْوَتِيْ وَتَقْضِيَ حَاجَتِيْ إِلٰى غَيْرِ ذَالِكَ كَمَا صَرَّحَ بِهٖ شَيْخُنَا وَمَوْلَانَا الشَّاهُ مُحَمَّدُ إِسْحٰقُ الدِّهْلَوِيُّ ثُمَّ الْمُهَاجِرُ الْمَكِّيُّ ثُمَّ بَيَّنَهٗ فِيْ فَتَاوَاهُ شَيْخُنَا وَمَوْلَانَا رَشِيْدُ أَحْمَدُ الْجَنْجُوْهِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا۔[2]

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء وصُلحاء و اولیاء وشہدا وصدیقین کا توسّل جائز ہے۔ اُن کی حیات میں یا بعد وفات، بایں طور کہے: یا اللہ! میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دُعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں۔ یا اسی جیسے اور کلمات کہے۔ چنانچہ اس کی اکمل تصریح فرمائی ہے، ہمارے شیخ مولانا شاہ محمّد اسحاق دہلوی ثم المکی رحمہ اللہ نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے۔

۱۔ ''نشر الطیب بذکر النبی الحبیب ﷺ'' ۳۵۳۔

۲۔ ''المہند علی المفند''، جواب، سوال نمبر ۳، ۴

Scanned with CamScanner

إِفْرَادُ الصَّلٰوةِ مِنَ السَّلَامِ

سلام کے بغیر صرف صلوٰۃ پڑھنے کا شرعی حکم

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' میں صرف ''صلوٰۃ'' کے کلمات ہیں سلام نہیں اس لیے مناسب ہے کہ یہاں مختصراً اُس کی شرعی حیثیت بھی واضح کر دی جائے۔

قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا'' میں صلوٰۃ وسلام دونوں کے پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ احادیث میں ''صلوٰۃ و سلام'' دونوں پر مشتمل درود شریف بھی موجود ہیں اور الگ الگ بھی۔ اس لیے علمائے امت نے اس قرآنی حکم سے صلوٰۃ وسلام دونوں کے پڑھنے کو ثابت کیا ہے مگر اسے جمع کرنا ضروری قرار نہیں دیا۔ چنانچہ اسی ارشاد باری تعالیٰ کے ذیل میں حضرت ملا علی القاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''وَالْوَاوُ تُفِیْدُ الْجَمْعِیَّۃَ لَا الْمَعِیَّۃَ کَمَا عَلَیْہِ الْاُصُوْلِیَّۃُ فَلَا دَلَالَۃَ فِی الْاٰیَۃِ عَلٰی کَرَاھِیَّۃِ إِفْرَادِ الصَّلٰوۃِ مِنَ السَّلَامِ وَعَکْسِہٖ۔''[1]

واؤ جمع کا فائدہ دیتی ہے مگر اس سے معیّت (دو باتوں کا ایک ساتھ ہونا) نہیں مراد لیا جاتا جیسا کہ اصولیین (اس فن کے بڑے علماء) نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ پس اس آیت میں سلام کو چھوڑ کر صرف درود یا درود کو چھوڑ کر صرف سلام کے مکروہ ہونے پر دلالت نہیں ہے۔

۱۔ شرح الشفاء للملا علی القاری رحمہ اللہ، ۲/ ۱۰۵، الباب الرابع من القسم الثانی، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت

Scanned with CamScanner

حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلثَّانِيَةُ: كَرِهُوْا إِفْرَادَ الصَّلٰوةِ بِدُوْنِ التَّسْلِيْمِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا... وَالْجَوَابُ أَنَّ الْاِمَامَ الْمُحَقِّقَ النَّوَوِيَّ اَبْطَلَ الْقَوْلَ بِالْكَرَاهِيَّةِ. وَالتَّسْلِيْمُ فِي الْاٰيَةِ يَحْتَمِلُ الْاِنْقِيَادَ وَلَوْ سُلِّمَ فَلَا دَلَالَةَ عَلَى الْجَمْعِ نَحْوُ: اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔

وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثُ فِيْ تَعْلِيْمِ كَيْفِيَّةِ الصَّلٰوةِ وَهِيَ خَالِيَةٌ عَنِ التَّسْلِيْمِ وَ كَفٰى بِهٖ حُجَّةً عَلٰى عَدَمِ الْكَرَاهَةِ. نَعَمْ فِيْ نَفْسِهٖ عِبَادَةٌ شَرِيْفَةٌ۔[1]

دوسری بات یہ ہے کہ کچھ حضرات نے بغیر سلام کے صرف درود کو ارشادِ باری تعالیٰ: اے ایمان والو! نبی کریم پر درود اور سلام بھیجو..... کی بنیاد پر مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کا (ایک) جواب یہ ہے کہ امام محقق نووی رحمہ اللہ نے مکروہ کہنے کو رد کیا ہے اور اس آیت میں تسلیم (سلام بھیجنے) سے مراد تابعداری بھی ہو سکتی ہے لیکن اگر سلام سے مراد (سلام پڑھنا ہی) مان بھی لیا جائے تو اس سے مراد صلوٰۃ وسلام دونوں کو ایک وقت میں پڑھنا مراد نہیں جیسا کہ (اللہ تعالیٰ کے حکم) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو (سے مراد دونوں کام ایک وقت میں کرنا مراد نہیں) اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درود پڑھنے کی کیفیت کی تعلیم میں کئی احادیث موجود ہیں جو سلام (کے کلمات) سے خالی ہیں۔ (یہ احادیث) صرف درود کے مکروہ نہ ہونے پر مضبوط دلیل ہیں۔ ہاں (اس ساری بحث میں ملحوظ رہے کہ) سلام پڑھنا بھی اپنی جگہ بڑے درجے کی مستقل عبادت ہے۔

۱۔ ''النّبراس'' شرح شرح العقائد للنسفیؒ، ص۸

احادیث میں صلوٰۃ وسلام الگ الگ بھی تعلیم کیا گیا ہے اور ایک جگہ دونوں جمع بھی ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ نماز میں تشہد میں سلام پہلے الگ پڑھا جاتا ہے، پھر درود ابراہیمی میں صلوٰۃ الگ پڑھا جاتا ہے۔ خود کئی احادیث سے صلوٰۃ وسلام کا الگ الگ ہونا بھی معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً:

عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرٰى تُرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: إِنَّهٗ جَاءَ نِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ: قَالَ رَبُّكَ: أَمَا يُرْضِيْكَ يَامُحَمَّدُ أَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔[1]

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک دن تشریف لائے تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چہرۂ انور سے خوشی دکھائی دے رہی تھی۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السّلام آئے اور انہوں نے کہا: آپ کے رب نے فرمایا ہے: کیا آپ اس سے راضی نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو میں اس پر دس مرتبہ درود (یعنی رحمتیں) بھیجتا ہوں اور جو کوئی ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہوں۔

عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً۔[2]

۱۔ "سنن نسائی"، ۱/ ۱۹۱، کتاب الصلاۃ، باب الفضل فی الصلوٰۃ علی النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم، مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ، کراچی

۲۔ "جامع ترمذی"، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل لصلوٰۃ علی النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۱/ ۲۴۵، رقم الحدیث: ۴۸۴، مطبوعہ: الطاف اینڈ سنز، کراچی

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: قیامت کے دن وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

صرف سلام کی فضیلت پر بھی الگ روایات موجود ہیں۔ مثلاً:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ۔[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

حدیث میں جیسے صلوٰۃ وسلام کی الگ الگ اور ایک جگہ جمع کر کے تینوں صورتوں کی فضیلت آئی ہے، تینوں صورتیں تعلیم بھی کی گئی ہیں۔ مثلاً نماز میں تشہد میں صرف سلام اور اس کے بعد درود الگ الگ ہے اور حدیث میں موجود درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا[2] میں صلوٰۃ وسلام دونوں جمع ہیں، اس لیے صلوٰۃ وسلام دونوں جمع ہوں یا الگ الگ ہوں، ہر طرح جائز اور اجر وثواب کا وسیلہ ہے۔ ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' میں صرف صلوٰۃ ہے سلام نہیں اس لیے اس کے جائز اور باعثِ اجر و ثواب ہونے میں بھی کوئی شک نہیں۔

۱۔ ''سنن نسائی''، ۱/۱۸۹، کتاب الصلوٰۃ، باب التسلیم علی النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم، مطبوعہ: قدیمی کتب خانہ، کراچی

۲۔ ''القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع'' للحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمہ اللہ، ص ۱۹۹، مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت

Scanned with CamScanner

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ بعض شوافع کے ہاں سلام کو چھوڑ کر صرف درود پڑھنا مکروہ لکھا ہے۔ یہ کراہت مطلقاً نہیں ہے۔ مکروہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف درود پڑھا جائے اور سلام بالکل پڑھا ہی نہ جائے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ اپنے شیخ رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

يُكْرَهُ أَنْ يُّفْرَدَ الصَّلٰوةُ وَلَا يُسَلَّمُ اَصْلًا أَمَّا لَوْ صَلّٰى فِيْ وَقْتٍ وَّسَلَّمَ فِيْ وَقْتٍ اٰخَرَ فَإِنَّهٗ يَكُوْنُ مُمْتَثِلًا۔[1]

مکروہ یہ ہے کہ صرف درود پڑھا جائے اور سلام بالکل نہ پڑھا جائے لیکن اگر ایک وقت درود اور دوسرے وقت سلام پڑھا جائے تو اس سے حکمِ خداوندی پر عمل ہو جائے گا۔

"صَلٰوۃ تُنَجِّیْنَا" نقل کرنے اور پڑھنے والے حضرات میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں کہ صرف درود ہی پڑھنا چاہیے، سلام نہیں پڑھنا چاہیے۔ "صَلٰوۃ تُنَجِّیْنَا" پڑھنے والے خوش بخت ماشاء اللہ درود وسلام دونوں پڑھتے ہیں اور ایسا مسلمان تو شاید ہی کوئی ہو جو صرف درود پڑھتا ہو، سلام بالکل نہ پڑھتا ہو۔ نماز تو ماشاء اللہ ہر مسلمان پڑھتا ہے اور قعدہ اخیرہ میں سلام کے ساتھ درود بھی پڑھتا ہے۔

۱۔ حاشیہ صواعق محرقہ لابن حجر مکّی رحمہ اللہ

Scanned with CamScanner

قصص وحکایات ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا''

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کا ورد اور اس کی اشاعت ہمیشہ صلحاء امت کا معمول رہا ہے اکابر مشائخ نے ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' پر اپنے معمولات اور مشاہدات کو بیان فرمایا۔ جن کے مطالعہ سے ان حضرات کے ہاں ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کا ذوق وشوق اور اس کے ورد کے معمول سے اکابر کے شغف کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اکابر رحمہم اللہ کے یہ واقعات اصاغر کے لیے ذریعہ ترغیب ہوتے ہیں۔ اس لیے یہاں اکابر کے چند واقعات اور معمولات لکھے جاتے ہیں۔

﴿۱﴾ اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کا ذوق وشوق

اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ (م ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء) کا شمار اکابر اولیاء اللہ میں ہوتا ہے آپ کے کمالاتِ ولایت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء) حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء)، حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے امامانِ علم وفن اور رہنمایانِ صلاح وتقویٰ اپنی روحانی رہنمائی کے لیے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے دامن تربیت سے وابستہ ہوئے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے ''صلوٰۃ تنجینا'' سے شوق ومحبت کو حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> بالجملہ آپ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور دل میں خیال آیا کہ اگر کوئی عامل، کامل وعارف، واصل، بلا میری طلب کے اجازت پڑھنے ''درود تُنَجِّیْنَا''

Scanned with CamScanner

کی دیتا تو بہت اچھا ہوتا۔ بارے بفضلہٖ تعالیٰ اس جوار پاک شاہ لولاک میں پہنچے اور شرف جواب صلوٰۃ وسلام حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے اور عارف خدا حضرت شاہ غلام مرتضیٰ جھجھانوی ثم المدنی سے ملاقات فرمائی اور اپنے شوق دِلی کا نسبت قیام مدینہ منورہ کے اظہار فرمایا۔ حضرت شاہ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ ابھی جاؤ، چندے صبر کرو، پھر ان شاء اللہ یہاں بہت جلد آو گے۔ اور صاحب جذب واحسان حضرت مولانا شاہ گل محمد خان صاحب رحمہ اللہ سے جو متوطن قدیم رامپور تھے اور عرصہ تیس سال سے مجاور روضۂ شریف تھے ملاقات کی اور ان کی خدمت سے بہت فوائد حاصل کئے۔ اور حضرت خان صاحب موصوف نے بلاذکر وطلب اجازت "درود تُنَجِّیْنَا" دی، کہ ہر روز اگر ممکن ہو ایک ہزار بار روزانہ یا تین سو ساٹھ بار پڑھا کرو، اور اگر اس قدر میں بھی وقت نہ ہو تو اکیالیس بار ضرور پڑھا کرو اور ہرگز ناغہ نہ ہونے پائے کہ اس میں بہت سے فوائد ہیں۔[1]

﴿۲﴾ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کی علمی، روحانی خدمات کو دیکھ کر صلحاء امت نے آپ کو اس صدی کا مجدد قرار دیا ہے۔

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" پر آپ اپنے معمول اور مشاہدہ برکات وفوائد کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"راقم مؤلف (حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)

۱۔ "امداد المشتاق" ص ۱۴

Scanned with CamScanner

کہتا ہے کہ حضرت (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ) نے کمال خادم نوازی سے مجھ کو اس درود شریف (صلاۃ تُنَجِّیْنَا) کی اجازت عطا فرمائی اور فقیر نے اس کو اپنا معمول کرلیا ہے اور بہت کچھ فوائد پاتا ہے۔[1]

﴿۳﴾ فقیہ النفس حضرت مولانا قاضی غلام جیلانی رحمہ اللہ (م ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء)

حضرت مولانا قاضی غلام جیلانی رحمہ اللہ کا شمار برصغیر کے اکابر محقق فقہاء میں ہوتا ہے آپ مدرسہ عالیہ رامپور کے فاضل اور طریقت میں حضرت مولانا خواجہ سراج الدین رحمہ اللہ (م ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء) موسیٰ زئی شریف سے مجاز تھے۔ اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ سے آپ کے تعلقات عقیدت مندانہ تھے۔ آپ نے اپنے صاحبزادہ مولانا قاضی عبدالحق رحمہ اللہ (م ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۲ء) کو دارالعلوم دیوبند بھیجا جبکہ آپ کے صاحبزادہ مولانا منظور الحق رحمہ اللہ (م ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء) نے آپ کی خواہش سے "مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور" میں پڑھا اور حضرتِ اقدس مرشدی مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) نے آپ کی خواہش کی تکمیل کے لیے دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث پڑھا۔ آپ ذاکر شاغل اور مشائخ کے اوراد واذکار پر ہمیشہ کاربند رہے۔

حضرت اقدس مرشدی مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" پر آپ کا معمول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میرے والد ماجد عارف ربانی (مولانا قاضی غلام جیلانی) قدس سرّہٗ روزانہ بعد از فجر سب اہل خانہ کے ساتھ ۳۶۰ مرتبہ اس درود شریف کا ختم فرمایا کرتے تھے اور یہ درود شریف اکثر خانقاہوں میں معمول ہے۔[2]

۱۔ "امداد المشتاق" ص ۱۴

۲۔ "نجاتِ دارین" ص ۱۷۰

﴿۴﴾ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ (م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ اس دور میں مرجع خاص وعام تھے مدرسہ وخانقاہ، دعوت وارشاد تصنیف وتالیف ہر میدان میں آپ امامِ وقت تھے "صلوٰۃ تنجینا" کے ساتھ آپ کو خاص شغف تھا "صلوٰۃ تنجینا" پر آپ کو یہ سعادت بھی حاصل تھی کہ جس طرح حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو "صلوٰۃ تنجینا" کی تعلیم واجازت خواب میں فرمائی، اسی طرح اپنے وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت اور احیاء سنت کا حق ادا کرنے والی ہستی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کو "صلوٰۃ تنجینا" کی اجازت خواب میں عنایت فرمائی حضرت اقدس مرشدی مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> چونکہ ہمارے شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ کو اس کی اجازت مدینہ منورہ سے ملی تھی اس لئے اس گناہ گار نے بھی حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم، مقیم مدینہ منورہ کی خدمت میں اجازت کے لئے جو خط وکتابت کی اسے تبرکاً ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔
>
> حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے لکھا:
>
> "درود تنجینا" کی شوق سے اجازت ہے ضرور پڑھا کریں، بہت مبارک ہے۔ مجھے تو حضرت مجدد صاحب رحمہ اللہ نے خواب میں اس کے پڑھنے کی تاکید کی تھی۔ آپ کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے فیوضات وبرکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ اپنی رضا ومحبت عطا فرمائے، نامرضیات سے حفاظت فرمائے"۔

Scanned with CamScanner

حضرت شیخ الحدیث بقلم حبیب اللہ مدینہ طیبہ ۱۳۷۸/۲/۶ [1]

﴿۵﴾ شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی رحمہ اللہ (م ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۹ء)

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی رحمہ اللہ کا شمار اکابر مشائخ حدیث میں ہوتا ہے آپ حدیث میں حضرت مولانا قاضی قمر الدین چکڑالوی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ (م ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۰ء) کے شاگرد ہیں اور طریقت میں حضرت مولانا خواجہ سراج الدین رحمہ اللہ (م ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء) موسیٰ زئی شریف سے مستفیض اور امام الموحدین حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ (م ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۳ء) واں بچھراں میانوالی کے خلیفہ مجاز ہیں۔ سرحد سے سمرقند، بخارا تک علمِ حدیث میں جو شہرہ آپ کو ملا اس میں کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔ "صلوٰۃ تنجینا" آپ کا معمول تھا اور اپنے مسترشدین کو باقاعدہ آپ اس کی اجازت عنایت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے مسترشد استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالرؤف شاہ ڈھیروی رحمہ اللہ (م ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء) فرماتے ہیں:

جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور "درود تُنَجِّیْنَا" کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یہ تو ہمارے مشائخ نقشبند کا معمول ہے۔

﴿۶﴾ شیخ العرب والعجم، شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ اس دور کے اکابر اولیاء اللہ سے تھے۔ امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

میں نے مولانا حسین احمد مدنی کے پائے کا ولی اللہ نہیں دیکھا۔

۱۔ "نجات دارین" ۱۷۰

Scanned with CamScanner

آپ مختلف مصائب میں اپنے متوسلین کو "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے ورد کی تلقین فرماتے تھے آپ کے ایک قریبی مسترشد مولانا احمد حسین لاہر پوری رحمہ اللہ اپنے مدرسہ کے معاملات میں پریشان تھے حضرت مدنی رحمہ اللہ کو اپنی پریشانی لکھی، تو جواب میں حضرت مدنی رحمہ اللہ نے لکھا:

"ذکر میں کوتاہی نہ فرمائیں۔ اگر ہو سکے تو ان آفات سے تحفظ کے لیے روزانہ "درود تُنَجِّیْنَا" ۷۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ [1]

﴿۷﴾ حضرات مشائخ نقشبند رحمھم اللہ کا معمول

حضرت خواجہ خواجگان، سلطان نقشبند خواجہ خان محمد رحمہ اللہ (م ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء) فرماتے ہیں:

ہمارے حضرات (مشائخ نقشبند رحمھم اللہ) ختم درود شریف تُنجینا تین سو تیرہ بار پڑھتے ہیں جو مصائب اور پریشانی میں مجرّب ہے۔ [2]

﴿۸﴾ کسٹم کے عملہ سے رہائی

حضرت خواجہ خواجگان، سلطان نقشبند خواجہ خان محمد رحمہ اللہ (م ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء) فرماتے ہیں:

ہم سفر حج پر روانہ ہو رہے کہ ہمارے ایک ساتھی کو (جدہ ائرپورٹ پر) کسٹم والوں نے پکڑ لیا، ہمیں دفتر سے فارغ کر کے روانہ کر دیا۔ اس کے بارے میں کسٹم والوں نے انکشاف کیا یہ ہیروئن پیتا ہے، مجھے یہ سن کر حیرانی ہوئی تو میں نے وہیں کھڑے کھڑے درود تُنجینا پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی پندرہ یا بیس بار پڑھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ساتھی دفتر سے باہر آتے ہوئے دکھائی دیا۔ اس نے آتے ہی بیان کیا کہ ڈاکٹر صاحب نے میرا قارورہ وغیرہ ٹیسٹ

۱۔ "مکتوبات شیخ الاسلام" ۱/ ۱۳۲، مطبوعہ کراچی

۲۔ ماہنامہ "لولاک"، ملتان، اشاعت خصوصی، ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ/ اکتوبر ۲۰۱۰ء، ص ۳۰۶

Scanned with CamScanner

کر کے عملہ والوں کو بلا کر کہا کہ اسے چھوڑ دو! یہ نشہ نہیں کرتا۔[1]

﴿۹﴾ مدینہ منورہ میں ایک صاحب نسبت سیّد بزرگ زید مجدہٗ کا مکاشفہ

قطب الاقطاب، برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرّہ کے مسترشد ایک سیّد بزرگ فرماتے ہیں: شب جمعۃ المبارک ۸ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۰۹ء مدینہ منورہ میں حاضری پر مواجہہ شریف پر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میرے محبوب "حسین احمد مدنی" کے وظیفہ (درود تُنَجِّیْنَا) کو خوب پھیلائیں۔ خصوصاً پاکستان میں جو حالات ہیں، اس کے لئے خصوصی اہتمام سے یہ وظیفہ پڑھیں۔ پھر فرمایا عزیز الرحمن سے کہیں اس وظیفہ کو اپنے حلقہ اور عوام میں پھیلائیں۔"[2]

ان بزرگوں کے لیے یہ زیارت یقیناً عالی شان مژدہ ہے۔ کہ انہیں اس حکم کی تعمیل کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی طرح حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی عنداللہ قبولیّت کی دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رحمہ اللہ کو اپنا محبوب فرمایا۔ اسی طرح یہ مخدوم العلماء حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے لیے بھی سعادت دارین کا وسیلہ ہے۔ اس سے جہاں حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن ہزاروی دامت فیوضہم کے تقرّب بارگاہ رسالت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مژدہ ملتا ہے وہیں آپ کے حلقہ (معتقدین) کے دربارِ رسالتِ جناب صلّی اللہ علیہ وسلّم میں محبوبیّت کی نویدِ ایمان فزا بھی ہے کہ آپ کے حلقہ یعنی آپ سے انتساب رکھنے والوں میں "صلوٰۃ تنجینا" کے خاص چرچا کا حکم ہے اور جہاں تک آپ کے دعوتی مساعی کی خوشبو پھیلے گی اس دعوت اور اس پر عمل پیرا ہونے والوں کے لیے

۱۔ ماہنامہ "لولاک"، ملتان، اشاعت خصوصی، ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ/ اکتوبر ۲۰۱۰ء، ص ۳۰۶

۲۔ ماہنامہ "زکریا" راولپنڈی، ص ۵، ج ۲، ش ۸، صفر المظفر ۱۴۳۱ھ/ جنوری، فروری ۲۰۱۰ء

بھی یہ معتبر حیثیت کی خوش خبری ہے۔

اس وقت عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے حالات میں حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم کو "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی اشاعت کے حکم مبارک کی سعادت بخشی گئی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آج سے سات سو سال پہلے جب مصر کے سمندری طوفان میں ایک کشتی ہلاکت کے قریب تھی کہ ان مسافروں میں حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو خواب میں آنحضرت ﷺ نے "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی تعلیم فرمائی اور دوسرے ساتھیوں کو اس کے ورد کی تلقین فرمائی آج یہی حالات مسلمانانِ عالَم کے ہیں۔ اور خاص کر پاکستان کی کشتی ڈول رہی ہے ان حالات میں حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم کو حضور انور ﷺ نے "درود تُنَجِّیْنَا" کے کثرتِ ورد اور کثرتِ اشاعت کا حکم ارشاد فرمایا۔ ربّ تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ جس طرح حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کے "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے ورد کی برکت سے ان کی کشتی طوفان سے بچ گئی تھی آج مسلمانوں کی ڈوبتی کشتی بھی ان شاء اللہ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے ورد اور اشاعت کی برکت سے اس بھنور سے نکل آئے گی۔

اس رسالہ کی اشاعت بھی الحمدللہ اسی ارشاد عالی شان کی تعمیل کی ایک معمولی سی سعی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، آمین۔

﴿۱۰﴾ سیلابی ریلہ سے حفاظت

پاکستان میں حالیہ سیلاب (۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء) سے جو جانی اور مالی نقصان ہوا یہ ایک عالمی ریکارڈ ہے۔ خود پاکستان کی تاریخ میں پورے ملک میں سیلاب سے اتنا نقصان پہلے نہیں ہوا۔

سیلاب کی شدت کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی کرامت سامنے آئی۔ نوشہرہ صوبہ "خیبر پی کے" میں ایک گنجان دیہاتی آبادی میں اچانک

Scanned with CamScanner

اطلاع آئی کہ ایک بڑے سیلابی ریلہ کا رُخ اس آبادی کی طرف ہے اور پانی پہنچا ہی چاہتا ہے۔ یہ علاقہ نشیب میں ہے، سیلابی ریلہ قریب تھا اور اتنا وقت نہ تھا کہ لوگ محفوظ مقام تک پہنچ سکیں۔ ان کے پاس حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن ہزاروی دام برکاتہم کے تقسیم کیے ہوئے ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے کارڈ تھے۔ سب مسجد میں جمع ہوئے اور ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کا وِرد شروع کر دیا۔ ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ سیلابی ریلہ کا رُخ اس آبادی کے نشیب سے بدل کر ڈھلوانی کھیتوں کی طرف ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس آبادی کو ''صلوٰۃ تنجینا'' کے وِرد کی برکت سے سیلابی تباہی سے بچا لیا۔

”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“
عصرِ حاضر کے لیے دعائے اسمِ اعظم

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک آدمی کو درج ذیل کلمات سے دعا کرتے سنا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔

اس پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ سَأَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ إِذَا سُئِلَ بِہٖ أَعْطٰی وَ إِذَا دُعِیَ بِہٖ أَجَابَ۔[1]

اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کے اُس اسمِ اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ اس اسمِ اعظم کے ساتھ جب بھی اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں، اور جب بھی اس اسمِ اعظم کے ساتھ دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔

اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ کا خاص عطیّہ ہے۔ حدیث میں اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی قبولیت کی خوشخبری دی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ اور کلمات طیّبات میں سے کئی کی طرف اسمِ اعظم ہونے کا اشارہ بھی ملتا ہے، مگر جس طرح لیلۃ القدر اور روزِ جمعہ کی قبولیتِ دعا کی گھڑی متعیّن طور پر نہیں بتائی گئی اُسی طرح اسمِ اعظم بھی متعیّن طور پر نہیں بتایا گیا۔ اولیائے کرام اور محققین نے اسمِ اعظم پر اپنی اپنی تحقیقات کو پیش فرمایا ہے۔ اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱۔ سنن ابن ماجہ، ابواب الدعاء، باب اسم اللہ الاعظم، ص ۲۷۴، قدیمی کتب خانہ، کراچی

Scanned with CamScanner

۱۔ بعض طبیعتوں کو بعض اسماء مبارکہ اور کلماتِ طیّبات سے مناسبت ہوتی ہے، یہ خاص اسماء خاص طبائع کے لیے اسمِ اعظم ہیں، ان کا تعیّن کشف پر موقوف ہے۔

۲۔ بعض حالات میں اسماء حسنیٰ میں سے خاص اسماء اور خاص اوراد و وظائف کو مناسبت ہوتی ہے، ان حالات کے لیے یہ خاص اسماء مبارکہ اور اوراد و وظائف جو رب تعالیٰ کے مقبول بندوں کو القاء ہوتے ہیں، اسمِ اعظم کا درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت شیخ محمد خوارزمی رحمہ اللہ تعالیٰ شیخ الحرم المکّی فرماتے ہیں:

مَن عرف الله تعالیٰ باسمه الوتر فی حالهٖ و مقالهٖ فقد عرف الاسم الأعظم المخصوص بهٖ۔ واعلم! أنَّ الله من خفیّ لطفهٖ أظهر أسماءٍ مختلفة التراکیبِ لیدل کل اسمٍ منها علیٰ نوع من أنواع أفعالهٖ و طرقه، فیجد کل سالكٍ۔ مسلکاً سهلاً یلیق بهٖ فیکون الاسم الائق بهٖ فی قصدهٖ إذا عرفهٗ اوسأل بهٖ فی وقت تیناسب الاسم۔ فیجتمع من معرفة الوقتِ المطلوبة المطابقة للاسم فی الوقت مع توجه القلبِ لذلك النوع المطلوب خصوصا سرعة الإجابةِ فإنَّ مَن دعا بهٰذا القانون استجب لهٗ۔

و ذالك إشارةٌ لحدیث النبیّ صلّی الله تعالیٰ علیه وسلّم یقوله: إنّ فِی أیّامِ دهرکم نفحات ألا فتعرّضوا لها۔ والنّفحات معادفة الوقت اللائق بالطلبِ، والاسم المطابق للمقصدِ۔ وهٰذا نوع من الأسرارِ کشف لأهل عنایة الله تعالیٰ من المرسلین و عبادة المقرّبین۔[1]

۱۔ "الکنز الاعظم فی تعیین الاسم الأعظم"، ص ۲۳۱، للشیخ محمد موسیٰ الروحانی البازی رحمہ اللہ تعالیٰ، مطبوعہ: الجامعۃ اشرفیۃ، لاہور، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

جو صاحب اپنے حالات و واقعات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے خاص نام مبارک کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے ساتھ خاص مناسبت کے اسمِ اعظم کو پہچان لیتا ہے۔

جان لے کہ! یہ اللہ تعالیٰ کی خاص چھپی ہوئی مہربانیوں میں سے ہے کہ وہ (اسماء حسنیٰ میں سے) مختلف اسماء مختلف صورتوں میں ظاہر فرماتے ہیں تاکہ اسماء حسنیٰ میں سے یہ تمام اسماء اس کے افعال اور اطوار پر دلالت کریں۔ پس ہر سالک ایسے آسان طریقہ کو اختیار کرتا ہے جو اس کے لیے مناسب ہے۔

پس جس اسم پر سالک عامل ہوتا ہے جب اسے پہچانتا ہے اور اس اسم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہے وہ اسم اس وقت اس کے مناسب ہوتا ہے (یعنی اس کے لیے اسم اعظم ہوتا ہے)۔

پس حالات کے مطابق اس وقت (خاص) اسم کی پہچان اور ضروریات کی معرفت کے ساتھ خصوصاً توجہ قلب سے قبولیّت میں جلدی (کا ذریعہ) ہے۔ پس جو صاحب بھی اس اصول کے مطابق (یعنی حالات کی مناسبت سے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کرتا ہے یہ دعا اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کے ہاں) قبول ہوتی ہے۔

اور حدیث مبارکہ میں بھی اس اصول کی طرف اشارہ موجود ہے۔ حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد مبارکہ ہے: (ترجمہ) بے شک تمہارے زمانہ دنیا کے ایام میں خاص اوقات بھی ہیں، خبردار ان کی طرف متوجہ رہا کرو۔

(اس حدیث میں اوقات سے مراد رب تعالیٰ سے طلب کے لیے) اوقات کے مناسب خاص حالات اور مقصود کے مطابق (اسماء حسنیٰ میں سے) خاص اسم ہے۔

اور حالات کی مناسبت سے خاص اسماء کا تعیّن رب تعالیٰ کے خاص رازوں میں سے

Scanned with CamScanner

ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی خاص عنایت سے اپنے رسولوں اور خاص مقرب بندوں پر ظاہر فرماتے ہیں۔

''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' بھی ان خاص اوراد میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے وقت کے ایک نیک پارسا بزرگ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمہ اللہ کو حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ذریعہ خواب، جو کہ کشف ہی کی ایک صورت ہے، میں تعلیم فرمایا، اس کے ورد کی برکت سے حضرت موسیٰ ضریر رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں نے سمندری طوفان سے نجات پائی۔ اس کے بعد یہی اولیاء اللہ ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے ذریعہ دعا کو تیر بہدف فرماتے رہے ہیں، اجابت دعا میں اپنے مشاہدات کو بیان فرمایا، اور اپنے متعلقین کو اس کے ورد کی ہدایت فرمائی۔ ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کی ابتداء ''اَللّٰھُمَّ'' سے ہو رہی ہے۔

ابن مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قِیْلَ: اِنَّمَا الاسم الأعظم وَاسْتَدَلَّ لذالك بأَنَّ ''الله'' دال على الذّات والميمُ دالةٌ على الصّفات التسعةً وّالتّسعين، ولهٰذا قال ابو الحسن البصرى رحمه الله: اَللّٰھُمَّ تجمع جميع الأسماء۔ وقال النضر بن شميل: مَن قال: ''اَللّٰھُمَّ'' فقد دعا الله بجميع أسمائه... وَمَعَاة الذركشِيُّ رحمه الله فى شرح جمع الجوامع وقال أبو رجاء العطاردى رحمه الله: ''الميم'' فيها تجمع سبعين إسماً من أسمائه تعالىٰ و سبحانهٗ۔[1]

کہا گیا ہے کہ ''اَللّٰھُمَّ'' اسم اعظم ہے (اس قول کے قائلین نے) یہ استدلال اس پر کیا ہے کہ (کلمہ) ''اللہ'' (رب تعالیٰ کے) ذاتی (نام پر) دلالت کرتا ہے اور ''میم'' اللہ تعالیٰ کی ننانوے صفات پر دلالت کرتا ہے۔ اسی دلیل کی بنا

۱۔ ''الکنز الاعظم فی تعیین الاسم الأعظم''، ص ۱۰۹، للشیخ محمد موسیٰ الروحانی البازی رحمہ اللہ تعالیٰ، مطبوعہ: الجامعۃ اشرفیۃ، لاہور، الطبعۃ الأولیٰ: ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء

پر حضرت ابوالحسن البصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اَللّٰھُمَّ" میں تمام اسماء جمع ہیں۔ حضرت نضر بن شمیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو صاحب بھی "اَللّٰھُمَّ" کہتا ہے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اس کے تمام ناموں سے پکار لیا۔۔۔ علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے بھی "شرح جمع الجوامع" میں اسی تفصیل کو نقل فرمایا ہے۔ حضرت ابو رجاء العطاردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میم میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ستّر نام جمع ہیں۔

"صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" میں اسمِ اعظم "اَللّٰھُمَّ" کے ساتھ دعا کی ابتداء ہوتی ہے، پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہے جو دعا کی قبولیّت کے لیے مستقل اکسیر اعظم ہے۔ درود شریف کے بعد تمام دعائیں درود شریف کے ساتھ قبولیّت کے لیے رب تعالیٰ کے جناب سے مانگی جاتی ہیں۔ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" میں اسمِ اعظم اور قبولیّت دعا کے یہ خزانے جمع ہیں۔ مسلمانوں کے موجودہ حالات میں حضورِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے ورد کی خاص ہدایت فرمائی ہے، اس لیے احادیث و آثار سے مؤیدان دعائیہ کلمات اور اولیاء اللہ کے اس مکاشفہ کی وجہ سے "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کا یہ خاص وظیفہ اس دور میں اور مسلمانانِ عالم کے ان ابتر حالات میں اسمِ اعظم اور قبولیّت دعا میں اجابتِ کبریٰ کا مقام رکھتا ہے۔ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" درج ذیل خصوصیات کا حامل ہے:

۱۔ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی ابتداء "اَللّٰھُمَّ" سے ہے جو کہ اسم اعظم کے مقام کا حامل ہے۔

۲۔ درود شریف اجابتِ دعاء میں مؤثر ہے۔

۳۔ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" میں دین و دنیا کی بہتری کی دعائیں ہیں۔ ان عنوانات کی دعا کی فضیلت حدیث میں موجود ہے۔

۴۔ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" میں کلماتِ استغفار موجود ہیں، اور کلمات استغفار کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

۵۔ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" میں تمام دعائیں درود شریف کے توسّل سے مانگی گئی ہیں۔

Scanned with CamScanner

توسّل کا دعا کی قبولیّت میں مؤثر ہونا احادیث سے ثابت ہے۔

۶۔ امت کے برگزیدہ اکابر کو کشفاً حضورِ انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مسلمانوں کے موجودہ ابتر حالات میں ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' کے ورد اور اشاعت کی ہدایت فرمائی ہے۔

رب تعالیٰ سے امید ہے کہ درود تنجّینا کی دعاؤں کو شرفِ قبولیّت نوازیں گے اور اس کے ورد سے انشاء اللہ اسمِ اعظم کے ورد کی فضیلت حاصل ہوگی۔

Scanned with CamScanner

”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“
پر چند اعتراضات کے جوابات

بعض حضرات اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ یا دوسرے وظائف اور مشائخ کے معمولات پر اعتراض کر دیتے ہیں۔ ان اعتراضات کی وجہ سے کبھی مخلص حضرات بھی ذکر اللہ، درود شریف اور کارِ خیر سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے یہاں ”صلوٰۃ تنجینا“ پر چند عمومی اعتراضات کے جوابات پیشِ خدمت ہیں۔

اعتراض: ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ قرآن مجید میں نہیں ہے۔

جواب: قرآن مجید میں ہر حکم کی تفصیل اور اذکار و دعوات نہیں جیسے نماز، جنازہ وغیرہ امور کا حکم تو ہے، ترتیب اور تفصیل نہیں۔ یہ ترتیب و تفصیل حدیث اور ائمہ اسلاف کی تعلیم کردہ ہے۔ اسی طرح قرآن مجید نے درود شریف کا حکم دیا ہے، انبیاء علیہم السلام پر سلام بھی بھیجا ہے مگر درود و سلام کی تفصیلی ترتیب حدیث اور ائمہ اسلاف کی تعلیمات میں ہے جس طرح دوسرے دینی امور کو حدیث اور ائمہ اسلام کی تعلیمات سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ بھی اسلاف کے مرتبہ درودوں میں سے ہے۔

اعتراض: ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ حدیث میں نہیں ہے۔

جواب: قرآن و حدیث نے مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم مطلق (عمومی) دیا ہے، کسی خاص صورت اور کلمات کی قید نہیں لگائی۔ قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق درود شریف کسی بھی زبان میں کسی بھی طرح کے کلمات سے پڑھا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ قرآن و سنت کے اصولوں سے متصادم نہ ہو۔ ”صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا“ میں کوئی کلمہ ایسا نہیں جو قرآن و سنت

Scanned with CamScanner

کے کسی مفہوم سے متصادم ہو۔

اعتراض: ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' خیر القرون میں نہیں پڑھا گیا۔

جواب: صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا کی حقیقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا ہے۔ ائمہ اسلاف اور اس دور کے اکابر تک سب نے اپنی اپنی محبت کا اظہار مختلف کلمات سے کیا ہے اور وہ سب درود شریف میں شامل ہیں۔ ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' بھی انہی کلمات مبارکہ سے ہے۔

اعتراض: ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' محض خواب کا ایک واقعہ ہے۔ اسے اہمیّت دینے کی کیا شرعی ضرورت ہے؟

جواب: خواب کو شرعاً اہمیّت حاصل ہے۔ حدیث میں ہے: لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔[1]

نبوّت سے اب کچھ بھی باقی نہیں رہا، صرف بشارات جو سچی خوابیں ہیں، باقی ہیں۔

ان روایات کا مطلب ہے کہ خواب وحی تو نہیں مگر من جانب اللہ اِلہام یعنی راہنمائی ہے۔ بشرطیکہ ظاہری نصوصِ شرعیّہ کے مطابق ہو۔

علمائے امت اور برگزیدہ حضرات کے خواب خاص اہمیّت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت کے برگزیدہ حضرات کے خوابوں کو ہمیشہ اہمیّت دی گئی۔ خاص کر وہ خواب جس میں حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف سے کوئی ارشاد مبارک ہو۔

مُسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمہ اللہ اور اپنے خواب جن میں حضور انور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف سے راہنمائی فرمائی گئی باقاعدہ جمع کر کے ''دُرِّ ثَمِیْنَ فِی مُبَشِّرَاتِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم'' کے نام سے مرتّب فرمائے جو اب بھی مطبوعہ دستیاب ہے۔

اعتراض: ''صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا'' میں توسل ہے، اس میں مختلف دعائیں وسیلہ سے مانگی گئی ہیں

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب الْمُبَشِّرَاتُ، رقم الحدیث ۲۹۹۰، ۲/ ۱۹۵۴، مطبوعہ الطاف اینڈ سنز، کراچی

اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کو وسیلہ بنانا درست نہیں۔

جواب: وسیلہ میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑا نہیں جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی سے کسی اچھے عمل، یا نیک شخص کو واسطہ بنا کر دعا مانگی جاتی ہے۔ یہ بات قرآن، حدیث اور ائمہ اکابر سے ثابت ہے۔ "توسل" کے عنوان سے اس کی تفصیل اسی رسالہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اعتراض: "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی مختلف فضیلتیں بتائی جاتی ہیں جبکہ کسی عمل کی فضیلت صرف وحی سے معلوم ہوتی ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہونی چاہیے۔ اس لیے یہ فضائل درست نہیں۔

جواب: درود وسلام کے فضائل حدیث سے ثابت ہیں۔ وہ ہر ایک درود وسلام کیلئے ہیں جو شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔ خاص درود وسلام کے علاوہ عمومی درود وسلام کے جو فضائل ہیں وہ دوسرے تمام درود وسلام کے ساتھ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کو بھی شامل ہیں۔

خاص "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے کوئی فضائل نہیں بتائے جاتے، برکات اور فوائد بتائے جاتے ہیں۔ اس لیے فضائل اور برکات وفوائد میں فرق ہے۔

اعتراض: "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے فوائد وبرکات کا کیا ثبوت ہے؟

جواب: "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کے فوائد وبرکات اولیاء اللہ کے کشف اور تجربہ سے ثابت ہیں۔ کشف، خواب اور الہام کی ایک صورت ہے۔ وحی اور الہام میں فرق ہے۔ وحی صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہوتی ہے جبکہ الہام اولیاء اللہ کو بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں خواب کو نبوت کا چالیسواں حصہ بتایا گیا ہے۔ گویا وہ وحی نہیں مگر من جانب اللہ ہے۔

اعتراض: "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کو مختلف تعدادوں سے پڑھنے کو بتایا جاتا ہے۔ اس کا کیا ثبوت ہے؟

جواب: درود شریف کے بعض کلمات کی متعین تعداد سے پڑھنے پر بھی حدیث میں فضیلت آئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف اور وظائف شمار کیے بغیر اور کبھی شمار سے بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی مختلف تعدادیں اولیاء اللہ کا کشف

Scanned with CamScanner

اور تجربہ ہیں۔ اولیاء اللہ کا کشف اور تجربہ اصول شرعی سے متصادم نہ ہو تو اس پر عمل جائز ہے۔ ان تعدادوں کو مسنون یا مستحب سمجھنا درست نہیں۔ مسنون یا مستحب ہونے کیلئے سنت سے ثبوت کی ضرورت ہے۔ یہ تعدادیں مستحسن ہونے کے درجہ میں ہیں اور مستحسن کا سنت سے ثابت ہونا ضروری نہیں اس کیلئے شرط ہے کہ اصول شرعی سے متصادم نہ ہو، اور ان تعدادوں کو صرف مستحسن سمجھنا کسی اصول شرعی سے متصادم نہیں۔

اعتراض: "صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا" کی بعض تعدادوں کو لازماً انہی تعدادوں میں پڑھنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ مستحب اور مستحسن لازم سمجھنے سے بدعت ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ تعدادیں بدعت ہوں گی۔

جواب: وظائف میں کبھی کسی تعداد یا خاص صورت کو شیخ، ہادی، مرشد، یا استاذ پڑھنے والے کی خاص ضرورت کی وجہ سے بتاتا ہے کہ اسی تعداد میں پڑھنا ہے۔ یہ تعداد علاج اور تعلیم کی حد تک ہوتی ہے۔ علاج اور تعلیم کیلئے کوئی خاص تعداد یا صورت بتانا جائز ہے۔ یہ شرعی لزوم نہیں ہوتا بلکہ انتظامی لزوم ہوتا ہے۔ شرعی لزوم میں اس خاص تعداد یا صورت میں ثواب کو منحصر سمجھا جاتا ہے جبکہ انتظامی لزوم میں ضرورت اور تعلیم کو اس خاص تعداد یا صورت میں منحصر سمجھا جاتا ہے، جو کہ لزوم شرعی نہ ہونے کی وجہ سے بدعت نہیں۔

Scanned with CamScanner

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد

صلوة تنجينا بها من جميع الأهوال والآفات و
تقضي لنا بها جميع الحاجات وتطهرنا بها
من جميع السيئات وترفعنا بها عندك أعلى
الدرجات وتبلغنا بها أقصى الغايات من جميع
الخيرات في الحيات وبعد الممات
إنك على كل شيء قدير

Scanned with CamScanner

مآخذ و مراجع

قرآن مجید

اسوہ رسولِ اکرم ا۔ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ۔

افضل الصلوٰۃ علی سیّد السادات۔علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ۔

الأعلام۔علامہ خیر الدین زرکلی رحمہ اللہ۔

البدایہ والنہایہ۔امام حافظ عماد الدین أبی الفداء إسماعیل ابن کثیر رحمہ اللہ۔

البدر الطالع۔للشیخ محمد علی الشوکانی رحمہ اللہ

تقویم تاریخی، مولانا عبدالقدّوس ہاشمی رحمہ اللہ

الصِّلاتُ والبُشر فی الصلوٰۃ علیٰ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔علامہ مجدد الدّین محمد بن یعقوب الفیروز آبادی رحمہ اللہ۔

امداد المشتاق۔حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ۔

المہنّد علی المفنّد۔امام الموحّدین حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی رحمہ اللہ۔

جامع ترمذی محمد بن عیسی الترمذی رحمہ اللہ

جامع الصلوٰۃ ومجمع السعادات علیٰ سیّد السادات۔علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبھانی رحمہ اللہ

حاشیۃ الصاوی علی الجلالین۔علامہ احمد بن محمد الخلوتی الصاوی رحمہ اللہ

دلائل الخیرات۔علامہ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ۔

زاد السعید۔حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ۔

سعادۃ الدّارین فی الصلوٰۃ علی سیّد الکونین۔علامہ محمد یوسف بن اسماعیل

Scanned with CamScanner

النبہانی رحمہ اللہ۔

سنن أبی داؤد

سنن ابن ماجه

سنن النسائی۔ابوعبدالرحمن احمد بن علی النّسائی رحمہ اللہ

صحیح بخاری۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ۔

صحیح مسلم۔امام محمد بن مسلم رحمہ اللہ۔

عمدۃ السلوك۔مولانا سیّد زوّار حسین شاہ رحمہ اللہ

فضائل درود شریف۔شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ۔

فهرس الفهارس والأثبات۔علامہ عبدالحی الکتانی رحمہ اللہ۔

"اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعَ فِی الصَّلَاۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعَ" للحافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمه الله

"الکواکِبُ الدّرّیه فی مدح خیر البریّه" المعروف قصیده برده شریف۔شیخ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعید بوصیری رحمہ اللہ۔

ماہنامہ "زکریا" راولپنڈی۔

ماہنامہ "لولاک" ملتان۔

مطالع المسرّات بجلاء دلائل الخیرات۔شیخ امام محمد مہدی الفاسی رحمہ اللہ۔

معجم مقاییس اللغہ۔علامہ ابوالحسن احمد بن فارس رحمہ اللہ۔

مکتوبات شیخ الاسلام۔شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمہ اللہ۔

"اَلنبّراس" شرح شرح العقائد للنسفی۔علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ۔

نجاتِ دارین۔امام الزّاہدین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ۔

نشر الطّیب بذکر النبیّ الحبیب۔حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ۔

Scanned with CamScanner

اشاریہ

- آیات مبارکہ
- احادیث
- اشخاص
- کتب
- اماکن

Scanned with CamScanner

صلوة تنجينا

صر مهب ١٤٣٣

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ
جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ
الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ
وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا
اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

Scanned with CamScanner

آیات مبارکہ

اللہ أعلم حیث یجعل رسالتہ ۶۵

إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۹، ۱۶، ۵۴، ۹۸، ۹۹

إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۴۳، ۷۹

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ۶۷، ۶۸

وأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۵۶

احادیث

آدَمَ فَمَنْ دُونَ تَحْتَ لِوَائِي وَلَا فَخْرَ ۶۰

آدَمَ فَمَنْ دُونَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ لِوَائِي ۵۷، ۵۹

إِذًا تُكْفَى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ ۲۱

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِأَنَّ أَنْتَ اللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۱۱۲

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا ۱۰۱

انْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ ۶۰

أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ۹۵

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ ۱۰۱

أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَنَا أَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ۵۷

Scanned with CamScanner

أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَ أَوَّلُ مُشَفَّعٍ ٦٠
أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ (يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ٦٠
أَنَا سَيِّدُ الْأَوَّلِيْنَ وَالآخرين ٥٩
أَنَا سَيِّدُ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٦٠
أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ٥٦، ٥٨، ٥٩، ٦٠
أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ ٦٠
أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ ٥٦، ٥٨
أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ ٥٩، ٦٠
أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُ عَنْهُ الْأَرْضُ ٥٩، ٦٠
اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلٰى سَيِّدِ الْعَرَبِ ٥٩
أَنَا سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ ٥٩، ٦٠
إِنَّهُ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ ١٠٠
أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً ١٠٠
صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ٥٣
كُنْتُ نَبِيًّا وَّ آدَمَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ٥٧، ٦٠
لَقَدْ سَأَلَ اللهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهٖ أُعْطٰى وَ إِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ ١١٢
لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ١١
لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ ١١٩

Scanned with CamScanner

اشخاص

آدم ۵۶، ۵۸، ۵۹، ۶۵
آمنہ ۶۶
ابن ابی حجلہ ۹۰
ابن العربی ۶۲، ۶۳
ابن القیم ۳۲
ابن جماعہ ۳۲
ابن جمیل ۳۲
ابن خطیب بیرود ۹۰
ابن عباسؓ ۵۶، ۵۷
ابن عرفۃ ۷۲
ابن مظفر ۱۱۵
ابوبکر صدیقؓ، سیدنا ۱۷
ابوالحسن احمد بن فارس ۷۶
ابوالحسن البصری ۱۱۵، ۱۱۶
ابوالحسن السبکی ۹۶
ابوالعالیہ ۵۴
اَبوالعبّاس احمد بن موسیٰ المسرعی ۲۳
ابورجاء العطاردی ۱۱۶
ابوسلیمان ۱۹
ابوطلحہ ۱۰۰
اَبُوعَبدِ اللہ ۸۳
ابوعبداللہ السکاکی ۲۲
اَبُوعَبدِ اللہِ الہَرَوِی ۷۲
ابوعبداللہ سید محمد بن سلمان الجذولی ۱۷، ۳۹
ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن الحسن ۳۰، ۳۱، ۳۴، ۳۶
ابوعبداللہ مکی ۶۸، ۶۹
ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد الفاسی ۲۲
ابوالعباس احمد بن معبد التجیبی الاندلسی ۱۸
ابوالقاسم بن بنون القرشی ۱۸
ابی بن کعب ۲۱
عمر بن علی الفاکھانی، ابوحفص ۱۷
احمد العطار ۴۶، ۶۴، ۶۶، ۸۹
احمد بن احمد القلیوبی الشافعی، شہاب الدین ۱۹
احمد بن محمد الخلوتی الصاوی ۷۲
احمد بن محمد الدمیاطی، شہاب الدین ۱۸
احمد حسین لاہرپوری ۱۰۸
احمد زینی دحلان، سید ۲۰

احمد علی لاہوری، مولانا ۹۰، ۱۰۷
احمد، امام ۶۵
الشیخ البنوئی ۸۶، ۸۷
امداد اللہ مہاجر مکی، حاجی ۸۹، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶
المہلبی الاسوانی، علامہ ۸۳
بخاری، امام ۵۴
البرزلی ۶۲
بہاؤ الدین زکریا ملتانی، شیخ ۱۷
تاج محمود امروٹی، سید ۹۰
تقی الدین ابن فہد ۳۲
التقی السبکی ۳۲
تمیم ۵۸
جبرئیل علیہ السلام ۱۰۰
جزولی، امام ۸۶، ۸۷
حسن بن علی ۸۳
حسن بن علی الاسوانی ۸۴
حسین احمد مدنی، سید مولانا ۸۹، ۱۰۳، ۱۰۷، ۱۰۹
حسین علی، مولانا ۱۰۷
خان محمد، خواجہ مولانا ۱۰۸
خروبی، شیخ ۵۰
خیر الدین زرکلی ۳۲
رشید احمد گنگوہی، مولانا ۹۷، ۱۰۳
زلیخا ۵۷
زوار حسین شاہ، سید مولانا ۲۹، ۴۰، ۴۴
سخاوی، علامہ ۱۰۲
سراج الدین ۱۰۵، ۱۰۷
سمہودی، علامہ ۴۱، ۴۳، ۸۶
شمس الرملی ۶۲
الشہاب ابن حجر ۶۲
شہاب احمد الملوی ۳۹
شیر علی شاہ، سید ۹، ۱۲
صاوی، شیخ ۸۵، ۸۶
عبد الحق، قاضی ۱۰۵
عبد الحی بن عبد الکریم الکتانی ۳۱، ۳۳
عبد الحی عارفی، ڈاکٹر ۲۹، ۸۸
عبد الرحمن بن مصطفی العیدروس، سید ۲۰
عبد الرحیم دہلوی، شاہ ۱۱۹
عبد الرؤف شاہ ڈھیروی، مولانا ۱۰۷
عبد العزیز پرہاروی، شیخ ۵۳، ۶۹، ۷۱، ۹۹
عبد الفتاح ابوغدہ، شیخ ۳۱
عبد اللہ بن بریدہ ۱۱۲
عبد اللہ بن مسعود ۱۰۰، ۱۰۱
عبد المطلب ۶۴، ۶۶
عثمان بن حنیف ۹۵
عزیز الرحمن ۱۰۹
عکرمہ ۵۷
علامہ الملوی ۴۱

علائی، شیخ ۳۲
عماد الدین اسماعیل ابن کثیر ۳۴
عمر بن علی الحمی المالکی الفاکہانی ۳۰، ۳۱، ۲۷، ۳۴-۳۶، ۳۸
غلام جیلانی، مولانا، قاضی ۹۰، ۱۰۵
غلام علی دہلوی، شاہ ۶۹
غلام مرتضیٰ جہنجانوی ثم المدنی، مولانا ۱۰۴
قتادہ ۵۷
قمر الدین چکڑالوی، مولانا ۱۰۷
گل محمد خان، شاہ ۸۹، ۱۰۴
مجدد الف ثانی، شیخ احمد ۱۰۶
محقق نووی، امام ۹۹
محمد ﷺ، حضرت سیدنا ۱۳، ۱۷، ۲۰، ۲۴، ۲۷، ۲۸، ۵۴، ۵۵، ۶۴، ۶۶-۶۹، ۷۱، ۷۳، ۸۵، ۹۳، ۹۴، ۹۶
محمد ابن موسیٰ المراکشی المکی الشافعی ۳۳
محمد اسحاق دہلوی، شاہ ۹۷
محمد اشرف علی تھانوی، مولانا ۱۹، ۲۹، ۴۰، ۴۳، ۶۵، ۶۶، ۸۷، ۹۶، ۱۰۳، ۱۰۴
محمد اقبال مہاجر مدنی، مولانا ۴۴
محمد انعام اللہ، مولانا ۸۷
محمد آفندی عابدین، سید ۴۲، ۴۶
محمد آلوسی، سید ۷۳
محمد بن أبی بکر ابن القیم الجوزیہ، ابوعبد اللہ ۱۷

Scanned with CamScanner

علائی، شیخ ۳۲

عماد الدین اسماعیل ابن کثیر ۳۴

عمر بن علی اللخمی المالکی الفاکہانی ۳۰، ۳۱، ۲۷، ۳۴-۳۶، ۳۸

غلام جیلانی، مولانا، قاضی ۹۰، ۱۰۵

غلام علی دہلوی، شاہ ۶۹

غلام مرتضیٰ جہنجانوی ثم المدنی، مولانا ۱۰۴

قتادہ ۵۷

قمر الدین چکڑالوی، مولانا ۱۰۷

گل محمد خان، شاہ ۸۹، ۱۰۴

مجدد الف ثانی، شیخ احمد ۱۰۶

محقق نووی، امام ۹۹

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدنا ۱۳، ۱۷، ۲۰، ۲۴، ۲۷، ۲۸، ۵۴، ۵۵، ۶۴، ۶۶-۶۹، ۷۱، ۷۳، ۸۵، ۹۳، ۹۴، ۹۶

محمد ابن موسیٰ المراکشی المکی الشافعی ۳۳

محمد اسحاق دہلوی، شاہ ۹۷

محمد اشرف علی تھانوی، مولانا ۱۹، ۲۹، ۴۰، ۴۳، ۶۵، ۶۶، ۸۷، ۹۶، ۱۰۳، ۱۰۴

محمد اقبال مہاجر مدنی، مولانا ۴۴

محمد انعام اللہ، مولانا ۸۷

محمد آفندی عابدین، سید ۴۲، ۴۶

محمد آلوسی، سید ۷۳

محمد بن أبی بکر ابن القیم الجوزیہ، ابوعبداللہ ۱۷

محمد بن ادریس الشافعی، امام ۷۰

محمد بن سعید بوصیری، ابوعبداللہ، شرف الدین ۷۵

محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی، شمس الدین ابوالخیر ۱۸، ۱۰۱

محمد بن موسیٰ بن نعمان، ابوعبداللہ ۱۸

محمد بن یعقوب فیروز آبادی ۱۷، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۵، ۳۶، ۳۹، ۴۳، ۸۳

محمد بن یوسف ۹۶

محمد بن یوسف الازمیری ۴۹

محمد بن یوسف الزرندی ۳۲

محمد حقی آفندی النازلی ۴۱، ۷۱، ۸۵، ۸۶

محمد خوارزمی ۱۱۳

محمد زاہد الحسینی، مولانا، قاضی ۱۲، ۱۶، ۲۹، ۴۱، ۴۳، ۴۴، ۹۰، ۱۰۵، ۱۰۶

محمد زکریا مہاجر مدنی، مولانا ۱۱، ۱۴، ۱۶، ۱۹، ۲۹، ۴۰، ۴۳، ۵۱، ۵۴، ۹۵، ۱۰۶، ۱۰۹

محمد سنوسی، شیخ ۲۳

محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی، مولانا ۳۱

محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی، مولانا ۱۱، ۱۲، ۱۰۹-۱۱۱

محمد قاسم نانوتوی، مولانا ۱۴، ۱۰۳

محمد موسیٰ الروحانی البازی، مولانا ۶۴، ۱۱۳، ۱۱۵

محمد مہدی الفاسی ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۹، ۳۹، ۴۹، ۵۰، ۵۵، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۷۲، ۷۴، ۷۵،

Scanned with CamScanner

۷۷، ۸۴
محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی ۱۸، ۲۹، ۳۵، ۳۹، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۵، ۴۶، ۵۱، ۶۲، ۸۴، ۸۵، ۸۹
محمود حسن دیوبندی، مولانا ۱۰۷
محی الدین ابن عربی، شیخ الاکبر ۴۲، ۴۳، ۵۸
ملا علی القاری ۹۸
ملوی، علامہ ۸۶
منظور الحق، مولانا، قاضی ۱۰۵
موسیٰ ضریر، شیخ ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۲۷-۲۹، ۳۱، ۳۵-۳۷، ۷۵، ۷۹، ۸۳، ۸۹، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۵
مہر علی شاہ، پیر سید ۷۳
نثار احمد الحسینی ۱۰، ۱۲، ۱۵
نصیر الدین غورغشتوی، مولانا ۱۰۷
نضر بن شمیل ۱۱۶
ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ ۱۷، ۱۱۹
یوسف، علیہ السلام، حضرت ۵۷

Scanned with CamScanner

کتب

آغوش رحمت ۴۱

المصنف ابن ابی شیبہ ۶۰

سنن ابن ماجہ ۶۰،۹۶

سنن ابی داؤد ۵۹،۶۰

صحیح ابوعوانہ ۵۹

مُسند اَحمد ۶۵

اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۹،۸۸

صحیح البخاری ۳۸

اَفْضَلُ الصَّلٰوۃ عَلیٰ سَیِّدِ السَّادَاتِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۸،۲۹،۴۲،۴۶،۷۱،۸۴،۸۶،۸۹

الأحادیث الضّعیفه ۳۴

الارشادات الی مافی کتب الفقه من الأسماء والاماکن واللغات ۳۳

الاشارہ ۳۵

الأعلام ۳۲،۳۴

اَلْأَعْلَام بِفَضْلِ الصَّلٰوۃ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامَ ۱۸

البدایہ والنہایہ ۳۴،۳۵

البدر الطّالع ۳۲

التاج ۳۲

التحریر والتحبیر فی شرح رساله ابن أبی زید القیروانی ۳۵

Scanned with CamScanner

التّخاریج فی فوائد متعلقه بأحادیث المصابیح ۳۴
الترمذی ۶۵
التیموریة ۳۲
الجلیس الانیس فی اسماء الخندریس ۳۳
الجنان ۳۲
الحزب الاعظم ۳۰،۴۱،۴۹
الدرر الکامنه ۳۵
الدر الغوالی فی الاحادیث العوالی ۳۳
السنن النسائی ۵۳
الشقائق النعمانیّة ۳۲
اَلصِّلَاتُ وَالْبُشَرُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی خَیْرِ الْبَشَرْ ﷺ ۱۷، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۸، ۳۶۴۲، ۸۳
الضوء الامع ۳۲
العقود اللؤلؤیة ۳۲
العقیق الیمانی ۳۲
العناقید الغالیّه ۳۱
العنایة القصوٰی فی الکلام علی اٰیات التّقوٰی ۳۵
اَلْفَجَرُ الْمُنِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْبَشِیْرِ وَالنَّذِیْرِ ﷺ ۱۷، ۲۸، ۳۵، ۳۸، ۴۰، ۴۳، ۴۴
اَلْفَوَائِدُ الْمَدَنِیَّۃُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ ﷺ ۱۸
القاموس المحیط ۳۳
اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ ﷺ ۱۸، ۱۰۱
الکنز الاعظم فی تعیین الاسم الأعظم ۱۱۳، ۱۱۵
البلغة فی تاریخ أئمّة اللّغه ۳۳

Scanned with CamScanner

المثلث المتفق المعنیٰ ۳۳
المغانم المطابه فی معالم طابة ۳۳
المنهج المبین ۳۵
اَلْمُهَنَّدُ عَلَى الْمُفَنَّدْ ۹۷
النبراس ۵۳،۷۰،۷۲،۹۹
سنن النسائی ۹۶
النفحة العنبر فی مولدِ خیر البریّه ۳۴
إمداد الفتّاح ۳۱
امداد المشتاق ۲۹،۸۹،۱۰۴،۱۰۵
أَنْوَارُ الْآثَارِ الْمُخْتَصَّةِ بِفَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارْ ﷺ ۱۸
أنیس الجلیس ۳۲
صحیح بخاری ۵۹،۶۰،۹۵
برنامج المکتبة العبدلیة ۳۵
بصائر ذوی التمیز فی لطائف الکتاب العزیز ۳۳
بغیة الوعاة ۳۲،۳۵
التّاریخ الکبیر للبخاری ۵۹
تخبیر الموشین فی ما تعال بالسین والشین ۳۳
جامع ترمذی ۵۹،۶۰
تسهیل طریق الوصول فی الأحادیث الزّائرہ علی جامع الاصول ۳۴
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر ۵۹
تقریب الأصول فی تسهیل الوصول لمعرفة الرّب سبحانهٗ وتعالیٰ والرسول ﷺ ۲۰
تنویر المقیاس فی تفسیر ابن عباس ۳۳
جامع الترمذی ۹۶،۱۰۰

Scanned with CamScanner

جَامِعُ الصَّلٰوۃ وَمَجْمَعُ السَّعَادَاتِ فِی الصَّلٰوۃ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ ﷺ ۱۸، ۴۳
جِلَاءُ الْاَفْهَامْ ۱۷
حاشیہ صواعق محرمۃ لابن حجر مکّی رحمہ اللہ ۱۰۲
حاشیۃ الصاوی علی الجلالین ۷۳
المستدرک للحاکم ۹۵
حِصن حِصین ۹۵
خزینۃ الأسرار ۷۱
دُرِّ ثَمِیْنَ فِی مُبَشِّرَاتِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمْ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۱۱۹
الدر المنثور ۶۰
دلائل الخیرات ۱۷، ۲۹، ۳۰، ۳۹، ۴۹
ذخیرۃ الخیر ۷۰
روضات الجنات ۳۲
ریاض الافہام فی شرح عمدۃ الأحکام ۳۵
زاد السعید ۱۸، ۲۹، ۴۰، ۴۳، ۸۷
زاد المعاد فی وزن بانت سعاد ۳۴
زکریا، ماہنامہ ۱۰۹
سَعَادَۃُ الدَّارَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ ﷺ ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۳۹، ۵۱، ۶۲، ۷۰، ۷۳، ۹۰
سفر السعادہ ۳۳
سنن ابن ماجہ ۱۱۲
سنن النسائی ۱۰۰، ۱۰۱
شجرۃ النور ۳۵
شذرات الذہب ۳۵
شرح السنّہ لبغوی ۵۹

Scanned with CamScanner

شرح الشفاء للملا علی القاری رحمہ اللہ ۹۸
شرح العقائد ۵۳، ۷۰، ۷۲، ۹۹
شرح جمع الجوامع ۱۱۶
شرح دلائل الخیرات ۶۲
الشفاء لتّعریف الحقوق محمد المصطفٰی ﷺ ۱۷
شوارق الأسرار العلیّہ فی شرح مشارق الأنوار النبویّہ ۳۴
صَلٰوۃ قَلْیُوْبِیْ ۱۹
المعجم الکبیر لطبرانی ۵۹
طبقات الشافعیۃ ۳۴
عاشر ۳۲
عدۃ الاحکام فی شرح عمدۃ الاحکام ۳۴
عمدۃ السلوک ۲۹، ۴۱
فتاویٰ مہریّہ ۷۴
فتح الباری ۵۹
فتح الباری بالسیح الفسیح الجاری فی شرح البخاری ۳۴
فتح اللہِ الاعلم فی کشفِ اسرار الحزب الاعظم ۴۹
فضائل درود شریف ۱۶، ۱۹، ۲۲، ۲۹، ۴۰، ۴۳، ۵۱، ۵۲، ۵۴، ۹۵
فَضْلُ التَّسْلِیْمَ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمَ ﷺ ۱۸
فنوادر الاصول ۶۵
فہرس الفہارس ولأثبات ۳۱، ۳۳، ۳۴
فی شرح الأربعین النوویّۃ ۳۵
قرآن مجید ۱۶، ۵۴
قصیدہ الحسنٰی فی أسماء النبیّ الْعُظْمٰی ۶۴
کشف الظنون ۳۲
کَشْفَ الغُمَّہ بِالصّلٰوۃِ عَلی النَّبِیِّ الرَّحْمَۃ ﷺ ۱۸

Scanned with CamScanner

کنز العمال ۵۹
لسان المیزان ۵۹
لولاک، ماہنامہ (خصوصی ایڈیشن) ۱۰۸،۱۰۹
مجمع الزوائد ۵۹
مرأۃ الشموس فی مناقب آل العیدروس ۲۰
مرقاۃ الوفیّہ فی طبقات الحنفیۃ ۳۳
المستدرک للحاکم ۵۹،۶۰
صحیح مسلم ۵۹،۶۰،۶۵
مسند احمد ۵۹،۶۰
مسند بزار ۹۵
مشکوٰۃ المصابیح ۵۹،۶۰
مَطَالِعُ الْمُسَرَّاتِ بِجِلَاءِ دَلَائِلُ الْخَيْرَاتِ ۱۸،۱۹،۲۲،۲۹،۴۰،۴۹،۵۰،۵۷،۶۰،۶۲،
۶۵،۶۷،۶۹،۷۲،۷۷،۸۴
معجم مقاییس اللّغہ ۷۵
مفتاح السعادۃ ۳۲
مفتاح الفلاح ۶۲
مُقَدِّمَةُ الْبُلْغَةِ فِي تَارِيخِ أَئِمَّةِ اللُّغَةِ
مکتوبات شیخ الاسلام ۸۹،۱۰۸
مناحتّی الحسنات ۲۹
منۃ السول فی دعوات الرسول ﷺ ۳۴
نجاتِ دارین ۱۷،۲۹،۴۱،۹۰،۱۰۵،۱۰۷
نزھۃ الأذھان فی تاریخ أصبھان ۳۳
نَشْرُ الطِيبِ بِذِكْرِ النَّبِيِّ الْحَبِيبِ ﷺ ۱۸،۹۷
نغبۃ الرِّشَافُ من خطیہ الکشاف ۳۳
BROCK ۳۵
Princeton ۳۲

Scanned with CamScanner

اماکن

اسکندریہ ۳۴
بخارا ۱۰۷
پاکستان ۱۱۰
جامعہ اشرفیہ، لاہور ۶۴
جدہ ۱۰۸
حرم ۱۲
حوران ۳۴
خیبر پی کے ۱۱۱
دارالعلوم دیوبند ۱۰۵
دمشق ۳۴
دیوبند ۱۰۵
رامپور ۱۰۴
روم ۳۲
زبید ۳۲، ۳۳
سرحد ۱۰۷
سمرقند ۱۰۷
شام ۳۲
شیراز ۳۱
عراق ۳۲
کازین ۳۱
گولڑا شریف ۷۳
مدرسہ عالیہ رامپور ۱۰۵
مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور ۱۰۵
مدینہ منورہ ۱۴، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۰۹
مسجد نبوی شریف ۳۱، ۳۴، ۳۵
مصر ۳۲، ۱۱۰
مواجہہ شریف ۱۰۹
موسیٰ زئی شریف ۱۰۵، ۱۰۷
میانوالی ۱۰۷
نوشہرہ ۱۱۱
واں بچھراں ۱۰۷
ہند ۳۲
یمن ۳۳

اللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

اللّٰهُمَّ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ وبعد

محترمی مولانا حافظ نثار احمد الحسینی نے اپنی تصنیف "صلوٰۃ تنجینا - فضائل، برکات، فوائد" پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی ہے۔ یہ ناکارہ، ہیچ مدان اس کا اہل نہیں۔ حافظ صاحب کا حسن ظن ہے فقط وبدزن آنم کہ من دانم۔ باایں ہمہ موصوف کے احسانات کے پیش نظر چند تاثرات پیش کر رہا ہوں۔ درود شریف کی فضیلت، برکت اور فائدہ محتاج بیان نہیں بشرطیکہ شریعت کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔

خاص درود تنجینا سے متعلق مولانا حافظ نثار احمد الحسینی نے اس مبارک تصنیف میں ایسی جامع اور تفصیلی گفتگو کی ہے کہ اچھے خاصے غور و فکر کے بعد بھی کوئی عالم اتنی مفید اور مفصل بحث سے تجاوز نہ کر پائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مبارک تصنیف کو حسن قبول سے سرفراز فرمائیں، مخلوق خدا اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرے اور یہ مولانا حافظ نثار احمد الحسینی اور ان کے مشائخ اور اساتذہ کے لئے صدقہ جاریہ بنے۔ آمین ثم آمین۔

سلیم اللہ خان

19 ربیع الاول 12 فروری
۱۴۳۳ھ 2012ء
جامعہ فاروقیہ کراچی

عمدۃ المحدثین، یادگار اسلاف، استاذ العلماء حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خانقاہ امدادیہ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام

مدینہ مسجد، محلہ زاہد آباد، حضرو، اٹک، پاکستان

Phone: 057-2311400 Mobile: 0312 2311400

Scanned with CamScanner